



# پتھروں سے علاج

پتھروں کے سحری و طبی خواص کا دلکش مجموعہ



سید ذیشان انظر می

نہ ضرور سے علاج

پتھروں کے سحری وطنی خواص کا دلکش مجموعہ

سید ذیشان نظامی

## بنک کارنر

شماره: 0323-5777931 0544-614977

پیشکش: کمپوزز، ڈیزائنز، ٹیکسٹ میسجز، سوال میسجز اینڈ انڈیویڈیو آرڈر سیسٹمز

## فہرست

15	مقدمہ
17	تقریظ
19	عرض مرتب
21	پتھروں کی اقسام
22	اعلیٰ درجہ کے پتھر
22	مشہور پتھر
23	اعلیٰ درجہ کے پتھروں کے رنگ اور ستارے
24	دوم درجہ کے پتھروں کے رنگ اور ستارے
25	دوم درجہ کے پتھروں کے سنگرت اور انگریزی نام
27	دوم درجہ کے مزید پتھر
31	بہترین پتھروں کا انتخاب
32	آپ کا برج اور ستارہ
33	برجوں کے نام
34	تاریخ پیدائش اور پتھر
35	تاریخ پیدائش سے وابستہ ستارے اور برج
36	برتھ سٹون (برج اور پتھر)
37	ستاروں کی فہرست دور کرنے والے پتھر

37	طبیعی خرابیوں اور کواکب کے خس اثرات کو دور کرنا
38	نام کے حرفِ اول سے برج و ستارہ معلوم کرنا
39	پتھروں کے رنگ کے ساتھ اثرات
41	رنگ کے بارے میں
44	رنگوں کا انتخاب
45	رنگوں کی خصوصیات
48	نوائین، برج اور رنگ
48	برجِ حمل — ستارہ و مرغ
48	برجِ ثور — ستارہ و زہرہ
48	برجِ جوزا — ستارہ و عطارد
49	برجِ سرطان — ستارہ و قمر
49	برجِ اسد — ستارہ و شمس
49	برجِ سنبلہ — ستارہ و عطارد
49	برجِ میزان — ستارہ و زہرہ
50	برجِ عقرب — ستارہ و مرغ (پلوٹو)
50	برجِ قوس — ستارہ و مشتری
50	برجِ جدی — ستارہ و زحل
50	برجِ دلو — ستارہ و زحل (یورینس)
50	برجِ حوت — ستارہ و مشتری
51	

51	رنگ اور سائنس
54	زیورات اور قیمتی پتھر
57	پتھروں کے خاص اثرات
58	پتھروں کے اثرات معلوم کرنے کا تجربہ عمل
59	پتھروں کی برکات
61	پتھر اور انگوٹھی
63	انگوٹھی کے بارے میں معلومات
64	چند تاریخی پتھروں کا تعارف
68	جوہرات کا وزن
68	اصل اور نقل کی پہچان
68	بیرے کی مشہور کانیں
69	وزنی بیرے
69	جوبلی بیرے
70	گوہنڈ اور دو منفرد بیرے
70	دریائے نور
70	لعل
71	بودھ کی آنکھ
71	الماس الیاس نظام
71	جیک ڈائمنڈ

71	جی ڈائمنڈ بیرا
72	منظریہ قوت
72	تیسری قوت
72	شب افروز
73	کلی جان
73	شاہ الماس
73	ریجنٹ بیرا
74	تاج ماہ
74	سیکند شارف افریقہ
74	برازیل ڈائمنڈ شارف ساؤتھ
74	الماس شاہ عباس
74	الماس ٹاسک
74	الماس اکبر شاہ چنگیز شاہ
75	الماس نیولین
75	الماس امید
75	الماس مصر
75	سب سے بڑا نیلم
77	مروارید کی پازیب
77	مروارید الزبتھ ٹیلر



77	نادر شاہ فیروزہ
78	سنگ مٹھاپیس
78	بلوریں افسانوی پیالہ
78	جبر الیہود
78	جبر الیہود کے تحریری خواص
79	طبی افعال
80	کلی اسٹون
80	مقامات دستیابی
80	سنگ ہمتاقل
80	سنگ مرمر
81	کسوئی کے ذہنون
81	جزع یمانی
81	خواص
81	مقامات دستیابی
82	جواہرات کا تاج
82	تخت طاؤس
82	قیمتی گلاب
83	خونی پتھر
83	کروپ ڈائمنڈ

83	گرین پتھر
83	نادرہ تاجیاب صبیح
84	پندرہ چھروں کا مختصر تعارف
101	دلچسپ معلومات
101	نورتن
101	جواہرات
101	چٹا منی
102	اہل ہند کا نظریہ
103	اہل فارس کا نظریہ
103	اہل یورپ کا نظریہ
104	امریکہ
104	بھارت
104	برما
105	نیپال
105	پاکستان اور چین
105	قصابی لینڈ اور مصر
106	معدنیات کی حالتیں
107	جواہرات کی تراش
107	ہشت پہلو

211	کالسیڈونی (CHALCEDONY)
216	کالسیڈونی سے علائق
219	سنگ لیمائی (ONYSE)
223	سنگ لیمائی سے علائق
225	سنگ یشم (JASPER)
227	مصری سنگ یشم (JASPER)
230	مصری سنگ یشم سے علائق
234	یاقوت (RUBY)
240	یاقوت سے علائق
249	مرجان (CORAL)
259	مرجان سے علائق
266	بیروجن (AQUAMARINE)
270	بیروجن سے علائق
272	فیروزہ (TURQUOISE)
277	فیروزہ سے علائق
284	زمرد (EMERALD)
294	زمرد سے علائق
300	ایسے تھسٹ (AMETHYST)
304	ایسے تھسٹ سے علائق

107	صلابت
108	چمک
108	رنگ
109	وزن متاسب
109	قوت انعکاس
109	قوت برقی
109	عنصر
110	مروارید (موٹی) (PEARL)
126	مروارید (موٹی) سے علائق
131	نیلیم (SAPPHIRE)
150	نیلیم سے علائق
154	اوپل (OPAL)
163	اوپل سے علائق
165	زرقون (ZIRCON)
172	زرقون سے علائق
177	الماس، ہیرا (DIAMOND, ALMAS)
201	الماس، ہیرے سے علائق
202	زبرجد (BERYL)
207	زبرجد سے علائق

355	چٹک
356	شریف ستارگان کی انواع
358	حجر الشمس (SUN STONE)
360	حجر الشمس سے علاج
361	سنگ سیم
363	سنگ سیم سے علاج
364	اپی ڈوٹ (APIDOOT)
366	اپی ڈوٹ سے علاج
367	بسد
367	سنگ سیماق
368	لیبرے ڈور
368	اولے واکمین
368	میلی کاسیٹ
368	پتھروں سے علاج
368	چٹک کا علاج
369	باشے کی خرابیوں کا علاج
370	حلق کی بیماریوں کا علاج
371	فان کا علاج
372	خسرہ کا علاج

305	لازورد (LAPIS LAZULI)
307	لازورد سے علاج
308	بلور (CRYSTAL)
309	ٹوپاز (TOPAZ)
317	ٹوپاز سے علاج
318	در نجف
320	عقیق (AGATE)
329	عقیق سے علاج
331	لہسنیا (CAT'S EYE)
337	لہسنیا سے علاج
339	ترمری (TOURMALINE)
340	کبریا (AMBER)
343	کبریا سے علاج
344	لعل (SPINEL)
349	لعل سے علاج
350	حدید (SCHORL)
352	حدید سے علاج
353	حجر القمر (MOON STONE)
354	حجر القمر سے علاج



## مُقَدِّمَتَا

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ. اِذَا بَعَدَ اللهُ رَبَّ الْعِزَّتِ كَالَاكْهَلَاكْه  
شکر ہے جس نے انسانوں کو دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ اس کی ذات کا شکر ہے  
جس نے انسان کو فہم و فراست، بصیرت و ادراک کی نعمتوں سے نوازا۔ وہ سچا معبود اور یکتا  
ہے جس نے یہ سارے جہان بنائے اور ان کے نظام درست فرما کر اس میں مخلوق کو آباد کیا  
اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ ان کی ذات والا صفات سے اہل جہان کو دین  
اور دنیا کی صحیح راہیں ملیں۔ ایمان و یقین اور راہِ عمل کی تعلیم کا نور پھیلا۔ آپ ﷺ کی  
ذات سراپا برکات، آپ ﷺ کی آل پاک برگزیدہ اور بہترین مخلوق ہیں۔ آپ ﷺ  
کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ستارے ہیں۔ سب پر بے حد و حساب رحمتیں اور برکتیں نازل  
ہوں۔ آمین!! پروردگار عالم کی ذات و صفات حکیم مطلق ہے اور یہ ہستی کائنات اسی کے  
دست قدرت کی کار فرمائیوں کی مظہر ہے۔ اس کائنات میں ہر شے کے اندر ایک حکمت و  
بصیرت کا مرقع، بحیثیت خالق کائنات ہر شے اسی کے خیالات اور تصورات کے عملی پہلو کا  
حکم رکھتی ہے۔ اس دنیا کو پروردگار عالم نے دارالعمل کے ساتھ ساتھ مرقع عبرت بھی بنایا  
ہے۔ مثلاً روشنی کے برعکس تاریکی بھی ہے، جزا بھی ہے سزا بھی ہے۔ عقل و حکمت ہے تو اس  
کے برعکس جاہلیت اور ضد بھی ہے۔ اگر صحت و سلامتی ہے تو اس کے برعکس بیماری و موت بھی  
ہے۔ تو کائنات ہستی کے یہ کام ان مجموعہ ہائے تضادات پر مشتمل ہیں۔

یہاں یہ زندگی اور موت کا چوٹی دامن کا ساتھ ہے، تو جان لینا چاہیے کہ  
پروردگار عالم نے انسانیت کی ہدایت کے لئے دین حق اور اس کے اصول و ضوابط سے

373	پتھر تراشنے کا فن
376	پتھروں کا مزاج
376	علم الاعداد اور پتھر
377	عدد 1 اور یقین پتھر
377	عدد 2 اور حجر القمر پتھر
377	عدد 3 اور حجر ان پتھر
378	عدد 4 اور اویل پتھر
378	عدد 5 اور زمرد پتھر
378	عدد 6 اور نیلم پتھر
378	عدد 7 اور لہسنیا پتھر
379	عدد 8 اور یاقوت پتھر
379	عدد 9 اور مرجان پتھر
379	قدیم پتھروں پر رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی
380	ٹائنگر
381	زبرمہرہ
382	سنگ ستارہ (Chrysoprase)
383	مرگی یا مرگی کی طرح کے دورہ کا مجرب نقش



انسان کی قدم قدم پر راہنمائی فرمائی۔ اگر زندگی سے تو صحت بھی ہے، اگر صحت سے تو مرض بھی ہے، تو پروردگار عالم نے انسان کو ابتداءً و آخرت کے ساتھ ساتھ صحت و سلامتی کے اصول و قواعد سے ہمکنار فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دین ہدایت (اسلام) کتاب ہدایت (قرآن مجید) اور اسوۂ حسنہ کے باوصفہ دنیا سے انسانیت کو روحانی و جسمانی و ایمانی صحت و سلامتی سے ابدی طور پر ہمکنار فرمایا۔ کتاب ”پتھروں سے علاج“ کا مسودہ میرے ہاتھوں میں ہے جو میرے محترم عزیز بھائی سید ذیشان نظامی کی ایک نئی موثر پیش کش ہے۔ اس سے قبل بھی عزیز گرامی بے شمار کتب تحریر فرما چکے ہیں کہ جو قرآن پاک اور حدیث پاک سے اخذ کی گئی گراں قدر اور منفرد کتابیں ہیں۔ یہ کتب روحانی و جسمانی امراض کے معاملات پر بیش قیمت خزانوں پر مشتمل ہیں جو قارئین کرام سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

کتاب ”پتھروں سے علاج“ کا تو مجھے نہایت تعجب ہے کہ اتنی سرعت سے ایک اور تادریک شعوام کے پر شوق ہاتھوں میں آچکنے کے قریب ہے۔ میں نے کتاب ”پتھروں سے علاج“ کے مسودے کا مطالعہ کیا ہے ماشاء اللہ جناب ذیشان نظامی صاحب نے اس کتاب کی ترتیب میں پہلے کی طرح نہایت محنت و کاوش سے کام لیا ہے اور امراض جسمانی و روحانی کے معاملات کے لئے ایک بہترین عمدہ اور تادریک مجموعہ پیش فرمادیا ہے۔ کتاب چار سو صفحات پر مشتمل ہے اور مرتب و مؤلف کی شب و روز محنت و کاوش اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجھے اُمید واثق ہے کہ قابل قدر مصنف کی موجودہ کتاب ”پتھروں سے علاج“ بھی پہلی کتابوں کی طرح قبولیت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی اور آپ کے علم میں گراں قدر اضافے کا موجب ہوگی۔

ذُعاؤں میں یاد رکھیے

آپ کا مخلص

ڈاکٹر ولید آفتاب

## تقریظ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تمام تعریفیں اُس پروردگار عالم کے لئے ہیں کہ جس کی قوت، جس کا علم و اختیار و ارادہ اس کائنات ہستی میں جاری و ساری ہے۔ وہ عزیز و غالب ہے حکیم و علیم ہے۔ بدیں سبب اس کا کوئی کام حکمت، علم و بصیرت سے خالی نہیں ہے۔ اس کی ذات واحد بے مثل ہے۔ وہ واجب الوجود ہے اور حق القیوم ہے اور تمام کائنات ہستی کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

پروردگار عالم نے انسان کی تخلیق کے بعد اس کے لئے حقوق و فرائض بھی طے کر دیے اور ہر حیاتی کی تکفیل کے پیش نظر کچھ اصول و ضوابط سے بھی ہمکنار فرمایا!

اور پھر حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام کو دنیا میں بھیج کر عہد بہ عہد انسانیت کو اپنے حقوق و فرائض نیز رست و قلع کو یاد دلایا!

بہر کیف، آخری دین، دین اسلام اور آخری آسمانی کتاب ”قرآن مجید“ اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی ذات والا صفات کو مبعوث فرما کر انسانیت کے مذاہب و اخلاقیات کے پہلو کی بہ طور پر تکمیل فرمادی!

یہ بات بخوبی طور پر ذہن نشین رہے کہ قدرت کی جانب سے مفتوحہ حقوق و فرائض کی سرانجام دہی کے لئے سب سے اوّل جسمانی اور روحانی صحت کی اشد ضرورت ہے وگرنہ انسان قدرت کی جانب سے جن حقوق و فرائض سے گرانبار ہے اُن کو بخوبی طور پر سرانجام نہیں دے سکتا۔ دین اسلام قرآن حکیم کی تعلیمات اور پھر رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ اس سلسلہ میں انسانیت کے عملی و روحانی باطنی پہلوؤں کی اصلاح و صحت کے لئے اکسیر ہے۔

حکماء میں ضرب المثل مشہور ہے کہ ”العلم علان، علم الاحیان و علم الابدان“ یعنی علم دو

جس ایک ادیان کا علم اور دوسرا ایدان کا علم۔

لیکن جب تک جسمانی و روحانی صحت و سلامتی نہ ہو دینی قواعد و ضوابط پر عمل درآمد کیسے ہو سکتا ہے؟

کتاب ”پتھروں سے علاج“ بیش قیمت معلومات اور علاج پر مشتمل ہے اور مؤلف جناب سید ذیشان نظامی صاحب کی دن رات محنت اور کاوش کی دلیل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کی موجودہ کتاب موسومہ ”پتھروں سے علاج“ بھی دیگر کتابوں کی طرح عام فہم اور آسان ہوگی۔

میری دعا ہے کہ قاضی الحاجات منصف کی کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور مصنف کو دونوں جہانوں میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کو اس طرح کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

والسلام خیر التمام

عدنان طالب

بی ایس سی (میڈیکل)

سول لائن جہلم

## عرض مرتب

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْاَبْدِيِّ كَانَ نَبِيًّا وَآدَمَ بَيْنَ  
الْمَاءِ وَالْطِّينِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ۔

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جو کائنات کے ذرے ذرے کا خالق و مالک ہے اور بے حدود و سلام ہوں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال پر جن کے صدقے سے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار مخلوقات کو پیدا فرما کر دنیا آباد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناچیز طالب علم سے کتاب تحریر کروانے کا کام لیا۔

مال، اولاد اور جان کی محبت انسان کا فطری تقاضا بھی ہے اور انسان کی کمزوری بھی۔ یہی محبت جب حد اعتدال سے تجاوز ہوتی ہے تو انسان ایسی ایسی رذیل اور قبیح حرکات کا مرتکب بھی ہو جاتا ہے جن سے جبین شرافت عرق ندامت سے شرابور ہو جاتی ہیں۔ انسان بارگاہ خداوندی کا باغی ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے شیع حکمت مقدس فرامین کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اپنے گرد و پیش نظر دوڑائیں جہاں بھی انسان احکام الہی کی حرمتوں کو پامال کرتا ہوا نظر آئے جہاں بھی اصولوں سے انحراف نظر سے گزرے اور جہاں بھی ضمیر فروشی کے مکروہ و حند سے پر نگاہ پڑے، اس کے پس پردہ اولاد، مال یا جان کی محبت ہی نظر آئے گی۔

قارئین! جب ناچیز نے پہلی کتاب مشکول نظامی لکھی یقین جانئے مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ یہ تحریر کا سلسلہ چلتا چلتا اس موڑ پر پہنچ جائے گا کہ پاکستان اور دنیا بھر کے لوگ میری تحریر کردہ کتابوں کو پڑھ پڑھ کر مجھے خطوط کے ذریعے، ٹیلی فون پر رابطوں سے اور ملاقات کا شرف بخش کر دوا تحسین دیتے رہیں گے مجھے اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا کریں گے۔ اور نت نئے کاموں کے حوصلوں کا نایک پلاتے رہیں گے پچھلے دنوں کی بات ہے، ناچیز لندن گیا جس دوست کا مہمان بنا۔ وہ بھی ایک جید عالم تھے۔ ان کو ایک اور عالم ملنے کیلئے تشریف لائے وہ سلام کر کے بیٹھ گئے باتوں باتوں میں وہ اپنے دوست عالم سے پوچھنے لگے کہ ان صاحب کا کیا تعارف ہے یہ کون

صاحب ہیں؟ تو میرے دوست عالم نے فرمایا یہ دو نکاحی صاحب ہیں جنہوں نے سب شہر کتابیں لکھی ہیں جن کا مطالعہ کر کے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ دو صاحب ہیں جو خوش ہوئے محبت سے فرمانے لگے نکاحی صاحب یقین پانے کہ لندن کے بے شمار گھرانوں میں آپ کی کتابیں موجود ہیں جنہیں پڑھ کر لوگ بہت فائدہ حاصل کرتے ہیں اور آپ کے لیے دعا کریں بھی کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ تاج کی تالیفات کو علماء کرام پسند فرما رہے ہیں جب میں لندن سے پاکستان اپنے شہر جہلم پہنچا تو چند دنوں کے بعد ایک نئی فون آیا سلام کے بعد نیلی فون کرنے والے نے فرمایا نکاحی صاحب میں کراچی سے بول رہا ہوں ویسے تو میں رہتا امریکہ میں ہوں۔ پھر فرمانے لگے نکاحی صاحب آپ کی تالیف خاک کر بلا اور پتھروں سے علاج کا بے حد شکر ہوں۔ میں نے عرض کیا جتنا آپ امریکہ میں رہے ہیں امریکیوں کے علاقے میں آپ کا گزروں سے آپ کو کیسے پتا چلا کہ تاج کی کتابیں بھی ہیں۔ وہ فرمانے لگے آپ حیران نہ ہوں بلکہ یقین کریں کہ آپ کی تقریباً ساری کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ میں یہ سن کر حیران ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے فقیر نے امریکہ نہیں دیکھا لیکن فقیر کی تالیفات امریکہ پہنچی چکی ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرات اب تقریباً پچاسویں کتاب پتھروں سے علاج آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ امید ہے قارئین کو یہ کتاب ضرور پسند آئے گی۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو چھاپے والوں، پڑھنے والوں، مانگوں کو خیر کرے اور دینے والوں، اور اس کتاب کے تعاون میں محترمہ یا سکین اختر پر اپنی خاص رخصتوں کا نزول فرما اور بار بار ہم سب کو اپنے گھر کی حاضری اور روضہ رسول ﷺ کا دیدار نصیب فرما۔ آمین  
والسلام خیر التمام  
دعاؤں کا طالب  
سید ذیشان نظامی عفی عنہ

0300.5421086 0333.8761708

## پتھروں کی اقسام

درجہ اول:

☆ درجہ اول کے جواہرات کو ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسد کہتے ہیں ان کی تعداد 9 ہے۔ رتن کا مطلب موتی ہے۔ دربار اکبری کے چیدہ عالم اور دانشور بھی "نورتن" کہلاتے تھے۔

درجہ دوم:

☆ درجہ دوم کے جواہرات ہندی میں "اوپ رتن" کہلاتے ہیں۔ شکریت کی کتابوں میں ان کی تعداد چودہ اور انگریزی کتب میں سولہ ہے۔ اگر نئے دریافت شدہ جواہرات بھی شامل کر لیے جائیں تو تعداد 30 ہو جاتی ہے۔

درجہ سوم:

☆ تیسرے درجے میں عام پائے جانے والے پتھر ہیں جن سے برتن اور اوزار وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔ ان پتھروں کے نام انگریزی، فارسی کتابوں اور نامور جوہریوں سے ملتے ہیں۔ ان کی تعداد 80 ہے۔

جواہرات کی یہ جماعت ہندی Classification ماہرین کی ترتیب دی ہوئی ہے درجہ دوم کے کچھ جواہر کسی رنگ اور فیشن کی بنا پر بعض اوقات درجہ اول کے جواہر سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح درجہ اول کا کوئی پتھر ناقص اور ٹیپ دار ہونے کی وجہ سے درجہ دوم کے جواہر سے بھی قیمت میں نیچے گر جاتا ہے۔

درجہ اول میں کامیاب جواہر شامل ہیں جب کہ درجہ دوم میں زلیخرات میں استعمال ہونے والے جواہر شامل ہیں۔ درجہ سوم میں با افراط ملنے والے پتھر ہیں جو عمارتوں اور برتنوں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔



## اعلیٰ درجہ کے پتھر

نمبر شمار	اردو	سنسکرت	پنجابی	ہندی	عربی	انگریزی
1	الماس	ہیرک	ہیرا	ہیرا	الماس	DIAMOND
2	یاقوت	یہم راگ	لال	مانک	لعل	RUBY
3	لاجورد، یاقوت کبود	سوری رتن	نیلیم	نیلہ	یاقوت ازرق	SUPPHIRE
4	زمرد	چشم گرہ	پنہ	مرکت	حجرالمیا	EMERALD
5	مروارید	موکتے کے	موتی	موکتا	لولو	PEARL
6	مرجان	پروالا	موٹکا	دوم	مرجان	CORUL
7	گرہ چشم	کیٹوزن	لبنیا	دیدوریہ	عین الہر	CAT'S EYE
8	زرقون	گومیدک	گومید	گومیدہ	لعل دود	ZIRCUN

## مشہور پتھر

اردو	پنجابی	سنسکرت	ہندی	عربی	انگریزی
الماس	ہیرا	ہیرک	ہیرا	الماس	Diamond
یاقوت	لال	پدم راگ	مانک	لعل	Ruby

لاجورد	نیلیم	سوری رتن	نیلہ	یاقوت ازرق	Supphire
زمرد	پنہ	اشم گرہ	مرکت	حجرالمیا	Emerald
پنکھراج	پنکھراج	منجوسے	پوشپ رگ	یاقوت اصفر	Topaz
مروارید	موتی	موکتے کے	موکتا	لولو	Pearl
مرجان	موٹکا	پروالا	دوم	مرجان	Corul
گرہ چشم	لبنیا	کیٹوزن	دیدوریہ	عین الہر	Cat's Eye
زرقون	گومید	گومیدک	گومیدہ	لعل دود	Zircun

## اعلیٰ درجہ کے پتھروں کے رنگ اور ستارے

پتھر	رنگ	ستارہ
الماس	نیلاؤ سفید	زہرہ
یاقوت	کرمری گلابی	شمس
لاجورد	نیلا	زحل
زمرد	سبز	عطارد
پنکھراج	زرد	عطارد
مروارید	سفید	قمر
مرجان	سرخ	مرنج
گرہ چشم	سفید	زہرہ
زرقون	شرقی	عطارد



## دوم درجہ کے پتھروں کے رنگ اور ستارے

نمبر شمار	اردو	رنگ ذاتی	ستارہ
1	الماس	نیلکوں سفید	زہرہ
2	یا قوت	کریمز لکابی	شمس
3	لاجورد یا قوت کبود	نیلا	زحل
4	زمرد	گہرا سبز	مشتری
5	پکھراج	زرد	عطارد
6	مردارید	سفید	قمر
7	مرجان	سرخ	مریخ
8	گرہ چشم	سفید	زہرہ
9	زرقون	شرقی	عطارد

## دوم درجہ کے پتھروں کے سنکرت اور انگریزی نام

نمبر شمار	اردو	سنکرت	انگریزی
1	زہرہ	پاری بھدر	BERYL
2	اکوامرائن	.....	AQUAMARINE
3	لعل رمانی	.....	SPINAL
4	کارنڈم	کرٹ	CORUNDOM
5	کرنج	.....	EMERY
6	کارکینک	کارکینک	CHRYSOLITE
7	الکیزینڈرائٹ	.....	ALEXANDRITE
8	پلک	پلک	GARNET
9	فیروزہ	ہیروج	TURQUOISE
10	عقیق	.....	AGATE
11	کالسدونی	.....	CHOLCEDONY
12	رودراکھ	رودراکھ	CARNELION
13	سنگ سلیمانی	پالنگ	ONYSE
14	سنگ شمش	.....	JASPER
15	دودھیا	.....	OPEL
16	سنگ ستارہ	سونا رنگی	CHRYSOPRASE

### دوم درجہ کے مزید پتھر

نمبر شمار	اردو	رنگ ذاتی	ستارہ
1	زبرجہ	ہکا نیلا یا سبز	زہرہ
2	اکو اسرائل	ہکا نیلا یا سبز	مشتی
3	لعل رمانی	گہرا سرخ	مرخ
4	کارڈم	سفید	قمر
5	کرنج	زردی مائل سبز	عطارد
6	کارکنگ	گیہا یا سبز	زہرہ
7	ایلیزینڈرائٹ	سرخ و ہبز	شمس
8	پلک	ارغوانی	زحل
9	فیروزہ	نیلا	مشتی
10	حقیق	سرخ	مشتی
11	کالڈونی	زرد	عطارد
12	رودراکھ	زرد	عطارد
13	سنگ سیسانی	زردنی	زحل
14	سنگ شیم	سبز	مشتی
15	دودھیا	دودھیا	مرخ
16	سنگ ستارہ	سبز، نیلا، سرخ، معداغ سنہری	زحل

17	امیٹھسٹ	.....	AMETHYST
18	حجر الدم	جیونی رس	BLOOD STONE
19	بھیکیم	بھیکیم	ROCK CRYSTAL OR QUARTZ
20	سنگ موچہ	سج	MOCLD STONE
21	ترمرے	کندرپ	TOURMALINE
22	کھریا	.....	AMBER
23	حجر القمر	چندر کانت	MOON STONE
24	حجر الشمس	سوریہ کانت	SUN STONE
25	سنگ سیم	بیلاو	JADE
26	پریڈوٹ	.....	PERIDOT
27	اولیوائن	.....	OLIVINE
28	میلے کایٹ	.....	MALACHITE
29	سنگ سیماق	.....	PROPHYRY
30	لیبری ڈور	.....	LABREDOR
31	.....	روچک	.....
32	.....	اوت پل	.....
33	.....	گندہ شیشہ	.....
34	.....	سیس	.....
35	.....	نیلا رنگ	.....

17	اسٹیتھ	بنفشی	مرنج
18	حجر الدم	خون رنگ	مرنج
19	بھیکیم	سفید	قر
20	سنگ موچہ	سفید زردی مائل	زہرہ
21	ترمرے	خاکستری	زحل
22	کھربا	زرد	شس
23	حجر القمر	سفید	قر
24	حجر الشمس	شہری مائل پہ سفیدی	شس
25	سنگ سیم	سفید دودھیا	زہرہ
26	پرینٹوٹ	زردی مائل ہبز	عطارد
27	اولے وائن	زرد	عطارد
28	میلے کاسیت	ہلکا ہبز زردی مائل	عطارد
29	سنگ سیاق	سرخ مائل	مرنج
30	لیبرے ڈور	بھورا یا ہبز	زحل
31	.....	گندم گوں	زہرہ
32	.....	نیلا	مشتری
33	.....	سرخ	مرنج
34	.....	بھورا	زحل
35	.....	گہرا نیلا	مشتری

دوم درجہ کے پتھروں کے مختلف نام رنگ اور ستارے

اردو	شکریت	انگریزی	رنگ	ستارہ
زہرہ	پاری بھر	Beryl	نیلا/ہبز	زہرہ
اکوا مرائن		Aquamarine	نیلا/ہبز	مشتری
لعل رومانی		Spinel	سرخ	مرنج
کارنڈم	کرند	Corundm	سفید	قر
کرنج		Emery	زرد آمیز ہبز	عطارد
کارکینک	کارکینک	Chrysolite	ہبز	زہرہ
الیزینڈرائٹ		Alexandrite	سرخ/ہبز	شس
چمک	چمک	Garnet	ارغوانی	زحل
فیروزہ	فیروزہ	Turquoise	نیلا	مشتری
میشق		Agate	سرخ	مشتری
کالسدونی		Chalceddony	زرد	عطارد
رودراکھ	رودراکھ	Carnelion	زرد	عطارد
سنگ سلیمانی	پانک	Onyse	زیتونی	زحل
سنگ لیشم		Jasper	ہبز	مشتری
دودھیا		Opal	دودھیا	مرنج
سنگ ستارہ	سونارگی	Chrysoprase	ہبز، نیلا، سرخ	زحل



اردو	اسٹیتھ	سنسکرت	انگریزی	رنگ	ستارہ
.....	.....	.....	Amethyst	بنفشی	مرخ
جہر الدم	جیونی رس	.....	Blood Stone	سرخ	مرخ
بھیکم	بھیکم	.....	Quartz	سفید	قمر
سنگ موچہ	سج	.....	Mocld Stone	سفید	زہرہ
ترمرے	کندرپ	.....	Tourmaline	خاکستری	زحل
کھریا	.....	.....	Amber	زرد	شمس
جہر القمر	چندرکانت	.....	Moon Stone	سفید	شمس
جہر الشمس	سوریہ کانت	.....	Sun Stone	سفید شہرا	قمر
سنگ سیم	پیلو	.....	jade	دودھیہ سفید	زہرہ
پریڈوٹ	.....	.....	Peridot	زردی مائل ہبز	عطارد
اولے واٹن	.....	.....	Oliuine	زرد	عطارد
میلے کائیٹ	.....	.....	Malachite	ہلکا ہبز	عطارد
سنگ سیماق	.....	.....	Prophyry	سرخ مائل	مرخ
لیبرے ڈور	.....	.....	Labrador	بھورایا ہبز	زحل
روچک	.....	.....	.....	گندمی	زہرہ
اوت پل	.....	.....	.....	نیلا	مشتری
گندہ شیشہ	.....	.....	.....	سرخ	مرخ

سیس	.....	.....	ہیورا	زحل
نیلا رنگ	.....	.....	گہرا نیلا	مشتری

### بہترین پتھروں کا انتخاب

پتھروں کے انسان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور ایک پتھر ایک شخص کیلئے۔ حد اور دوسرے کیلئے نفس ثابت ہوتا ہے۔ ایک پتھر ایک شخص کے موافق اور دوسرے کے ناموافق ہوتا ہے۔ اپنے موافق پتھر کو معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو تاریخ پیدائش یا نام کے حروف سے برج معلوم کریں اور اس برج کے مطابق گھنٹے کا انتخاب کریں۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنی پیدائش کے دن کا ستارہ معلوم کریں اور جو پتھر اس ستارے سے مطابقت رکھتا ہو چکاں لیں۔ بدھ کا ستارہ عطارد ہے اور اگر آپ کی تاریخ پیدائش 20 مارچ سے 21 اپریل کے درمیان ہے۔ تو آپ کا برج حمل اور ستارہ مرخ ہے۔ ذیل میں گھنٹے اور دن اور تاریخ دی گئی ہے اس سے آپ کو اپنا پتھر انتخاب کرنے میں آسانی ہوگی۔

برج کا نام	موافق پتھر	دن	ستارہ	تاریخ	رنگ
حمل	مرجان جہر الدم ہیرا۔ یا قوت	منگل	مرخ	13	سرخ
ثور	زمرہ لا جوڑو	جمعہ	زہرہ	14	سفید، نیلا
جوزا	زمرہ۔ کھراج۔ زہرہ	بدھ	عطارد	17	سرخ مائل
سرطان	مروارید۔ عقیق زرد۔ جہر القمر	ہیر	قمر	18	سفید
اسد	نیلم۔ کھراج زرد۔ لہسنیا۔ نیلم۔ مونگا عقیق۔ یا قوت ربانی	اتوار	شمس	19	نارنجی



سنبلہ	لعل بدشانی۔ نیلم۔ زرقون۔ کینک	بدھ	عطارد	2	سفید
میزان	عقیق زرد۔ زبرجد۔ اوپل۔ لہسنیا۔ زبرجد۔ مرجان	جمعہ	زہرہ	3	سفیدی مائل
عقرب	ہیرا۔ پکھراج۔ درنجف۔ مونگا۔ عقیق سرخ۔ یا قوت	منگل	مرخ	4	سرخ
قوس	پکھراج۔ فیروزہ۔ زمرد۔ لہسنیا	جمعرات	مشتری	7	زرد
جدی	پلک۔ گومیدک نیلم۔ عقیق سرخ	ہفتہ	زحل	8	سیاہ، نیلا
دلو	نیلم، یعنی عقیق	ہفتہ	زحل	9	نیلا، سیاہ
حوت	یشب۔ نیلم۔ پکھراج۔ درنجف	جمعرات	مشتری	12	زرد، پیازی

### آپ کا برج اور ستارہ

اپنے نام کا ستارہ اور برج معلوم کرنے کیلئے درج ذیل طریقے سے مدد لیں۔ نام کا پہلا حرف دیکھیں اور اس کے مطابق برج اور ستارہ معلوم کر کے اپنے لئے موزوں پتھر منتخب کریں۔

برج	ستارہ	حروف	عنصر	دن	رنگ
حمل	مرخ	ا۔ ل۔ ع۔ ی	آتش	منگل	سرخ
ثور	زہرہ	ب۔ و	خاک	جمعہ	سفید۔ نیلا
جوزا	عطارد	ق۔ ک	بادی	بدھ	سرخ، مائل زرد
سرطان	قمر	و۔ ح۔ ہ	آبی	ہیر	سفید۔ ہلکا نیلا

اسد	آفتاب	م	آتش	اتوار	نارنجی
سنبلہ	عطارد	خ۔ پ	خاک	بدھ	سفید۔ گہرا زرد
میزان	زہرہ	ر۔ ت۔ ث۔ ط	بادی	جمعہ	سفید۔ گلابی نیلا
عقرب	مرخ	ظ۔ ذ۔ ض۔ ز۔ ن	آبی	منگل	سرخ
قوس	مشتری	ف	آتش	جمعرات	زرد، ارغوانی
جدی	زحل	ج۔ ح۔ خ۔ گ	خاک	ہفتہ	سفید۔ سیلہ۔ سلیٹی
دلو	زحل	ث۔ ش۔ ص۔ س	بادی	ہفتہ	نیلا۔ سرمئی
حوت	مشتری	د۔ چ	آبی	جمعرات	زرد

### برجوں کے نام

اردو	انگریزی	ہندی
حمل	Aries	میکھ
ثور	Taurus	برکھ
جوزا	Gemini	متھن
سرطان	Cancer	کرک
اسد	Leo	سنگھ
سنبلہ	Virgo	کنیا
میزان	Libra	تلا
عقرب	Scorpio	برچھک

قوس	Sagittarius	دھن
جدی	Capricorn	مکر
دلو	Aquarius	کنبر
حوت	Pisces	حیمن

تاریخ پیدائش اور پتھر:

پیدائش کے مہینے کے مطابق درج ذیل پتھر موافق ہوتے ہیں۔

ماہ	موافق پتھر
جنوری	یا قوت، لعل، عقیق، گومدیک
فروری	حجر القمر، نیلم، لاجورد
مارچ	فیروزہ
اپریل	نیلم، ہیرا، یا قوت
مئی	عقیق، یمنی، زمرد
جون	زمرد، موتی
جولائی	یا قوت، عقیق، یمنی
اگست	مرجان، یا قوت
ستمبر	نیلم، یا قوت
اکتوبر	درنجف، اوپل، زبرجد
نومبر	پیکھراج، زبرجد
دسمبر	لاجورد، یا قوت

تاریخ پیدائش سے وابستہ ستارے اور برج

اگر آپ کی تاریخ پیدائش درست معلوم ہو تو آپ اس چارٹ سے آپسانی اپنا ستارہ

اور برج معلوم کر سکتے ہیں۔

تاریخ پیدائش	ستارہ	برج
21 مارچ تا 20 اپریل	مرخ	حمل
21 اپریل تا 21 مئی	زہرہ	ثور
22 مئی تا 21 جون	عطارد، قمر	جوزا، سرطان
22 جون تا 23 جولائی	قمر	سرطان
24 جولائی تا 23 اگست	شمس	اسد
24 اگست تا 23 ستمبر	عطارد	سنبلہ
24 ستمبر تا 23 اکتوبر	زہرہ	میزان
24 اکتوبر تا 22 نومبر	مرخ	عقرب
23 نومبر تا 22 دسمبر	مشتری	قوس
23 دسمبر تا 20 جنوری	زحل	جدی
21 جنوری تا 20 فروری	زحل	دلو
21 فروری تا 20 مارچ	مشتری	حوت

### برتھ سٹون (برج اور پتھر)

بروج	ستارہ	موافق پتھر	نمبر	دن
حمل	مرغ	مرجان - حجر الدم	13	منگل
ثور	زہرہ	الماس (ہیرا)	14	جمعہ
جوزا	عطارد	زمرہ (پند)	17	بدھ
سرطان	قمر	مروارید - حجر القمر	18	پير
اسد	شمس	یا قوت رمانی - لعل بدشاش یا ماک	19	اتوار
سنبلہ	عطارد	لاجورد (نیلم)، کارکینک، زرقون	2	بدھ
میزان	زہرہ	سنگ دودھیا (اوپل) زبرجد، لہسنیا	3	جمعہ
عقرب	مرغ	مونگ - عقیق مرغ	4	منگل
قوس	مشتري	پکھراج (یا قوت اصغر)	7	جمعرات
جدی	زحل	پلک - گومیدک	8	ہفتہ
دلو	زحل	عقیق یعنی نیلم (یا قوت کبود) ایسے تھمت	9	ہفتہ
حوت	مشتري	سنگ یشب - لاجورد	12	جمعرات

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی پیدائش برج حمل کے ماتحت ہے۔ وہ مرجان یا حجر الدم کو انگشتی میں 13 تاریخ کو لگوائیں اور اگر اس دن منگل ہو تو بہتر ہے اور ساعت مرغ کی ہو جو دن کی پہلی و آٹھویں ساعت ہوگی۔

اگر کسی شخص کی پیدائش منگل کے دن کی ہے تو اس روز کا ستارہ مرغ ہے۔ اس کا متعلقہ پتھر بھی پہنا جاسکتا ہے۔ بس یہی دو قسم کے پتھر ہوں گے جو موافق ہوں گے۔ ان میں سے

کونسا مرغ ہے اور فائدہ دیتا ہے اسے تجربہ سے معلوم کریں یا زانیچہ موجود ہو تو کسی صاحب علم سے تعین کرائیں۔

### ستاروں کی نحوست دور کرنے والے پتھر

نام ستارہ	خاص کونسا پتھر	خلاف ہونے سے کونسا پتھر	ایام رجعت میں کونسا پتھر
شمس	یا قوت	یا قوت	یا قوت
قمر	حجر القمر	مروارید	الماس
مرغ	مرجان	مرجان	مرجان
عطارد	زرقون	زمرہ	زرقون
مشتري	پتور	پکھراج	مروارید
زہرہ	لہسنیا	الماس	لہسنیا
زحل	نیلم	نیلم	نیلم
راس و ذنب	زمرہ	زرقون - زمرہ	زمرہ

### طبعی خرابیوں اور کواکب کے شخص اثرات کو دور کرنا

پتھر	کس مزاج کو پہننا چاہیے	کواکب ناقص برج میں ہوں
فیروزہ	مزاج بادی و بلغمی	عطارد
عقیق	مزاج صفراوی و آتش	مرغ
مروارید	مزاج بلغمی و بادی	قمر
پکھراج	مزاج بادی و بلغمی	مشتري



گومیدک	مزاج بادی و بلغمی	راس
نیلیم	مزاج صفراوی و آتش	زحل
لبسینا	مزاج بادی و بلغمی	زہرہ
چوننی	مزاج صفراوی و آتش	مشس

نام کے حرف اول سے برج و ستارہ معلوم کرنا

تاریخ پیدائش	برج	ستارہ	رنگ	حرف اول
21 مارچ تا 20 اپریل	حمل	مرغ	سرخ	ا۔ ل۔ ن۔ ی۔
21 اپریل تا 21 مئی	ثور	زہرہ	نیلا	ب۔ و۔
22 مئی تا 21 جون	جوزا	عطارد	زرد۔ سرخی مائل	ق۔ ک۔
22 جون تا 23 جولائی	سرطان	قمر	سفید۔ ہلکا نیلا	ح۔ و۔
24 جولائی تا 23 اگست	اسد	مشس	اورنج	م۔
24 اگست تا 23 ستمبر	سنبلہ	عطارد	گہرا زرد	پ۔ خ۔
24 ستمبر تا 23 اکتوبر	میزان	زہرہ	ہلکا گلابی و نیلا	ر۔ ت۔ ط۔
24 اکتوبر تا 22 نومبر	مقرب	مرغ	گہرا سرخ	ظ۔ ذ۔ ض۔ ز۔ ان۔
23 نومبر تا 22 دسمبر	قوس	مشتری	ہلکا ارغوانی	ف۔
23 دسمبر تا 20 جنوری	جدی	زحل	نہوی۔ بلیو۔ سلیٹی	ج۔ ح۔ گ۔
21 جنوری تا 19 فروری	دلو	زحل	کالا	س۔ ش۔ ص۔ ث۔
20 فروری تا 21 مارچ	حوت	مشتری	ہلکا ہزرنگ	د۔ ج۔

یہ رنگ کے ساتھ رنگوں کے امتزاج کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کے لئے دائرہ ہوتا ہے۔ ہر  
برج کے تین رنگ ہیں۔ کپڑوں اور رنگوں کا رنگ انتخاب کرتے وقت اس دائرہ سے مدد لیں۔  
جب تک رنگوں کا رنگ موافق نہیں ہوگا نفع نہیں ملے گا اور جو رنگ دیئے گئے ہیں وہ اصل چیز۔  
حالات تک اور بھی ذیلی شیعہ ہر ستارہ کے موافق ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر جواہر میں بھی متعدد شیعہ  
ہوتے ہیں۔ فہم سے کام لے کر رنگوں کا انتخاب کیا کریں۔

پتھروں کے رنگ کے ساتھ اثرات

ہر قسم کے پتھروں میں مختلف شیعہ ہوتے ہیں۔ ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے۔ جس  
سے رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے خاصیتوں اور اثرات میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پتھر کا رنگ	خاصیت
ظاہری	باطنی
سفید ہنر	اپنے پاس رکھنے والے کا حافظہ قوی ہوگا۔
آسمانی	جس کے پاس ہوگا عزیز خلائق ہوگا اور نیک افعال ہوگا۔
سیاہ	جو اپنے پاس رکھے گا فتن میں ماہر ہوگا۔
سفید زرد	یہ رنگ خود ہر قافل ہے۔ مگر دیگر زہروں کا تریاق ہے۔
سیاہ نیلگوں	اپنے پاس رکھنے والا دلیر ہوگا کسی سے نہیں ڈرے گا۔ ہر صدمہ سے محفوظ رہے گا اگر کوئی جانور کاٹنے لے گا تو اس کو تکلیف نہیں پہنچے گی۔
سفید سیاہ	اپنے پاس رکھنے سے حاجت پوری ہوگی۔ خلق کے درمیان محترم ہوگا۔
زرد	نیلگوں
	اپنے پاس رکھنے سے محبوب خلائق ہوگا، افعال نیک سرزد ہوں گے
	اپنے پاس رکھنے والا بزرگوں کی نگاہوں میں عزیز ہوگا۔
ہنر	



سرخ	سفید	اپنے پاس رکھنے والا جنگ کی حالت میں کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ اپنے پاس رکھنے والے کی جلد حاجت پوری ہوگی۔ اپنے پاس رکھنے سے جادو اثر نہیں کرے گا۔ اپنے پاس رکھنے والا لڑائی میں فتیاب ہوگا۔
سرخ	سبز	اپنے پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش و خرم رہے گا۔ اپنے پاس رکھنے والا لوگوں کی نگاہ میں عزت والا ہوگا۔ نیز اگر اس کو بشمہ یا کویں یا تالاب میں جس میں پانی کم ہو ڈال دیں۔ تو پانی پیدا ہو جائے گا اگر قوت مردی بوجہ قلت مٹی کم ہو تو کسر میں باندھنا نافع ہے۔ اگر درخت پر باندھ لے گا تو پھل بکثرت پیدا ہوں گے۔ اپنے پاس رکھنے والا بزرگوں کی نظروں میں عزت والا ہوگا۔ جو شخص ایسے پتھر کو بطور عینک کے آنکھوں میں لگائے گا پھر جو کوئی اسے دیکھے گا اس کا مطیع ہو جائے گا۔
نیلگوں	سفید	اپنے پاس رکھنے والے کو جو کوئی دیکھے گا محبت کرے گا۔ اپنے پاس رکھنے والا سفر میں محفوظ رہے گا اور جو کام کرے گا جلد انجام کو پہنچے گا۔
آسمانی	سرخ	اپنے پاس رکھنے والا صاحب وقار ہوگا اور ہر شخص اس سے محبت کرے گا لڑائی میں فتیاب ہوگا۔ عورتوں کے دلوں میں محبوب ہوگا۔

سبز	سفید	اپنے پاس رکھنے والا جو درخت لگائے گا وہ جلد آگ آئے گا اور پھل دار ہوگا۔ اگر خشک درخت پر باندھ لے گا تو وہ سرسبز ہوگا۔ اپنے پاس رکھنے والا دشمن پر فتیاب ہوگا۔ دشمن مفتور ہوں گے۔ اگر دھوکہ دینے کا تو درجہ کر کے لئے نافع ہوگا۔
-----	------	--

رنگ کے بارے میں:

یہ ساری کائنات رنگ و نور سے تشکیل پذیر ہوئی ہے۔ اور سورج بھی زمین پر غفلت  
رنگ روشنی کبھیرتا ہے جس سے مختلف چیزیں اپنے مخصوص رنگ جذب کر کے باقی منعکس کر دیتی  
ہیں۔ رنگ و نور کے ساتھ انسان کا رشتہ نہایت قدیم بلکہ ازلی ہے۔ اور انسان مختلف اشیاء کو ان  
کے مخصوص رنگوں میں دیکھنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے کسی کو یہ کہا جائے کہ کوا سفید ہے تو وہ  
کبھی یقین نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر کسی چیز یا کو پکڑ کر رنگ کر دیا جائے تو باقی چیزیاں اسے اپنے  
ساتھ شامل ہونے سے روک دیتی ہیں۔ فطرت نے اس جہاں رنگ و بو میں ہر چیز کو خاص انداز  
اور احراز سے پیدا کیا ہے اور انسان ان چیزوں کو ان کے فطری رنگ میں ہی دیکھنا پسند کرتا  
ہے۔ آپ کو علم ہوگا کہ سبز رنگ اور سبز اشیاء آنکھوں کو تڑاوت بخشتی ہیں۔ اور سبز رنگ کا زمرہ خوش  
بخت ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مگر یہی زمرہ جب کسی سانپ کے سامنے پڑا ہو اور اس  
سے منعکس ہونے والی روشنی اگر سانپ کی آنکھ میں پڑ جائے تو سانپ بصارت سے محروم ہو کر  
اندھا ہو جاتا ہے۔

آپ نے سنا اور دیکھا ہوگا کہ سرخ رنگ کا کپڑا جنگلی اور وحشی بھینسے کو مشتعل کر دیتا  
ہے اور بھینسا انسان پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔ نفسیاتی مشاہدات اور سائنسی تحقیقات سے ثابت ہو  
چکا ہے کہ رنگ انسان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اور یہ اثرات نفسیاتی اور  
جذباتی بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ کائنات رنگ ہے تو پھر یہ روشن دن اور سیاہ رات بھی رنگ  
ہے حسین خداوند اگر رنگ ہیں تو ہمارے جذبات بھی رنگ ہیں۔

سائنسی تحقیقات کی بدولت اب رنگ اور روشنی سے علاج کا طریقہ بھی دریافت ہو چکا ہے۔ پتھروں کے اثرات کا آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ مگر ان پتھروں میں بھی مخصوص رنگ کی افعال اور تبدیلیوں کے محرک ہوتے ہیں۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ رنگ کو ہماری پوری زندگی کے ساتھ ایک گہرا ربط ہے۔ اور اگر یہ ربط نہ ہو تو تمام دلکشی اور رنگارنگی ختم ہو کر رہ جائے۔ کیونکہ یہ رنگ ہی تو ہیں جن سے زندگی میں جلتے رنگ ہے۔

سورج کی شعاعیں کئی رنگوں کا مرکب ہوتی ہے۔ دراصل وہ روشنی جسے ہم سفید سمجھتے ہیں سات رنگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر اسے ہم منشور سے دیکھیں تو روشنی کی سات پٹیاں بن جائیں گی جو نارنجی، سرخ، ہبز، زرد، آسمانی، نیلیوں اور بنفشی ہوں گی۔ یہی سات رنگ روشنی کے ہوتے ہیں اور بنفشی رنگ کی شعاعیں کئی ترقی یافتہ ممالک میں علاج کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان شعاعوں کو Ultra Violet Rays کہا جاتا ہے۔

رنگوں کا تعلق سیاروں سے بھی ہوتا ہے اور مختلف ستارے مختلف رنگ رکھتے ہیں۔ ستاروں کے رنگ درج ذیل ہیں۔

ستارہ	موزوں رنگ
زحل	گہرا نیلا، کالا
زہرہ	گلابی، زردی مائل نیلا
سورج	نارنجی
مرخ	سرخ
مشتری	بنفشی
عطارد	زرد
چاند	سفید

رنگ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ شادی میں دہن کو سرخ رنگ کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔ یہ رنگ محبت کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ صدمے کے وقت لوگ سیاہ لباس پہنتے ہیں جو سوگ کی علامت ہے۔ سفید لباس پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سبز رنگ امن اور خوشحالی کا رنگ ہے۔ درویشوں کا پسندیدہ رنگ سبز اور زرد ہے۔ مختلف رنگ مختلف خواص بھی رکھتے ہیں اور خصوصیات کی بناء پر بھی لوگ یہ رنگ اپنے لئے منتخب کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں ہمارا خون سرخ غلیات کی وجہ سے ہی سرخ رنگ کا نظر آتا ہے۔ جبکہ درحقیقت خون سفیدی مائل یا بے رنگ ہوتا ہے۔ خون میں جب سرخ اور سفید غلیات میں کمی بیشی ہوتی ہے تو اس کا اثر انسان کے تمام بدن پر پڑتا ہے۔ جو ہر شہناسوں کا کہنا ہے کہ مختلف رنگ کے گنیے سورج کی شعاعوں سے مخصوص رنگ کی شعاعیں انسان کے جسم میں منتقل کرتے ہیں۔ جو انسان کیلئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ سفید زرقون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ہر رنگ کی روشنی منعکس کر کے انسان کے بدن تک پہنچاتا ہے۔ مختلف رنگ درج ذیل خصوصیات رکھتے ہیں۔

سبز رنگ:

معتدل، طراوت و تازگی بخشنے والا رنگ ہے۔ یہ خوشحالی اور خوش بختی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

زرد رنگ:

یہ انعکاسی قوت رکھتا ہے اور جگہ جگہ ہٹ اور ٹیکھا پن پیدا کرتا ہے۔ یہ رنگ نمایاں اور شوخ ہوتا ہے۔

سرخ رنگ:

یہ محبت کے جذبات کا ترجمان رنگ ہے۔ یہ رنگ مستقل مزاجی، جوش اور ولولے کا

رنگ ہے۔ کیونکہ گرم لوگ کا رنگ بھی سرخ ہوتا ہے۔

نیلا رنگ:

یہ کمزوری کی علامت ہوتا ہے۔ روشنی جذب کر کے نیلا ہو جاتا ہے اور روشنی نہ ہوتی سی مائل ہو جاتا ہے۔ تیز روشنی میں اس میں چمک اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔

رنگوں کا انتخاب:

چونکہ رنگوں کا تعلق ستاروں سے ہوتا ہے اور ستارے انسان کے مزاج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر انسان اپنی فطرت اور طبع کے مطابق ہلکے یا شوخ رنگ منتخب کرتا ہے۔

رنگوں کے مزاج بھی ہوتے ہیں جو انسان کو متاثر کرتے ہیں۔ رنگوں کے انتخاب میں ہر شخص کی ذاتی پسند ہوتی ہے۔ جس سے اس کے مزاج کا علم ہوتا ہے۔ تاہم رنگ اپنے مزاج رکھتے ہیں اور مختلف رنگوں کی آمیزش سے بھی مزاج پر اثر پڑتا ہے۔ جو درجہ ذیل ہیں۔

رنگ	مزاج
نیلا	سرد
سرخ	گرم و خشک
آسمانی	سرد و تر
جامنی	خشک و سرد
زرد	تر و گرم
نارنجی	گرم
سفید	خشک
ہبز	تر

رنگوں کی خصوصیات:

شوخی سرخ رنگ کے پہننے والی خواتین چلیبے مزاج کی ہوتی ہیں اور گرم جوش ہوتی ہیں۔ یہ رنگ اشتعال اور خطرے کا پانی سمجھا جاتا ہے مارچ کے مہینے اور منگل کے دن پیدا ہونے والوں کے لئے موزوں ہے۔

دودھیزا کہیں جو گلابی رنگ پسند کرتی ہیں ان میں پیار و محبت کے جذبات نمایاں ہوتے ہیں۔

بیز لباس پہننے والے مرد اور خواتین منکسر المزاج اور اظہار تشکر کے جذبات رکھتے ہیں۔

چلیبے لباسات وفا کی علامت ہیں۔ نیلے لباس والے افراد عبادت نہایت شوق سے کرتے ہیں۔ مٹی، اگست میں پیدا ہونے والوں اور بدھ کے دن پیدا ہونے والوں کے لئے موزوں رنگ ہے۔ یہ انسان میں وفا، روحانیت اور تندرستی کی علامت پیدا کرتا ہے۔

ارغوانی رنگ زیب تن کرنے والے لوگ خود دار اور شریف النفس ہوتے ہیں۔ تاہم یہ رنگ رومان پروری کی بھی علامت ہیں۔

زرد، کاسنی، نارنجی رنگ کا انتخاب کرنے والے لوگ علم و فن کے متلاشی ہوتے ہیں۔

اوپ نواز اور ادب دست ہوتے ہیں۔ زرد رنگ روحانی حسوں کو بیدار کرتا ہے۔

سیاہ رنگ کا انتخاب کرنے والے اور بھورے رنگ کا انتخاب کرنے والے لوگ تند و فوج مزاج اور ہوشیاری کی خصوصیات رکھتے ہیں۔ یہ رنگ ہفتے اور دسمبر اور جنوری سے تعلق رکھنے والوں کیلئے موزوں ہے۔

سفید، کریم اور ہلکے رنگوں کا انتخاب کرنے والے ملنسار، خوش مزاج اور پر خلوص انسان ہوتے ہیں۔



☆ ہکا نیلا رنگ جو بغیر سے منسوب ہے نسوانی جاذبیت و دلکشی اور حسن و خوبصورتی کا نشان ہے۔

☆ ماہ جولائی میں پیدا ہونے والوں اور اتوار کے روز پیدا ہونے والوں کے لئے ہمارے شہر اُردی مائل رنگ نہایت موزوں ہوتا ہے۔

☆ آرٹ کو پسند کرنے والے خواتین و حضرات بیگنی یا بنفشی رنگ استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی تخیلاتی صلاحیتیں انہیں ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے پر اکسائے رکھتی ہیں۔

☆ بھورا رنگ ان افراد کے لئے موزوں ہے جن کی پیدائش اکتوبر کے مہینے میں ہوئی۔ رنگ احساس تحفظ خوش بخت اور ذہنی بالیدگی کیلئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔

☆ اپریل اور ستمبر کے مہینوں میں پیدا ہونے والے افراد کیلئے قرمزی رنگ کے ملبوسات اور پتھر نہایت موزوں ہوتے ہیں جو لوگ جمہرات کو پیدا ہوئے ہوں ان کے لئے بھی یہ رنگ مبارک ہوتا ہے۔ یہ رنگ دانشمندی، مستقل مزاجی اور اعلیٰ مراتب کی خصوصیات کا حامل ہے۔

سبز رنگ پر مہتاب کا اثر ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر ناخوشگوار اثرات کا حامل رنگ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک طلسمی رنگ ہوتا ہے جو ان اور مٹی میں پیدا ہونے والوں اور جمعہ کو پیدا ہونے والوں کیلئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ اس کو پہننے والے آزاد خیالی، خود مختاری اور بے باکی کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ ہمارے قومی پرچم کا سبز رنگ ہریالی اور خوشحالی کی علامت ہے۔ فقراء اور درویشوں کا پسندیدہ رنگ بھی سبز ہوتا ہے اور مزارات کے اوپر سبز رنگ چادریں چڑھائی جاتی ہیں۔ جب کہ عام طور پر مزارات بھی سبز رنگ کے بنائے جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور کا رنگ بھی سبز ہے یہ گنبد خضریٰ مسلمانوں کا دوسرا بڑا مقدس مقام ہے۔

سفید رنگ ستارہ عطارد کے زیر اثر ہوتا ہے اور ان لوگوں کیلئے موزوں ہوتا ہے۔

قرمزی یا نومبر کے مہینوں میں پیدا ہوئے ہوں۔ یا ان کے لئے بھی موزوں ہوتا ہے جو چیر کے دن کو پیدا ہوئے ہیں۔ سفید رنگ انسان کو سحر اور آسمانی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

ارغوانی رنگ کا تعلق ستارہ مشتری سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ رنگ خوش بخت اور وقار کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس رنگ کی موجودگی میں انسان اپنے اندر خود اعتمادی محسوس کرتا ہے۔

رنگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کو مخصوص اوقات میں پہننا چاہیے۔ مثلاً شوخ رنگ اس وقت پہننے چاہیے جب چاند چھوٹا ہو رہا ہو اور ہلکے رنگ اس وقت پہننے چاہیں جب چاند بڑھ رہا ہو۔

رنگوں کو مختلف ستاروں، برجوں اور ساعتوں سے اہل نجوم نے منسوب کر رکھا ہے۔

تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام رنگ اور ان کی تقسیم فطرت کا کارنامہ ہے۔ جس طرح ذرات

کے اندر ایکٹرون، پروٹون، اور نیوٹرون کی موجودگی ایک توانائی اور نظام شمسی کا کس کا کس کا ہے۔

اور ایٹم کی طاقت اب کسی سے مخفی نہیں رہی اور یہ طاقت نہایت معمولی ذرات کا دل چیر کر لی گئی ہے۔

اگر رنگ نہ ہوں تو اس جہاں کی نیرنگی، بیرنگی میں بدل کر رہ جائے۔ اب یہاں یہ بات

بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہر شخص ہر رنگ کے لئے اور ہر رنگ ہر شخص کے لئے نہیں ہوتا۔ رنگوں

کے انتخاب سے جہاں ایک شخص کی طبع مزاج کا علم ہوتا ہے۔ وہیں رنگوں کی موزونیت اس کی

شخصیت میں ایک نکھار پیدا کرتی ہے۔ گوری رنگت پر سیاہ رنگ خوب کھلتا ہے اور سیاہی اور گندی

مائل رنگت کے افراد کیلئے ہلکے رنگوں کا انتخاب ہی موزوں معلوم ہوتا ہے۔

یہ رنگ گھینٹوں سے شروع ہوتے ہیں اور ملبوسات، زیورات، چوڑیوں، لپ اسٹک کے

شیڈز سے گھر کی آرائش و زیبائش تک جا پہنچتے ہیں۔ اہل ذوق اپنے گھر میں بھی دیواروں کے

رنگ، پردوں، فانوسوں اور مختلف چیزوں میں رنگوں کی انفرادیت اور امتزاج کو ملحوظ خاطر رکھتے

ہیں۔

خواتین، برج اور رنگ:

رنگوں کے انتخاب میں خواتین زیادہ خوش ذوقی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اور وہ اپنے لباس کی تراش خراش اور زیورات و میک اپ میں اسے پیش نظر رکھتی ہیں۔ یہاں مختلف رنگوں سے متعلق خواتین کے موزوں اور رنگوں کے انتخاب میں ضروری معلومات پیش کی جاتی ہیں۔

برج حمل:.....ستارہ مریخ

اس ستارے میں متعلقہ خواتین سرخ اور بھورے رنگوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ ان کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتی ہیں۔ یہ بدلتے ہوئے فیشن کے مطابق اپنے ملبوسات کی تراش اور رنگ کو منتخب کرتی ہیں۔

برج ثور:.....ستارہ زہرہ

فیشن پرست خواتین برج ثور سے تعلق رکھتی ہیں وہ اپنے لباس کو منفرد بنانا پسند کرتی ہیں اور جواہرات کے انتخاب میں بھی ماہرانہ طرز عمل اختیار کرتی ہیں۔ نیلا رنگ ان خواتین کیلئے نہایت موزوں رہتا ہے۔ یہ ان کی دلکشی اور جاذبیت کو زیادہ نمایاں کرتا ہے۔ یہ خواتین خوبصورت اور منفرد پھول پسند کرتی ہیں۔ اور فرنیچر کے انتخاب میں اور گھر کی آرائش میں اخراجات کی ملحق پرواہ نہیں کرتیں۔

برج جوزا:.....ستارہ عطارد

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین لباس و رنگ کے انتخاب میں لاپرواہی ہوتی ہیں۔ یہ پُر شباب اور جاذب نظر ہوتی ہیں۔ فطری رنگوں اور سادہ رہن سہن کو اختیار کرتی ہیں۔ عام طور پر ہلکے رنگوں کو ترجیح دیتی ہیں۔

برج سرطان:.....ستارہ قمر

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین سبز، آسمانی اور نیلے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔ ہلکے زیورات اور جملہاتے گھینے استعمال کرتی ہیں۔ اپنے گھر کو کھانے میں کوئی ان کا کافی نہیں ہے۔ ہماری بھروسہ اور پر تکلف ملبوسات سے گھبراتی ہیں۔ کیونکہ یہ ہر کام نہایت سچے تکتے انداز میں کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔

برج اسد:.....ستارہ شمس

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین ہلکے سبز رنگوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ یہ ملبوسات میں شوخ بھڑکیلے رنگ استعمال نہیں کرتی اور عمدہ تراش خراش کی دلدادہ نہیں ہوتی۔ یہ رنگ ان کی دلکشی اور جاذبیت کو زیادہ نمایاں کرتا ہے۔ اور ان کے لئے نہایت موزوں رہتا ہے۔

برج سنبلہ:.....ستارہ عطارد

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین پیچیدہ اور خاموشی پسند ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ دولت تحصیل سے مالا مال ہوتی ہیں۔ اور ادنیٰ مقام کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ پیلیے، زرد، نسواری اور سلیٹی رنگ کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہلکے پھلے زیورات پسند کرتی ہیں۔ یہ مختلف رنگوں کو ملا کر بھی پہنتی ہیں۔ ارغوانی اور عنابی رنگ پسند کرتی ہیں۔

برج میزان:.....ستارہ زہرہ

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے ہلکا گلابی اور نیلا رنگ موزوں ہوتا ہے۔ انہیں پتھروں اور زیورات کے انتخاب میں ذہانت سے کام لینا چاہیے۔ یہ خواتین پسند اور ناپسند کے معاملے میں مضبوط قوت ارادی رکھتی ہیں۔ اور جو رنگ ناپسند ہو اسے کبھی استعمال نہیں کرتیں۔



## برج عقرب:.....ستارہ مریخ (پلوٹو)

برج عقرب سے نسبت رکھنے والی خواتین کیلئے عموماً گہرے شوخ رنگ موزوں رہتے ہیں۔ سرخ اور ہبز رنگ ان کی شخصیت کو دلآویز اور جاذب نظر بناتا ہے۔ یہ ٹیکنوں کیلئے گہرے رنگ کا انتخاب کرتی ہیں۔

## برج قوس:.....ستارہ مشتری

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین نہایت نفاست پسند ہوتی ہیں۔ ملبوسات میں شوخ بھڑکیلے رنگ استعمال کرتی ہیں اور عمدہ تراش خراش کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ بنفشی اور انجمانی رنگ انہیں اچھے لگتے ہیں۔ انگوٹھیوں میں بیش قیمت سنگینے پسند کرتی ہیں۔

## برج جدی:.....ستارہ زحل

یہ خواتین سڈول بدن، متناسب اعضاء اور دلکش خدوخال کی مالک ہوتی ہیں۔ سیاہ نیوی بلیو رنگ پسند کرتی ہیں۔ روپہلی رنگ ان پر خوب کھلتا ہے۔ سیلیٹی اور بھورے رنگ کی آمیزش انہیں اچھی لگتی ہے۔ یہ دلکش جواہرات پسند کرتی ہیں۔ اور ان میں ٹیکنوں کی پرکھکی بھی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ یہ خواتین اپنی پسند کے مطابق ڈیزائن تخلیق کرنے اور تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

## برج دلو:.....ستارہ زحل (یورینس)

یہ خواتین فن کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ نہایت بے باک اور باحوصلہ ہوتی ہیں۔ مصوری مجسمہ سازی اور فوٹو گرافی کی شائق ہوتی ہیں۔ نیلے چمکدار رنگ میں زیادہ جاذب نظر آتی ہیں۔ یہ خواتین اگرچہ نئی روایات کی بنیاد رکھتی ہیں۔ مگر یہ ماضی کی ثقافت اور روایات کو بھی فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ اسے ایک قیمتی دولت کی طرح عزیز رکھتی ہیں۔ یہ عام زندگی میں فطرت کے رنگ تلاش کرنے اور انہیں اپنے پاس جمع کرنے کا جنون کی حد تک شوق رکھتی ہیں۔ ملبوسات

ہیشہ حدیڈ اینڈن اور فیشن کے پسند کرتی ہیں۔

## برج حوت:.....ستارہ مشتری

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین نسوانیت کا پیکر ہوتی ہیں۔ یہ اچھے ذوق، عمدہ خیالات اور منفرد نظریات کی مالک ہوتی ہیں۔ بینگنی اور ہزان کے پسندیدہ رنگ ہیں۔ یہ شوخ رنگوں کو پسند کرتی ہیں۔ گھر کی آرائش و زیبائش میں خصوصی دلچسپی لیتی ہیں۔

رنگوں کا انتخاب میں ہمیشہ اپنی ثقافت کو مد نظر رکھنا چاہیے اور وہی رنگ استعمال کرنے چاہیے جو ہماری شخصیت میں نکھار پیدا کریں۔ خواہ مخواہ رنگوں کا استعمال بھی شخصیت کو متاثر کرتا ہے۔ بعض اوقات جاذبیت کیلئے سادگی ہی کافی ہوتی ہے۔ کیونکہ سادگی میں بھی ایک وقار اور مناسبت ہوتی ہے۔ یہ سارے رنگ فطرت کے ہیں جو اُس (ذات) نے انسان کیلئے ہر سو نکھیر رکھے ہیں۔ اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ ان فطری رنگوں سے اپنی زندگی کے بے رنگ خاکوں میں کون سے دلکش رنگ بھرتا ہے۔

## رنگ اور سائنس:

اس وقت تک رنگ کی سانحہ کے لگ بھگ اقسام دریافت ہو چکی ہیں اور ان میں فرق محسوس کرنے کے لئے بھی گہری نگاہوں کی ضرورت ہے دراصل رنگ روشنی، آکسیجن، نائٹروجن اور کئی اور گیسوں کے مجموعے سے وجود میں آتے ہیں۔

روشنی کی جو کرنیں ہم تک پہنچتی ہیں ان کی چھوٹی اکائی کو فوٹون Photon کہا جاتا ہے۔ یہ فوٹون جب مختلف اشیاء سے ٹکراتے ہیں تو رنگ بکھرتے ہیں اور رنگوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ ہماری آنکھیں بھی رنگوں میں امتیاز کرتی ہیں اور ذہن میں بے شمار رنگین تصاویر کا ذخیرہ کرتی رہتی ہیں۔ ہمارے دماغ کے اندر کروڑ ہا خانے ہیں جن کے اندر برقی رو بروقت تصاویر محفوظ کرنے اور پیش کرنے میں مصروف رہتی ہے۔



ہماری آنکھیں آسمان کا جو رنگ آسمانی یا نیلا محسوس کرتی ہیں دراصل وہ رنگ سیلاب ہے مگر جب روشنی کی لہریں کروڑوں تاروں کی شعاعوں سے ٹکرا کر ہم تک پہنچتی ہیں تو یہ ہمیں آسمان کا رنگ آسمانی (نیلا) دکھائی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ رنگوں میں کچھ جگے اور گہرے سائے بھی نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں ہماری آنکھیں متحرک رہتی ہیں اور کیمبرے کی طرح تصویر کشی کے عمل میں مصروف رہتی ہیں۔ ہماری آنکھیں جب رنگوں کی لہریں دماغ کو منتقل کرتی ہیں تو دماغ کے خلیات میں ٹپکلیں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہاں رنگ کا ایک اپنا تصور قائم ہو جاتا ہے جس کو دماغ قبول کر لیتا ہے۔ مختلف رنگوں کی روشنی کی لہریں دماغی خلیات کو متاثر بھی کرتی ہیں اور ان کی خلیات روشنی کے اس سیلاب میں بہہ کر نابود ہو جاتے ہیں۔ اس عمل میں حرام مغز بھی مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

یہ رنگ جب لہروں کی صورت میں آنکھوں میں سے گزر کر دماغی خلیات تک پہنچتے ہیں تو دماغی خلیات ان لہروں میں وقفے ڈال دیتے ہیں۔ اور یوں ساتھ کے لگ بھگ رنگ تصورے بہت فرق کے ساتھ تشکیل پذیر ہوتے ہیں اور ایک رنگ دوسرے میں تبدیل ہوتا ہے۔ مثلاً سرخ رنگ ہبز رنگ میں بدل سکتا ہے۔ سائنسی تحقیقات کے مطابق یہ رنگ انسان میں بہت سی صلاحیتیں ابھارتے ہیں اور درحقیقت انسانی حواس کی تشکیل رنگوں ہی سے ہوئی ہے۔ اور رنگوں کی کمی و بیشی سے کئی کمزوریاں یا بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

مرگی کا دورہ انسان کو اس وقت پڑتا ہے جب روشنی کی تیز لہریں خیالات میں نہیں بدلتیں اور ان کو اپنے اظہار کا راستہ سد و نظر آتا ہے اور جب اس عالم میں کسی کی شفاف چیز یا پانی پر نظر پڑتی ہے تو اس روشنی کا انعکاس بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور انسان کچھ دیر کے لئے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔

روشنی کی لہروں اور دماغی خلیات کے تصادم سے خوفناک بیماریاں مثلاً دیوانگی، دل کا دورہ، فالج، فی بی، مختلف بخار، القوہ، اور اندھا پن وغیرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ روشنی دماغی

خلیات میں برقی رو کی طرح چلتی ہے اور جب اس رو میں قفل آتا ہے تو یہ شارٹ ہو کر کئی دماغی خلیات کو جس میں کروہی ہے۔ آپ کو شاید علم نہ ہو کہ دل میں لاکھوں رنگیں اور بیٹے ہوتے ہیں اور دل انسان کی تمام زندگی میں کام کر رہا ہے اور یہ سارا عمل ایک خاص انداز اور تناسب کے تحت سرانجام پاتا ہے۔ مگر جب اس نظام میں ذرا سا بھی قفل آ جاتا ہے۔ تو حرکت قلب بند ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ کامک ریز Cosmic Rays دل تک دماغ سے ہی پہنچتی ہیں۔

جگر اور پیٹے میں بھی یہ کامک ریز Cosmic Rays زائد اور زہریلے خلیات کو متاثر کرتی ہیں اور جب ان کا کام متاثر ہوتا ہے تو گلیکولین اور انسولین بھی متاثر ہوتی ہیں اور انسان ذیابیطس اور اسر کا شکار ہو جاتا ہے۔

کامک ریز Cosmic Rays انسان کے گردوں، سپتے اور تلی وغیرہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب یہ برقی رو غیر متوازن ہو جاتی ہے تو قلی زہریلے مواد کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ اور اس کا اثر اعصاب اور پیشوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور ان پر پکنائی کی تہ یا تو بڑھ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور ان پر سوجن طاری ہو جاتی ہے یا اعصاب اور چشمے خشک ہو کر درد و تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسرے تمام جوز بھی دیکھنے لگتے ہیں۔

کینسر کا مہلک مرض بھی اس وقت انسان پر حملہ آور ہوتا ہے جب برقی رو کچھ حصوں کو نظر انداز کرتی ہوئی گزر جاتی ہے۔ ان حصوں میں گول سوراخ بن جاتے ہیں جن کو عام طور پر کینڑوں کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ سوراخ برقی رو کی توانائی کو جو خون کی ضرورت ہوتی ہے ہڑپ کر جاتے ہیں اور خون اس کمی کی وجہ سے انسان کو کینسر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ حکماء کے نزدیک اگر گیندے کے پھول کی چار چپٹاں صبح کو کھا کر نصف گھنٹے تک اور کوئی بھی چیز کھانے سے اجتناب کیا جائے تو اس مرض کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔

رنگ اور روشنی سے علاج کا طریقہ بھی اب عام ہو چکا ہے اس کے لئے مختلف رنگوں کی صاف و شفاف بوتلوں میں صاف پانی یا سرسوں کا تیل بھر کر کھلی دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سر کے درد، گرمی اور پتھروں کیلئے نیلے رنگ کی بوتل میں تلوں کا تیل چالیس یوم تک کھلی دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ نیلی بوتل استعمال کی جائے تو یہ تیل دماغی قوت کیلئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

اپنے کمرے کی کھڑکیوں میں بھی موزوں رنگ کے شیشے استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ رنگوں کو انسان کی زندگی، صحت اور مسرتوں میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے خواہ ہلوہ سات ہوں، گھر کی آرائش ہو یا پتھروں اور نگینوں کا انتخاب ہو۔ رنگوں کو ہمیشہ طوطا خاطر رکھنا چاہیے۔

زیورات اور قیمتی پتھر:

خواتین کو زیورات کا خاص شوق ہوتا ہے اور یہ زیورات جہاں سونے، چاندی اور پائینم جیسی قیمتی دھاتوں سے تیار کئے جاتے ہیں وہیں ان کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے کے لئے ان میں قیمتی اور چمکدار بھی پتھر لگوائے جاتے ہیں۔ کچھ خواتین پہلے سے تیار شدہ زیورات خرید لیتی ہیں مگر یاد رکھیں کہ زیورات میں بھی وہی پتھر استعمال کرنے چاہیئے جو آپ کے موافق ہوں۔ مختلف زیورات میں پتھر بھی خاص تناسب اور اوزان کے لگوانے چاہیئے۔ خواتین جو زیورات عام طور پر استعمال کرنا پسند کرتی ہیں ان میں نیگلکس، جھیمکے، انگشتریاں، کڑے، چوڑیاں، بٹھلی، تاج، جھومر، اور بالیاں وغیرہ شامل ہوتی ہیں اور آج کل ان میں اصلی اور قیمتی پتھروں کے ساتھ ساتھ مصنوعی چکا چوند والے پتھر بھی کثرت کے ساتھ استعمال کئے جا رہے ہیں۔

کچھ حضرات کے نزدیک صرف اصل جواہرات ہی تحریکیز خصوصیات کے مالک ہوتے

ہیں اور قیمتی جواہرات پہننے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا مگر کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ خصوصیات دراصل رنگوں میں ہوتی ہیں لہذا آپ کوئی بھی پتھر پہنیں اس کا رنگ آپ کی طبع سے مطابقت اور موافقت ضرور رکھتا ہو۔

چوڑیاں:

چوڑیاں عام طور پر سونے کی بنوائی جاتی ہیں اکثر لوگ ان کی دکائی کے لئے ان میں جہنم پتھر جڑاتے ہیں۔ چوڑیاں آج کل ایک روایت اور رواج بن چکی ہیں اور ان کو خصوصاً عید کے تہواروں پر بڑے شوق سے پہنا جاتا ہے۔ لیکن یہ چوڑیاں عام طور پر جھلملاتے اور رنگین کالج کی ہوتی ہیں۔

چوڑیاں بھی پیار، چاہت اور سہاگ کی علامت ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ کڑے Bracelet وغیرہ بھی پہنے جاتے ہیں۔ ان میں بھی قیمتی پتھر جڑوانے کا عام رواج ہے۔

ٹیکہ:

جھومر، ٹیکہ ماتھے پر سجایا جاتا ہے اور زیورات میں اس کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور اسے عام تقریبات کے علاوہ شادی کے موقع پر خاص طور پر پہنا جاتا ہے۔ اسے جھومر بھی کہا جاتا ہے ماتھے پر بند یا یا تلک لگانا بھی اسی کی ایک علامت ہوتی ہے۔ جھومر میں فیروزہ، الماس، نیلم، یا قوت اور دیگر قیمتی پتھر استعمال کئے جاتے ہیں جو اسے نہایت دیدہ و زیب بنادیتے ہیں۔

بار:

نیگلکس یا بار زیورات میں ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہے اور خواتین اس کو نہایت شوق سے پہنتی ہیں۔ بار یا نیگلکس مختلف اور خوبصورت ڈیزائنوں میں مارکیٹ میں عام دستیاب ہوتے ہیں مگر بعض لوگ اپنی پسند کے ڈیزائن بنوانے اور اپنے پسندیدہ پتھر جڑوانے کیلئے نیگلکس خود تیار



کرواتے ہیں۔ ہار یا ٹیکس پیار اور چاہت کی علامت ہوتا ہے اور جس کا ہار نہ سب گلو کر لیا جاتا ہے اس سے وفا کی جاتی ہے۔ اسی لئے شادی کے موقع پر دلہن کو دو دلہیا والوں کی طرف سے ہار پہنانے کا رواج ہے جبکہ دلہن کے میکے والے بھی زیورات میں گلو بند، ہار یا ٹیکس لازمی طور پر پہنا کرائے جاتے ہیں۔

کانٹے، بالیاں:

جھکے، کانٹے، بالیاں اور ٹاپس کانوں کی زیبائش کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں عام طور پر یہ چیزیں خواتین کے زیورات میں شامل ہیں مگر بعض افریقی قبائل کے سردار بھی کانوں میں سیپ، کوڑیوں اور قیمتی پتھروں کے آویزے پہنتے رہے ہیں بلکہ اب بھی کئی نیم وحشی قبائل کے افراد اپنے کانوں میں بالیاں پہنتے ہیں۔ جبکہ جدید دنیا کے کئی نوجوان ان کو اپنے کانوں میں محض جدت اور فیشن کے لئے پہنتے ہیں۔

کئی درویش منٹش اور جوگی بھی اپنے کانوں میں بالے پہنتے ہیں اگرچہ یہ ایک نہایت قدیم رسم ہے مگر آج کل سے رومانی داستان ”ہیر رانجھا“ کے ہیر رانجھا کی تھکید میں پہنا جاتا ہے کیونکہ رانجھے نے ہیر کے عشق میں مبتلا ہونے اور ناکام ہونے کے بعد لٹلہ جوگیاں جا کر جوگ لے لیا تھا اور گرد و پالتھ سے کان چھدوانے کے بعد کانوں میں مندریں پہن لی تھیں اور ہیر کے دروازے پر ایک فقیر بن کر دروہجری صدا لگائی تھی۔

جوگی آیا دوارے تیرے دل وچ لے کے سدران

پیار تیرے نیں روپ وٹا پیا کن وچ پا کے مندران

بالیوں، جھمکوں اور ٹاپس وغیرہ میں بھی قیمتی پتھر چڑنے کا عام رواج ہے۔ ان پتھروں کے ساتھ نہ صرف زیورات کی دلکشی بڑھ جاتی ہے بلکہ ان پتھروں کے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

تاج:

تاج کا استعمال ابھی زیادہ عام نہیں ہوا۔ صاحب ثروت لوگ شادی کی موقع پر دلہن کو جڑا تاج پہناتے ہیں جو سونے کا ہوتا ہے اور اس میں خوبصورت نگینے نہایت نکست کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

کوکا:

کوکا بھلی اور لوگ ناک میں پہنا جاتا ہے اور اس مقصد کیلئے ناک میں چھید کروایا جاتا ہے۔ کوکے اور بھلی میں بھی قیمتی اور جھللاتے رنگوں والے دھڑیرب تک جڑے جاتے ہیں۔ اگر تک اچھا ہو تو خوب اشکارے مارتا ہے۔ زیورات میں بھلی یا کوکا ایک بنیادی چیز ہے۔

### پتھروں کے خاص اثرات

جو شخص جو پتھر پہنتا ہے۔ وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ اسے دولت ملے۔ ایسا اکثر سنا گیا ہے کہ فلاں نے فلاں پتھر پہنا۔ تو اس کے ہاتھ میں بہت پیسہ رہتا تھا۔ اور وہ تھوڑے عرصہ میں امیر ہو گیا۔ یا یوں شکایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ پتھر پہنا ہے۔ مجھے تو ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یعنی مالی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ غلط ہے کہ ہر پتھر مالی فائدہ دیتا ہے۔ ہر پتھر کی تاثیر الگ ہوتی ہے اور وہ اپنی ذاتی تاثیر کے علاوہ فائدہ نہیں کرتا۔ جن لوگوں کو امراض یا بد قسمتی سے چھوڑا حاصل کرنا ہو۔ تو وہ ایسے پتھر انتخاب کرتے ہیں۔ جو اسے فائدہ دیں۔ اس طرح جو لوگ مالی کمزوری رکھتے ہیں ان کو وہ پتھر استعمال کرنا چاہیے کہ مال ملے۔ اس لحاظ سے ہر پتھر کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر لینا چاہیے۔ میں نے بعض جگہ ایسے اشارے بھی کئے ہیں کہ کس ستارہ یا کس بروج والوں کو کون سے پتھر پہننے سے کیا برکات حاصل ہوں گی۔ مالی مفاد کے لئے مشتری اور زہرہ کے پتھر پہننے چاہئیں۔



پتھر انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اس کا رنگ آپ کے ستارہ کے رنگ کے مطابق ہو۔ کیونکہ ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عقیق میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں۔ تو مدار ستارہ والوں کو ایسا رنگ انتخاب کرنا چاہیے جو زرد رنگ کا ہو۔ سرخ والوں کے لئے سرخ رنگ کا اور شمس والوں کو سنہرا یا اورنج رنگ کا عقیق انتخاب کرنا چاہیے اس طرح عقیق کے فوائد ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف چلنے سے پتھر اپنا فائدہ نہ دیں گے۔

### پتھروں کے اثرات معلوم کرنے کا مجرب عمل:

اگر آپ اپنے پاس موجود پتھروں اور گینوں کو معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ایک دائرہ بنائیں جس کا قطر بیٹنی میٹر ہو اس دائرے کے اندر (اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ ذُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفٌ) کے اساتذہ تحریر کریں۔ اس دائرے کے باہر ۵۸ سنٹی میٹر قطر کا ایک دائرہ بنائیں۔ یہ دائرہ بالکل دی گئی شکل کے مطابق سفید کاغذ پر بنائیں۔

اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں اور اپنے گینوں یا پتھروں پر ایک مرتبہ سورۃ یاسین پڑھ کر دم کریں۔ اور ایک پتھر یا گنگ کو اس دائرے کے درمیان رکھ کر اپنی شہادت کی انگلی کو آہستہ آہستہ اس پتھر پر مس کریں اور بار بار (اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ ذُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفٌ) پڑھیں۔

تھوڑی دیر بعد پتھر متحرک ہو جائے گا اور کسی خانے میں جا کر رک جائے گا یہ جس خانے میں رکے گا اس میں لکھے ہوئے الفاظ پڑھیں۔ یہ پتھر انہی فوائد کا حامل ہوگا۔ جو اس خانہ میں لکھے ہوں گے۔ اگر پتھر حرکت کرتے ہوئے زیادہ خانوں سے گزرے تو وہ ان تمام خصوصیات کا حامل ہوگا جو ان خانوں میں تحریر ہوں گی۔ اس پتھر یا گنگ کا کم از کم وزن تین رتی کے برابر ہونا چاہیے۔

دائرۃ البروج کو اگر 12 مساوی حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ہر 30 درجے پر مشتمل

حصہ برج کہلاتا ہے۔ جبکہ قدیم ہی سے تمام تہذیبوں میں ان بروج کے نام شمس کی مساوی گزرگاہ (طریق الشمس) پر موجود تاروں کے جھرمٹ سے منسوب ہے۔ حقیقت آسمان پر شیر، ہزارہ، بچھو، مچھلی وغیرہ نہیں بنے بلکہ پہچان اور سہولت کی خاطر ہر برج میں تاروں کے جھرمٹ سے بننے والی نمائندہ (خیالی) شہیرے کو اس برج کا نام دے دیا گیا ہے۔

سادہ لفظوں میں اگر کہیں تو برج سے مراد نظر آنے والے آسمان کا مخصوص بارہواں حصہ ہے۔ اس حصہ پر نہ صرف چاند سورج بلکہ دیگر کواکب حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ تمام کواکب میں سورج کا مشاہدہ سب سے پہلے ہے نیز راج (مغربی) کیلنڈر کی بنیاد ہی سورج کی سالانہ گردش پر ہے لہذا سورج (کم و بیش) مقررہ تاریخوں کو ہر برج میں داخل ہوتا ہے اس لئے شمس برج کا تعین کرنا نہایت آسان ہے۔ اسی لئے سہولت کی خاطر عام بول چال اور اخباری زبان میں برج سے مراد شمس برج ہوتا ہے۔ بسا اوقات لفظ "اسار" کو "برج" کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے، تاہم یہ اصطلاح غلط العام ہے۔

شمس کی (بظاہر) یومیہ گردش ایک درجہ فی یوم ہے اس لئے سورج ایک برج میں اوسطاً 30 دن قیام کرتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص 14 اگست کو پیدا ہوا ہو تو وہ برج اسد کی پیدائش کہلاتا ہے۔ کیونکہ سورج ہر سال (اوسطاً) 23 جولائی سے 23 اگست تک برج اسد میں گردش کرتا ہے۔ تاہم علم نجوم کا مطالعہ شمس برج تک محدود نہیں، بلکہ طالع، معد، بیوت اور تمامی کواکب کی 12 بروج میں حرکات و حالات کے بعد ہی کوئی حکم لگایا جاتا ہے۔

### پتھروں کی برکات:

کسی پتھر کا خاص مقصد کیا ہے، وہ ذیل سے معلوم کریں۔ جن کا تعلق باندھنے یا لگنے میں لٹکانے یا بطور رنگ استعمال کرنے سے ہے۔

پتھر	خاص برکات	پتھر	خاص برکات
کھربا	مردوں اور عورتوں کی تکلیف کیلئے	زردقون	بیسائی صحت اور روزگار کیلئے
ایسے مس	شراب کی عادت چھوڑنا	لہسٹیا	نہ سے خواب سے تھکنے کیلئے
زبرجد	سفری لوگوں کو فائدہ پہنچانا	چوٹی	دشمنوں پر غلبہ کیلئے
خمرالدم	عادات سے تھکنے	مہرجان	جادو و شیطانی خیالات سے تھکنے
یاقوت	اندرونی امراض سے نجات	اکواسرائل	سفری کاموں میں کامیابی کیلئے
بکائیڈ نیلم	حصول دولت و پار سائی	سنگ شمشیر	امراض اور خون بہنے کیلئے
دوراکھ	اچھی صحت کیلئے	بھیکم	وجہاتی قوت کے لئے
المان	قنات و قوت حیات کیلئے	پریت	امراض گردہ کیلئے
زمرہ	عقلی صحت کا رہنما بنانا	میلے	بچوں کو نظر بد و جادو سے محفوظ رکھنا
نیلم	امراض چشم کیلئے	خمرالبار	بیشاب کے امراض کیلئے
میشی	مالی فائدہ و طلبہ و دشمنان	خمرالجب	دوسرے کے دفعہ کیلئے
خمران	حکومت میں عزت ہونا	خمرالخور	بچوں کے لئے دفع خوف
فیروزہ	تھکنے اور حصول علم و ہنر کیلئے	خمرالطیف	بد خوابی کیلئے
خمرالقر	دماغی قوت کو بڑھانے کیلئے	خمرالدار	سکیل ولادت
اوہیل	محبت و مشاوری کیلئے	رقوا	دوسرے بخار کیلئے
مروارید	مہر و محنت و پاکدامنی کے لئے		

### پتھر اور انگوٹھی:

انسان نے شعور کی دہائی میں قدم رکھا تو اس نے مختلف نقش اور طریقہ پتھر میں جن سے شروع کر دیں۔ اس نے زمرہ رنگ کے پتھروں سے ستر پوشی کرتے کرتے زمرہ کی کانیں دریافت کیں اور ان کانوں سے نکلنے والے جواہرات کو اپنے سر اور لباس کی زیبائش کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے یہ جواہرات اپنی کھانسیوں کی زیبائش کے لئے بھی استعمال کرنے شروع کر دیئے اور اس کے بعد اس نے ان جواہرات کو اپنے کانوں میں آویزاں کرنے کے لئے اپنے کان چھدوائے اور خواتین نے اپنے کانوں کے ساتھ ساتھ ناک بھی چھدوائی شروع کر دیں۔ یوں مختلف چیزیں انسان کے زیورات میں شامل ہونے لگیں کوہستانی باشندوں نے پتھروں کو زیب و زینت کیلئے استعمال کرنا شروع کیا تو مصرائی اور سامع سمندر کے نزدیک کے باشندے نے گھونگھے اور صدف اپنے زیورات کا جز بنائے۔ اسی دوران کبھی انگوٹھی بھی ایجاد ہوئی کب اور کہاں؟ اس ضمن میں تاریخ خاموش ہے مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی کا تعلق بھی پتھر کے اور سے ہے۔ کیونکہ کئی قدیم مقامات و کھنڈرات سے جہاں گم گشت تہذیبوں کے آثار کیلئے کھدائی کی گئی۔ وہاں سلی انگوٹھیاں برآمد ہوئی ہیں۔ لہذا کہا جاسکتا ہے کہ انگوٹھی بھی ہزار ہا سالوں سے انسان کے زیر استعمال رہی ہے۔

در اصل انگوٹھی شروع میں ایک علامت کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ ایک مخصوص انگوٹھی کسی شخص کی ذاتی پہچان بھی ہوتی اور اس کا کسی مخصوص قبیلے سے تعلق بھی ظاہر کرتی تھی۔ اور یہی انگوٹھی ایک صورت و نمائندگی بھی تھی آقا اپنے غلاموں کو اور شوہر اپنی بیوی کو ایک مخصوص انگوٹھی پہنا دیتا تھا۔ ہر ایک قسم کا نشان غلامی تصور کیا جاتا۔ بیوی اور غلام دونوں کا شمار ان ادوار میں مقبول جاسید اور اس کی شہادت میں کیا جاتا تھا۔ قدیم ادوار میں جنگ و جدال کے بعد لاشوں کو شناخت کرنے کے لئے انگوٹھی ہی سے مدد لی جاتی تھی۔ قدیم عہد کے غیر منظم اور ارتقائی معاشرے میں سماجی مراتب کی پکائی بھی انگوٹھی ہی سے ہوتی تھی۔ سردار کی انگوٹھی ایک عام آدمی سے مختلف ہوتی تھی اور ایک عام

آدمی کی انگوٹھی ایک غلام سے مختلف ہوتی تھی۔ انگوٹھوں پر کندہ کاری اور نقش مرتب کرنے کا فن بھی نہایت قدیم ہے اور قدیم انگوٹھوں پر جانوروں، علامات، اور درختوں وغیرہ کے نقش عام ملتے ہیں۔ سہنہ انبیاء کرام علیہ السلام ایک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب انبیاء کرام علیہ السلام سے انگوٹھیاں پہننے کا ذکر ملتا ہے۔ ہر پیغمبر نے نقش یا غلام جو ہر سے مزین انگوٹھی استعمال کی ہے۔ دراصل یہ انگوٹھیاں بطور مہر بھی استعمال کی جاتی تھیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب امراء و مسلمانین کو دعوت حق دینے کے لئے مخطوط ارسال فرماتے تو ان پر اپنی انگوٹھی کی مہر ثبت فرماتی۔ اس انگوٹھی پر ﴿محمد رسول اللہ﴾ کے الفاظ نقش تھے۔ یہ انگوٹھی چاندی سے تیار کی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے اور اس کا ٹکینہ ہمیشہ انگوٹھی کی جانب رکھتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں ﴿مبھجان من الجسم الحسن بکلمتہ﴾ کے الفاظ کندہ تھے اور یہی انگوٹھی تھی جس کے زیر اثر تمام مخلوق تھی۔

اسی طرح خلفائے راشدین نے بھی انگوٹھیاں پہنی ہیں۔ روایات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کے ٹکینے پر ﴿نعم القادر﴾ کے الفاظ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر ﴿کفی الصوت واعطاء﴾ کے الفاظ نقش تھے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو انگوٹھیاں پہننے کا بے حد شوق تھا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلام میں انگوٹھی پر کیا جانے والا جائز خرچ اخراجات میں شمار نہیں ہوتا۔

اگرچہ آج کل مختلف دھاتوں اور دھاتوں کی آمیزش سے انگوٹھیاں تیار کی جا رہی ہیں۔ اور ان پر اعداد و کندہ کئے جاتے ہیں مسلمان مردوں کیلئے صرف چاندی کی انگوٹھی ہی پہننا جائز ہے۔ جبکہ خواتین چاندی کے علاوہ سونے کی انگوٹھیاں بھی پہن سکتی ہیں۔ انگوٹھی میں مختلف پتھروں کے ٹکے جڑانا جائز ہے۔ آج کے جدید دور میں بھی انگوٹھی ایک روایت اور فیشن ہے۔ متعلقہ پر انگوٹھی پہنانا ایک اہم رسم ہے۔ اور شہر بھی اپنی اہلیہ کو انگوٹھی کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ درویش اور فقراء انگوٹھی اور پتھروں کا

بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے اثرات اور خواص سے کما حقہ آگاہ ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ انگوٹھی ہمیشہ چاندی کی استعمال کی جائے اور نقلی، عام دھاتوں اور نقلی ٹکینوں والی انگوٹھیاں سے بھناک بکایا جائے۔

انگوٹھی کے بارے میں معلومات:

انگوٹھی جو آج کل ایک روایت بن چکی ہے اور زیورات میں اس کا خاصا مقام بن چکا ہے۔ قدیم دور میں اس کا ایک علامت اور پہچان ہوتی تھی۔ پتھر کے دور کے انسان نے سب سے پہلے نعلی انگوٹھیاں تیار کیں اور ان کو اپنی انگلیوں میں پہنا۔ جب کبھی یہ انسان جنگلی درندوں کی دنگ کی کھینٹ چڑھ جاتا اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا تو اس کے ڈھانچے کی شناخت انگوٹھی کی مدد سے ہی کی جاتی تھی۔

اس کے بعد ایک دور وہ بھی آیا جب انگوٹھی کو مہر کے طور پر استعمال کیا جانے لگا مگر مہر بننے سے قبل بھی انگوٹھی کی اہم مدارج سے گزر چکی تھی اور انگوٹھی کی مخصوص ساخت اور مخصوص پتھر کی شخص کے مقام اور مرتبے کا تعین بھی کرتے تھے۔

اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ انگوٹھی ملکیت کو بھی ظاہر کرتی تھی اور آقا اپنے ملازمین کو اور شہر اپنی اہلیہ کو انگوٹھی پہنا کر اس کا مالک بن جاتا تھا۔

پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ انگوٹھی کے اندر ایک خفیہ خانہ بنا کر اس میں مہلک ترین زہر بھریا جاتا تھا اور مصلاتی سازشوں یا حصول اقتدار کیلئے یہ انگوٹھی اپنے حریفوں کو راستے سے ہٹانے کے لئے استعمال کی جاتی تھی کوئی غلام، کنیز، یا کوئی مار آستین اس مہلک انگوٹھی کو کسی مشروب میں ڈبو دیتا اور یہ زہر یلا مشروب نوش کرنے والا فی الفور ہی ملکب عدم ہو جاتا ہے۔

بعد ازاں انگوٹھی کے زہریلے ٹکینوں کو چاٹ کر بھی زندگی کا خاتمہ کیا جانے لگا۔ اور ایسا اس وقت کیا جاتا جب کوئی راہ مفر نہ رہتی۔ ہلاکو خان نے جب ملکہ بلدران کے سنگین قلعے کا



محاصرہ کر لیا تو وہ جان گئی کہ یہ بڑے بڑے پتھر اس کی عصمت کا تحفظ نہیں کر پائیں گے۔ لہذا اس نے ایک چھوٹے پتھر یعنی الماس کو چاٹ کر اپنی جوانی اور خوبصورت لڑکی سمیت خودکشی کر لی۔

یورپین جاسوس بھی کسی مشکل گھڑی کیلئے زہریلی انگوٹھیاں اپنے پاس رکھتے تھے۔ بعد میں وہ انگوٹھی کی بجائے زہریلے کپسول اپنے پاس رکھنے لگے۔

ایکسٹرا ایک دور میں انگوٹھیوں میں بھی تنوع آیا اور انگوٹھیوں میں گھڑیاں، ننھے منے مائیکروفون اور گئی دیگر آلات نصب کئے جانے لگے۔ تیزاب کی دھار مارنے والی اور لیزر شعاعوں والی انگوٹھیاں تک تیار کر لی گئیں۔ یوں انگوٹھیاں انسان کی انگلیوں کی زیبائش بننے کے علاوہ خطرناک ہتھیار بھی بن گئیں۔

مگر آج بھی انگوٹھی چاہت اور پیار کی علامت ہے۔ اور اپنے محبوب یا منگیتیر کیلئے ایک خوبصورت انگوٹھی سے بڑھ کر کوئی اہم تول تحفہ نہیں ہے۔ انگوٹھی ایسی یادگار ہے جس سے انسان کو اچھوتے جذبول کا لمس محسوس ہوتا ہے۔

## چند تاریخی پتھروں کا تعارف

دنیا بھر میں نوے لکھ بجگ ایسے ہیرے ہیں جو تاریخی اور واقعاتی اعتبار سے معروف ترین سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا تعارف آپ سے کرایا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا مشہور ترین ہیرا ہے اسے جو پندرہویں صدی میں گولکنڈہ کی کان سے نکلا اور مختلف تاریخی خلیفہ و فرماں سے گزرتا ہوا برطانیہ کے تاج شاهی کی زینت بن گیا۔ یہ دنیا کا خوبصورت اور انوکھا ہیرا ہے۔ اس کا وزن آٹھ سو قیراط ہے۔ اور اگر قدیم کتابوں کی رو سے دیکھا جائے تو اس کا شمار قدیم ترین ہیروں میں ہوتا ہے کیونکہ کتب میں اس کی داستان کم و بیش چار ہزار سال قدامت کی حامل ہے۔

ہندو مورخین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک صدی قبل مسیح یہ ہیرا چین کے راجہ کے پاس تھا جس سے یہ ریاست مالوہ میں منتقل ہوا۔ کافی عرصہ تک شاہان مالوہ اس ہیرے سے کھیلنے رہے اور اس کے بعد تاریخ کا یہ منظر دور مہملک سمجھا جانے والا ہیرا سلطان خلجی کے قبضے میں آ گیا۔ ظہیر الدین بابر اور ابراہیم لودھی کے درمیان پانی پت کے میدان جنگ میں فیصلہ کن لڑائی ہوئی تو جہاں ظہیر الدین بابر ہندوستان کے تاج و تخت کا مالک بن گیا وہیں کوہ نور بھی اس کے ہاتھ لگا اور بابر سے یہ ہیرا اہالیوں کے پاس آ گیا۔ ہمایوں کو کوہ نور ہیرے نے چین کا سانس نہ لینے دیا اور وہ شیر شاہ سوری سے پے در پے شکستیں کھانے کے بعد ایران میں پناہ گزین ہو گیا۔ اس نے شیر شاہ کی وفات کے بعد اقتدار دوبارہ حاصل کر لیا اور کوہ نور خاندان مغلیہ کے مختلف بادشاہوں سے منتقل ہوتا ہوا عالم شاہ کے پاس پہنچا۔

جب نادر شاہ درانی نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور عالم شاہ رگھیلانے اس کے سامنے کھٹنے فیک دیئے تو وہ جاتے ہوئے شاہ جہاں کا تیار کر لیا ہوا تخت طاؤس بھی لے گیا جس میں کوہ نور ہیرا بھی جڑا گیا تھا۔

تخت طاؤس میں کوہ نور کے علاوہ بھی بہت سے بیش قیمت ہیرے جواہرات اور پتھر جڑے گئے۔

جب نادر شاہ یہ عجیب و غریب تخت لے کر فتح یاب لونا تو اسے اس تخت پر زیادہ دیر چلوہ افروز ہونے کا موقع نہ ملا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ اور یہ ہیرا احمد شاہ ابدالی افغانستان میں لے گیا۔ احمد شاہ سے یہ ہیرا شاہ رخ کے پاس پہنچا تو اقتدار کی کشمکش میں وہ پہلے اپنی آنکھوں کے تنگینے اور پھر زندگی کے جوہر سے محروم ہو گیا اس کے قتل کے بعد یہ ہیرا شاہ شجاع کے پاس پہنچا تو وہ بھی تاج و تخت سے ہاتھ دھو بیٹھا اور ان سکھوں کے پاس جو کبھی اس کی بیعت و جلال سے تھر تھراتے تھے آ کر پناہ گزین ہو گیا، پہلے وہ راولپنڈی رہا۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس آ گیا۔

شاہ شجاع کشمیر کی ایک مہم میں مہاراجہ کی فوج کے ساتھ گیا تو اس کی گمشدگی کی افواہ

بکریں مٹی شاد شہنشاہ کی بیوی نے اپنے شوہر کی بھانجھت واپسی کے لئے "کوہ نور" رنجیت سنگھ کو دینے کا وعدہ کر لیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ شاد شہنشاہ بخیر و معافیت ہے اور گمشدگی کی بات محض غلوام جی۔ تاہم رنجیت سنگھ نے اس بیڑے کے لئے اصرار کیا حتیٰ کہ خواتین کی سٹاشی بھی لی گئی۔ بالآخر بیڑہ شاد شہنشاہ نے یہ بیڑہ رنجیت سنگھ کو پیش کر دیا جب اس نے اس بیڑے کی قیمت دریافت کی تو شاد شہنشاہ نے جواب دیا۔

"راجی"

"کیا مطلب؟" مہاراجہ رنجیت سنگھ نے حیرت سے کہا۔

"بیڑے باپ دادا نے لاٹھی کے زور پر یہ بیڑہ کسی سے چھینا تھا تم نے مجھے راجی کہا کہ یہ بیڑہ اے لالہ اور کوئی اور نہیں لاٹھی مار کر یہ بیڑہ لے جائے گا۔ لہذا اس بیڑے کی قیمت راجی ہی ہے۔" شاد شہنشاہ نے ایک تاریخی جواب دیا۔

کوہ نور کا مطلب "روحانی کا پہاڑ" ہے مگر یہ بیڑہ اپنے مالکان کو ہمیشہ تاریک دلدلوں میں دھکیلتا رہا۔ اور یوں اس نے تھوکن کوہ نور کا خطاب پایا۔

تاریخی شواہد کے مطابق اس کا اولین مالک "کار تار" میدان کارزار میں شکست کھا کر قتل ہو گیا۔ "مہاراجہ اوجین" اقتدار سے محروم ہو گیا۔ شاد رخ اندھا ہو کر اپنی دنیا اندھیر کر بیٹھا شاد شہنشاہ کی ساری شہادت زائل ہو گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ فوجی کے رنج و الم کا شکار ہو گیا۔ اس بیڑے نے کھڑک سنگھ کے ساتھ تاریخی کھڑاک کیا اور وہ مہلک زہر نوش کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ شیر سنگھ بیٹے پہ گولی کھا کر مر گیا۔

1849ء میں انگریزوں نے پنجاب میں مہم سنگھوں کا خاتمہ کیا تو قلعہ لاہور میں ڈاکٹر جان لاگن نے قیمتی اشیاء کی فہرست بنائی۔ قلعہ کی موتی مسجد کے گوش خانے میں رنجیت سنگھ کا سرخسہ سونے کا تختہ راجی کا ہودہ اور دیگر نوادرات تھے۔ یہاں سے کوہ نور بیڑہ ابھی ملا۔ ایست انڈیا کمپنی کے سرکردہ افراد نے فیصلہ کیا یہ بیڑہ ملکہ کو روپیہ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

لہذا حفاظت کے لئے ڈاکٹر جان لاگن نے بیڑہ اپنی نگاہت میں رکھنے کا اور اس کی سخت حفاظت کا انتظام کیا گیا۔ جب لارڈ ڈلہوزی لاہور پہنچا تو جان لاگن نے یہ بیڑہ ایک مخصوص قبیلے میں اس کے سپرد کیا اور یوں اسے راجی نبوی کے جہاز راجی ایم ایس منڈیا نے 6 اپریل 1850ء کو کشتی سے برطانیہ بھیج دیا گیا۔

برطانیہ میں اس ہودہ بیڑے کے حصول پر ایک جشن منعقد کیا گیا۔ اور بالینڈ سے اسے دوبارہ شاد کیا اور خصوصی طور پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے دلپ سنگھ کو لندن بلوایا گیا اور ایک خصوصی تقریب میں یہ تاریخی بیڑہ دلپ سنگھ نے راجی طور پر ملکہ وکنور پر پیش کیا۔

تاہم اگر تاریخی شواہد کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ بیڑہ تین برطانیہ کی ریاست بن گیا مگر برطانیہ نے نظر پر تیار تو ہوئے مگر اس کی کمر توڑ دی اور یوں یہ ہمارے ملک اس کے چنگل سے آزاد ہو گئے۔ نہ صرف دنیا کا نقشہ تبدیل ہو گیا بلکہ انگریزوں کی راجدھانی کا خواب بھی پھٹا چر ہو گیا۔ تاہم پھر یہ تاریخی کوہ نور بیڑہ برطانیہ کی ملک کی ملکیت ہے۔

بیڑوں کی دریافت:

1867ء کا ذکر ہے کہ دریائے اورنج کے کنارے ہوپ ٹاؤن میں ایک چھوٹا سا بچہ ایک عجیب قسم کے گول پتھر سے کھیل رہا تھا۔ جب یہ پتھر ایک ماہر پتھر شناس کو دکھایا گیا تو اس نے بتایا کہ یہ ساڑھے پانچس فیرو لاکھ پیش قیمت الماس بیڑہ ہے۔ اسے ایک نمائش میں رکھا گیا اور مزید بیڑوں کے حصول کے لئے دریائے اورنج اور دریائے وال کے رخ تبدیل کر دیئے گئے۔ اور وہاں سے 85 فیرو لاکھ کے بے شمار بیڑے دریافت ہوئے اور بیڑوں کی کئی کئی نمائش بھی دریافت ہوئیں جن میں کبیر لے کی کان خاص اہمیت کی حامل ہے۔

اب دنیا کے کئی حصوں میں بیڑوں اور دیگر پتھروں کی دریافت کا کام زور و شور سے جاری ہے اور بہت سے ممالک پتھروں کی تجارت سے کثیر زر مبادلہ حاصل کر رہے ہیں۔

### جواہرات کا وزن:

ناتراشیدہ ہیروں کو صاف کرنے کیلئے ان کی بالائی سطح پینتیس تا ساٹھ فیصد صاف کر دی جاتی ہے۔ اس کا وزن رتی یا قیراط یا گرام میں کیا جاتا ہے۔ ایک رتی ۸/۱ کے قیراط کے برابر ہوتی ہے۔ پیرس میں 1907ء میں دنیا بھر میں اوزان کیلئے اکائیاں بنائی گئیں اور ایک نظام پینکٹ متعارف کرایا گیا۔

### اصل اور نقل کی پہچان:

خواتین ہوں یا مرد سب ہی ہیروں کے شائق ہوتے ہیں اور اپنے پاس ہیرا رکھنا خوش بختی کی علامت سمجھتے ہیں۔ مگر اب جہاں اصل ہیرے موجود ہیں وہیں بے شمار نقلی نیلم، الماس، زمرہ، پیکراج، فیروزہ، زرقون اور عقیق بازاروں میں عام ملتے ہیں۔ ان نقلی جواہر کو بعض اوقات اصلی بنا کر معصوم اور سادہ لوگوں کو لٹایا جاتا ہے۔

یعنی عام شیشہ اور ہیرا بظاہر دیکھنے میں تو دونوں ہی اصل نظر آتے ہیں۔ مگر جب جو ہر شناس نگاہوں کے سامنے آتے ہیں تو ان میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اسی طرح اگر جواہر کو خوردبین سے دیکھیں تو جوڑ صاف نظر آ جاتے ہیں۔ خود ساختہ یا مصنوعی ہیروں کو گرم پانی، خالص شراب یا تیل میں ڈالا جائے تو وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

جو ہیرے سائنسی طریقوں سے گرم بھٹیوں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کی پہچان مشکل ہوتی ہے کیونکہ ان میں رنگ اور تراش خراش بالکل اصل ہیروں جیسی ہوتی ہے۔

کتاب ہذا میں ہر پتھر کی پہچان کے روایتی طریقے بتائے گئے ہیں امید ہے وہ قارئین کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔

### ہیرے کی مشہور کانیں:

یوں تو دنیا بھر میں مختلف مقامات پر ہیرے ملتے ہیں اور کوئلے کی کانوں سے بھی

ہیرے دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ اور زمین کے اندر بھی ہیروں کی تعمیر کا کام جاری رہتا ہے۔ تاہم دنیا بھر میں ہیروں کی پیداوار کیلئے جن کانوں کو زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

- ☆ ساؤتھ افریقہ
- ☆ ساؤتھ ویلز
- ☆ جنوبی روڈیشیا
- ☆ پرنگال
- ☆ یورینو
- ☆ اورینو
- ☆ انگوولا
- ☆ کانگو
- ☆ گھانا
- ☆ گنی (افریقہ)

### وزنی ہیرے:

Excelsior ایکسل سر جو دنیا کا تیسرا بڑا ہیرا مانا جاتا ہے۔ 1883ء میں اورنج کی ریاست کی کان سے نکلا۔ اس کا وزن ۱۹۹.۶ گرام تھا۔ 1903ء میں اس کے ایک سو اکیس ٹکڑے کر دیے گئے کیونکہ اتنے مہنگے ہیرے کا کوئی خریدار نہیں تھا۔ 1934ء میں بھی ہیری ہیرا کان سے بے کوئلہس جاگرنے ایک سات سو چھپن قیراط کا ہیرا نکالا جسے ڈائنمنڈ کارپوریشن نے ہیکٹر ہزار ڈالر میں خرید کر امریکہ میں مہنگے داموں فروخت کر دیا۔

### جوبلی ہیرا:

یہ ہیرا 1895ء میں اورنج کی خود مختار ریاست میں فائونٹین کی کان سے دریافت



ہوا۔ چونکہ اسی سال ملکہ انور کی ڈائنڈ جوہلی تھی لہذا اس ہیرے کا نام جوہلی رکھا گیا۔ اس کا وزن ۶۵۰.۸ گرام تھا۔ تراش خراش کرنے کے دوران اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اسی کان سے 1883ء میں ۶۰۰ قیراط کا ایک ہیرا بھی دریافت ہوا تھا۔ گوہند ہیرا اور دو منفرد ہیرے:

گوہند ہیرا ایک لمبوں کے سائز کا تھا راجہ فتح پور کی ملکیت تھی یہ ایک بیش قیمت ہیرا تھا۔ 1881ء میں اس میں نو ہزار چھ سو سات قیراط کا ایک ہیرا ملا شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے خزانے میں بھی دو سوای قیراط کا ایک ہیرا (1665ء تک موجود رہ کر منظر عام سے غائب ہو گیا۔ دریاے نور:

دریاے نور کا مطلب ہے ”روشنی کا دریا“ یہ ہیرا ظہیر الدین بابر کے پاس تھا یہ ایک منفرد ہیرا تھا۔ شاہ جہاں نے اس ہیرے کو بھی تخت طاؤس کی زینت بنایا تھا۔ یہ ہیرا گوہند کی کلورناتی کان سے سترہویں صدی میں دریافت ہوا تھا۔ اور اسے ترچنا پٹی میں سری راکم کے ہونے پر ہمایوں کے عیسے میں ایک آنکھ کی جگہ بڑا گیا تھا۔ اسے ایک فرنیچ سپاہی نے افغانوں کی صدی میں خرید لیا اور بحری جہاز کے ایک انگریز کپتان کے ہاتھ دو ہزار ڈالر میں بیچا بعد میں یہ ہیرا منظر عام سے غائب ہو گیا۔

اصل:

افغانستان کے علاقہ بدخشاں میں ایک عظیم پہاڑ شکان تھا۔ ایک مرتبہ یہ کوہ شکان زلزلے سے ٹوٹ پھوٹ گیا تو اس میں سے مرفی کے انڈوں جتنے منفرد اعلیٰ نکلے۔ مقامی مستورات نے انہیں رنگ کے گول گولے سمجھ کر اٹھا لیا اور کپڑے رنگنے کیلئے ان اعلیٰ کو خوب گھسایا۔ مگر رنگ نہ لگا۔ انہوں نے ان کو بے کار سمجھ کر پھینک دیا۔ مگر جب جوہریوں کی جوہر شناس لگا ہوں نے یہ خواہرورت اعلیٰ دیکھے تو وہ انہیں اٹھا کر لے گئے اور تراش خراش کے بعد ان

دیکھنے لگیوں کو مجھے داموں فروخت کر دیا۔ لیکن اور بدخشاں کے اعلیٰ نہایت اونچے کچھے ہاتے ہیں۔ بودھ کی آنکھ:

یہ خواہرورت اور دلفریب ہیرا سیلون کے ایک مندر میں تھا اور اس کو بودھ کی آنکھ کہا جاتا تھا۔ ایک فرنیچ سپاہی نے یہ ہیرا ایک چھاری کو شتم کر کے مندر سے چوری کر لیا۔ پھر یہ ہیرا سلطان نور الدین (ترکی) کے پاس آیا مگر وہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کی خواہرورت کا دکھار ہو کر اپنی بیٹی بیوی کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ جو اس ہیرے کی جھلملاہٹ پر مست ہو گئی تھی یوں یہ ہیرا منوں سمجھا جانے لگا۔ ترکی سے یہ ہیرا تبت کی برف خاں دادوں میں آیا مگر چوری ہو گیا 1938ء میں اسے ایک تاجر نے جوہریوں کا کاروبار کرتا تھا خرید لیا۔

الماس الیاس نظام:

یہ تازا شید ہیرا تھا جو حیدر آباد کن کے شاہی خزانے میں تھا۔ جو نابا کسی گھڑ سوار کو کسی پگڈنڈی سے ملا تھا۔ ریاست کے وزراء لالہ چند لال اور نظام حیدر آباد کی جوہر شناس لگا ہوں نے جان لیا کہ یہ کلورناتی کان کا تار ہیرا ہے۔ اس کا وزن تین سو پانچ لیس قیراط تھا۔ جبکہ ڈائنڈ:

یہ دلفریب ہیرا نظام حیدر آباد کن کے شاہی خزانے میں موجود تھا۔ یہ ہیرا جوہری قوتی کے نام سے بھی معروف تھا میر عثمان علی خان نے باہر سے خریدا تھا۔ اس کا وزن ۷۵.۱۸۴ قیراط تھا۔ محافظ ہیرا:

ہیرے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگر یہ اس آ جائے تو انسان کے دن پھر جاتے ہیں انکی شخصیت میں نکھار آ جاتا ہے۔ خواہ تین اسے دکھی کیلئے پہنچتی ہیں۔ لیکن کی ملکہ ازاد ایک خواہرورت ہیرا زیب گور کھتی تھی۔ جس کی منعکس ہونے والی رنگین شعاعیں نظروں کو چکا چوند کر

دینی تھیں۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ لوگوں کے ہجوم میں ایک فخریہ دست شخص نے ملکہ پر حملہ کیا۔ اس کے سینے پر فخر کا بھر پور وار کیا۔ مگر یہ وار اس ہیرے نے روک لیا اور ملکہ بال بال بچ گئی۔ اس ہیرے کو محافظ ہیرے کا نام دیا گیا۔  
منفرد یا قوت:

یہ بہت دلچسپ بات ہے کہ پہلے پہل یا قوت چاول کے کھیتوں میں پائے گئے تھے۔ چوبیس اپنے بلوں سے یہ پتھر نکال کر باہر رکھ دیتے تھے۔ 1877ء میں اس نے اپنے تاج میں قیراط کا ایک یا قوت جڑ وار رکھا جو حجم میں کبوتر کے انڈے جتنا تھا۔ اسی طرح ایران کے پرانے شاہی خاندانوں نے شہنشاہ کیلے یا قوت اور زمرد کے مہرے رکھے ہوتے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس چودہ تولے کا منفرد اور دلفریب یا قوت تھا۔ اس پر اورنگزیب عالمگیر اور شاہ ابدالی کے نام کندہ تھے۔

تیمور یہ یا قوت:

اس کا شمار اعلیٰ یا قوتوں میں ہوتا ہے۔ تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ یا قوت نور کا دیوینہ ساتھی ہے۔ اور دونوں ایک طویل عرصہ تک ساتھ ساتھ رہے۔  
شب افروز:

اسے گوہر شب افروز بھی کہا جاتا ہے یہ نہایت منور یا قوت تھا جو رات کی تاریکی میں شہ فرزاں بن جاتا تھا۔ یہ یا قوت شاہ نوشیروان کے شاہی خزانے میں تھا۔ ملکہ برطانیہ کے تاج میں بھی ایک بڑا یا قوت لگایا گیا جو 1357ء میں شاہی خزانے میں آیا تھا۔  
کلی نان:

15 جنوری 1905ء کو دریائے فرانسواں پر پیمیر سے ایک پونڈ وزن کا ایک ہیرا افست ہوا۔ یہ چار انچ لمبا اڑھائی انچ چوڑا اور دو انچ موٹا تھا۔ اس کا نام پریمیر کمپنی کے

یہ فیضیت کلی نان Cullinan کے نام پر رکھا گیا۔ دنیا کے اس بڑے ہیرے کو حکومت فرانسواں نے انتہائی قیمت دے کر خریدا اور بادشاہ ایڈورڈ کو 1907ء کو بطور تحفہ پیش کیا۔ اس کے نو بڑے اور چھٹانوے چھوٹے ٹکڑے کیے گئے اور انہیں تاج شاہی میں جڑا گیا جو آج بھی لندن میں موجود ہیں۔

شاہ الماس:

یہ ایک نو کیلے کوئے والا ہیرا تھا جو کوکلنڈہ کی کان سے دریافت ہوا۔ اس پر نقوش کندہ ہیں جن سے ”تھام شاہ“ اور 1591ء شاہ جہان کے الفاظ اور 1824ء کے امیرانی شاہ فتح علی کا نام ظاہر ہوتا ہے۔ یہ افحاشی قیراط کا تھا۔ اب یہ ہیرا روس میں ہے۔ جبکہ روس کی ملکہ کیتھرائن کو 1773ء میں ارون نام کا ایک اور خوبصورت ہیرا جو ہندی تراش خراش کا حامل تھا۔ جو تھنے کے طور پر دیا گیا تھا۔

ریجنٹ ہیرا:

یہ ہیرا جو ہٹ یار ریجنٹ کے نام سے مشہور ہے مدراس کے گورنر مسٹر ہٹ نے حیدر آباد وکن سے جس ہزار پاؤنڈ میں خریدا تھا۔ یہ ہیرا کوکلنڈہ سے دو سو کلو میٹر دور کتھنا کی کان سے نکالا گیا تھا۔ گورنر ہٹ نے ڈیوک آف آریلینز کو یہ ہیرا ایک لاکھ چونتیس ہزار پاؤنڈ میں فروخت کیا۔ یہ چار سو دس قیراط کا وزنی ہیرا تراش خراش کے بعد ایک سو پینتیس قیراط کا رہ گیا۔ جبکہ اس کی تراش خراش پر دو برس کا عرصہ اور پانچ ہزار پاؤنڈ کی رقم صرف ہوئی تھی۔ پھر یہ ہیرا فرانس پہنچا اور 1792ء کے انقلاب میں چوری ہوا۔ مگر اسے پھر لوٹا دیا گیا اور اس کے بعد یہ ہیرا پیرس میں رکھ دیا گیا۔

تاج ماہ:

میر جملہ نے یہ ہیرا شاہ جہان کو پیش کیا تھا۔ یہ ہیرا مغلیہ خاندان سے نادر شاہ وراٹی

کے پاس پہنچا اور پھر شاہ ایران کے پاس آ گیا۔ اس کا وزن ایک سو چھیالیس قیراط تھا اور پاک  
خوبصورت ہیرا تھا۔

سیکنڈ شار آف افریقہ:

1907ء میں ٹرانس وال میں یہ ہیرا شاہ ایڈورڈ ہفتم کو تحفہ پیش کیا گیا تھا۔  
جسے بعد میں وکٹوریہ کے تاج شاهی کی زینت بنادیا گیا۔

برازیل ڈائمنڈ شار آف ساؤتھ:

مہاراجہ بڑودا نے چالیس ہزار ادریں میں یہ ہیرا خریدا۔ اس کا وزن ۲۶۱.۸۸ قیراط  
اور یہ برازیل کی کان سے 1853ء میں دریافت ہوا تھا۔ مہاراجہ بڑودا نے ڈرمنڈ نامی ایک  
ہیرا بھی خریدا جو ایک آویزے کی شکل کا تھا اور یہ بھی برازیل سے ملا تھا۔

الماس شاہ عباس:

1832ء میں شاہ عباس مرزا نے خراسان کے محاصرے کے دوران یہ نادر  
نایاب ہیرا ایک اجنبی سے حاصل کیا۔ یہ ۱۳۰ قیراط وزنی ہیرا تھا۔

الماس ناسک:

ناسک ایک مقام کا نام ہے جو بمبئی سے ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔  
مربٹوں نے اپنے عروج کے دور میں اس ہیرے کو جوار کے مندر سے نکالا تھا۔ 1818ء میں یہ  
ہیرا ایسٹ انڈیا کمپنی کے پاس آیا جہاں سے ایک جوہری کے پاس پہنچا۔ اس کی دوبارہ تلاش  
خراسان کی گئی اور اسے مارکوکس آف ویسٹ منسٹر نے خریدا۔ اس کا وزن تقریباً نوے قیراط تھا۔

الماس اکبر شاہ جہاںگیر شاہ:

اس ہیرے پر شاہ جہان نے دونوں جانب نقش کھدوائے تھے۔ ان کے ساتھ 1028

کندہ تھا۔ یہ سترہویں صدی میں غائب ہو گیا۔ اور صرف عہد شاہجہانی تک مغلوں کے پاس رہا۔

الماس نیپولین:

یہ ہیرا شاہ فرانس نیپولین بونا پارٹ نے آٹھ ہزار پاؤنڈ میں خریدا اور اپنی شادی کے  
مواقع پر اسے اپنی ششیر آب دار کے قبضے میں جڑوایا۔ نیپولین بونا پارٹ نے اپنے آخری ایام  
جزیرہ ہیلنا کی زہریلی فضا میں گزارے اور وہیں انتقال کیا۔

الماس امید:

امید یعنی ہوپ (HOPE) نام کا یہ دلکش اور منفرد ہیرا چار ہزار سو چوبیس قیراط  
وزنی اور میٹھی رنگ کا تھا۔ یہ گھورا (گولکنڈہ) کی کان سے دریافت ہوا۔ اسے ایک سیاح مسٹر  
نورنر نے 1642ء میں خریدا اور 1668ء میں مسٹر لوکس کے پاس فروخت کر دیا۔ فرانس میں  
جب انقلاب آیا تو 1792ء سے 1840ء تک کے درمیانی عرصے میں یہ ہیرا غائب ہو گیا۔  
اس کا شمار محض پتھروں میں ہوتا ہے۔ 1868ء میں یہ ہیرا امریکہ میں تھا 1909ء میں اسے  
ایک فرنج جوہری نے خریدا۔ اس کا نام اگرچہ امید یعنی آس تھا۔ مگر بد قسمتی سے یہ ہیرا یاس اور  
بد نصیبی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

الماس مصر:

اس ہیرے کو پاشا آف ایجیپٹ Pasha of Egypt کہا جاتا ہے۔ یہ چالیس  
قیراط وزن کا ہے۔ اسے مصر کے وائسرائے ابراہیم نے اٹھائیس ہزار میں خریدا تھا۔ اس کا شمار  
عمدہ ہیروں میں کیا جاتا ہے۔

سب سے بڑا نیلم:

روایات کے مطابق جنت کی بنیادیں نیلم پر قائم ہیں جن کا رنگ آسمانی ہے اور یہ بھی  
روایت ملتی ہے کہ جب کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے توراۃ کے احکام عشرہ لے کر واپس



آئے تو یہ سنگِ نیلم پر کسندہ تھے۔ نیلم کو جواہرات میں ایک خاص امتیازی فوقیت حاصل ہے۔ یونانی پالو دیوتا کو نیلم ہی کی تذریعش کرتے تھے۔ دنیا کا سب سے بڑا نیلم ۵۳۳ قیراط کا ہے۔ نیو یارک کے ایک عجائب گھر میں محفوظ ہے لیکن برما سے برآمد ہونے والا ۹۵۶ قیراط کا نیلم اس سے نوے زائد گھینے بنائے جاسکتے ہیں۔ نیلم کی دنیا کا سب سے بڑا پتھر مانا جاتا ہے۔ برطانیہ میں ملکہ وکٹوریہ کے تاج میں بھی ایک نیلم لگا ہوتا تھا جسے سینٹ ایڈورڈ کی انگلی سے گیارہویں صدی میں نکالا گیا تھا۔ ملکہ انز جتھ دوم کی ملکیت ایک انگلی میں بھی ایک خاصا بڑا نیلم بڑا گیا تو جس کے ارد گرد ہیرے اور یاقوت لگائے گئے تھے۔

پارس:

پارس ایک مشہور افسانوی پتھر ہے جس کے متعلق بے شمار داستانیں زبان زد عام ہیں۔ اس پتھر کے متعلق مشہور ہے کہ اگر یہ لوہے سے مس کرے تو اس کے لُس سے وہ سونے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

پارس ایسے آدمی کو بھی کہا جاتا ہے جو اپنی ذات میں کنڈن بن چکا ہو۔ اور جس میں دوسروں کو مستفید کرنے کی بے شمار صلاحیتیں ہوں۔ اور اسے بے عمل عالم کو بھی پارس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ کیونکہ پارس لوہے کو تو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔

شمالی علاقہ جات میں بکریاں پالنے والے لوگوں کا پختہ عقیدہ ہے کہ پارس پتھر کو ہالہ کے سلسلوں میں موجود ہے۔ اس خیال کے پیشِ نظر وہ اپنی بکریوں کے پیروں کے ساتھ لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے باندھ دیتے ہیں۔ کیونکہ بکریاں دن بھر مختلف مقامات پہ گھومتی رہتی ہیں۔ ان کے بقول گئی مرتبہ یہ لوہے کے ٹکڑے پارس سے چھو کر سونا بن چکے ہیں۔

ایک روایت ہے کہ پہاڑوں کے اندر ایک سو سال پتھر ہوتا ہے۔ جس کے منہ میں پارس پتھر موجود ہوتا ہے۔ جب لوگوں سے اپنے بچے نکالتا ہے تو ان کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ تب بہ

انکسوس پہاڑ میں جا کر اس پتھر کے غار میں داخل ہو کر اپنی آواز نکالتا ہے۔ یہ آواز سن کر کچھوا پنا منہ کھول دیتا ہے اور ان کو فوراً پارس لے کر اپنے آشیانے کی جانب چھو پر واز ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس پارس پتھر کو اپنے بچوں کی آنکھوں سے مس کرتا ہے تو بچے فوراً آنکھیں کھول دیتے ہیں۔ اور ان کو یہ پارس پتھر دوبارہ چا کر اسی صد سالہ مقرب کے منہ میں رکھ دیتا ہے۔ چونکہ یہ ساری کاروائی رات کے سیاہ پارس میں سرانجام پاتی ہے اس لئے کوئی بھی پارس پتھر کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ یہ ایک سیاسی مائل، بے وضع اور عام سا پتھر ہوتا ہے۔ حقیقت میں ابھی تک یہ کسی کے پاس موجود نہیں ہے۔

مروارید کی پازیب:

نواب ملکہ جہاں جو محمد علی شاہ خانی شاہ اودھ کی بیوی تھی اس کے پاس ایک پائل تھی جس میں پیسے موتی اور خوبصورت صراحی جیسے مروارید لگے ہوئے تھے۔ یہ پازیب لکھنؤ کے ماہر جہریوں نے تیار کی تھی۔ یہ ایک نہایت نایاب پائل تھی جو جراب کی طرح لپٹ بھی جاتی تھی اور پازیب بھی بن سکتی تھی۔ بعد ازاں یہ پائل چوری ہو گئی تھی۔

مروارید الٹریٹھ ٹیلر:

ادکارہ الٹریٹھ ٹیلر کے پاس ایک خوبصورت لاکٹ میں ساڑھے چار سو سال پرانا مروارید بڑا ہوا تھا۔ جو مروارید الٹریٹھ ٹیلر کہلاتا ہے۔ لعل برما اور نیند ساؤتھ ویلز میں بھی پائے جاتے ہیں۔

نادر شاہ فیروزہ:

نادر شاہ درانی نے اپنے بازو بند میں ایک نہایت نایاب اور نئیس فیروزہ جڑا ہوا تھا جس پر آفرینی آیات سہرے حروف میں کندہ کی گئی تھیں۔ ایران ہی کے عجائب گھر میں فیروزہ سے حریف شاہی حقے بھی رکھے گئے ہیں۔ فیروزہ نیشاپور، کرمان، خیپال، امریکہ، تبت اور



ہاں یہ جادوؤں کے اثرات کو زائل کرتا ہے اس لئے اسے محرمین کہا جاتا ہے۔

**طبی افعال:**

ہاں یہ پتھر سوزاک جیسے مرض میں فائدہ بخش ہے۔

ہاں جسم کے کسی حصے میں چوٹ لگ جائے تو جبرائیلہود کا سفوف بقدر نصف گرام کھانے سے چوٹ کا فائدہ ہوتا ہے۔

ہاں اس پتھر کے استعمال سے گردے اور مثانے میں پتھری نہیں ہوتی یہ گردے اور مثانے میں موجود پتھری کو توڑتا اور خارج کرتا ہے اور مزید پتھری پیدا ہونا ختم کر دیتا ہے۔

ہاں یہ پتھر پٹکوں کے بال گرنے سے روکتا ہے۔

ہاں جبرائیلہود میں شوگر کے مرض کیلئے شفا بخشی کی بڑی طاقت ہے یہ ذیابیطس کے مریض کیلئے

اکسیر ہے

**کلی اسٹون:**

جبرائیلہود کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے۔ مشتری برج قوس اور برج حوت کا حکمران

سیارہ ہے چنانچہ یہ قوسی اور حوتی افراد کا موافق پتھر ہے۔ یہ نومبر اور فروری میں پیدا ہونے والے

قوس اور حوت افراد کو اس آتا ہے اور ان کا کلی اسٹون ہے جن کے نام کے ابتدائی حروف

ف، ن، ی، و، د، ا، ی سے شروع ہوتے ہیں یہ ان افراد کا برتھ اسٹون ہے۔

**مقامات دستیابی:**

جبرائیلہود زیادہ تر گوریا، مصر، شام، سری لنکا، ایران، بیروت، ہندوستان اور عراق

میں پایا جاتا ہے۔

**سنگ جمہقاق:**

یہ مختلف زبانوں میں Flint، جبرائیلہود، سنگ آتش اور جھیکہ کہلاتا ہے۔ قدیم ترین

پتھر ہے۔ یہ سورج، سورج، فانی اور کالے رنگ میں دستیاب ہوتا ہے۔ شروع شروع میں اسی پتھر کو کڑکڑاگ حاصل کی جاتی تھی۔ یہ پتھکا اور سرخ رنگ پتھر ہے۔ یہ طبی مقاصد کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

**سنگ مرمر:**

یہ پتھکا پتھر ہوتا ہے 43 قبل مسیح میں اولمپیا میں مشتری دیوتا کا ہمسر اسی پتھر سے تیار کیا گیا

قارخانہ کہہ کا فرش بھی سنگ مرمر کا ہے۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات

میں سنگ مرمر استعمال کیا گیا ہے۔ آج کل اس سے کئی مزارات مساجد اور قبور بنائی گئی ہیں جو

ان قیہ کا شایہ کار ہیں۔ پاکستان کے کئی مقامات پر دیدہ زیب رنگوں میں یہ پتھر دستیاب ہیں۔

**کسوٹی کے ریتون:**

حضرت شرف الدین بوطی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار (پانی پت) میں جو ستون ہیں وہ

کسوٹی سے تیار کئے گئے ہیں۔ (جس طرح تصوف کی پرکھ کیلئے مثنوی بوطی قلندر کسوٹی ہے اسی

طرح ان کے مزار کے ستونوں سے بہت سے سنار سونا پر کئے کیلئے آتے ہیں۔ یہ ستون بالکل

سوارنگ کے ہیں اور نہایت دلچسپ ہیں۔

**جڑع یمانی:**

یہ مثل حقیق سلیمانی ہوتا ہے اس میں مختلف رنگ کے جال یا لکیریں دکھائی دیتی ہیں

بعض میں ملیت کی طرح متوازی پرت بھی رہتی ہے اکثر گھینوں میں دھاریاں نمایاں نظر آتی ہیں۔

**رنگ:**

بہرہ اشراقی سارہ سفید

**نوامس:**

ہاں یہ پتھر ذوق مبادت پہنچتا ہے۔



ناروغ برائی شیاہیں کے کر و فریب کو دفع کرتا ہے۔

ناروغھو نے بچوں کے گھوں میں بطور لاکٹ ڈالنا مال جاری کرتا ہے۔

ناروغھو تھو دا استفادہ کرنا ہوتا ہے اس کا خواب اس کے پینے والے کیلئے گھسانا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اس تھوے کو داہنے ہاتھ میں ہانک کر نماز پڑھنا سونے کے برابر ہے۔

مقامات دستیابی:

ناروغ برائی بھن و بھین میں اچھا دستیاب ہے لیکن قدیم چینی باشندے اس کو ناگوار

کرتے تھے یہ لوگ اسے انگوٹھی یا لاکٹ استعمال نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے پاس لکڑی

اچھا خیال نہیں کیا جاتا تھا۔

جو اہرات کا تاج:

ایران کے شہنشاہ کا تاج دو گھوڑوں پر تھا۔ اس میں 338 ہیرے اور 368 موتی لگے

ہوئے تھے۔ اس میں چھ عدد سے نفیم اور پانچ خوبصورت زمرہ بھی تھے۔ یہ تاج "پہلوی" کا

نام سے مشہور تھا۔

تحت طاؤس:

1648ء میں شہنشاہ شاہ جہاں نے دس کروڑ روپے کی لاگت سے ایک مندر بنوائی

کرایا تھا۔ اس میں سونے کا استعمال کثرت سے کیا گیا تھا اور بہت زیادہ ہیرے جو اہرات اور

موتی جڑے گئے تھے۔ تحت طاؤس کی لمبائی سواتین گز اور چوڑائی اڑھائی گز تھی جبکہ پختہ

گزا اونچا تھا۔ اس کے بارہ ستون تھے جن پر ایک خوبصورت مچھت تھی۔ درمیان میں شاہ

جہاں اہرات سے حرمین درخت تھا۔ اس درخت کی چٹاں اور پھول جو اہرات سے بنائے گئے

تھے۔ بادشاہ کی اہست گاہ پر ایک نہایت قیمتی اعلیٰ لگا ہوا تھا۔ یہ درخت مور کی شکل کا تھا۔ اس

طراف مورانی چوٹی میں تسبیح لگے ہوتے تھے اور قص کرنے کے انداز میں کھڑے تھے۔

چیتی گلوب:

دنیا کے سب سے قیمتی گلوب جس کا نام "کر و ارض" ہے۔ جس کو ناصر اللہ بن شاہ

ایران نے تیار کرایا تھا۔ یہ ایران کے میوزیم میں موجود ہے اس میں ایک اون ہزار تین سو پچاس سو

خوبصورت جواہرات لگائے گئے ہیں۔

خونی پتھر:

تھوہر سے حرمین ایک پتھر سیکیو میوزیم میں ہے جو ایک قدیم قبیلے ازبکوں کی ملکیت

تھا اس پتھر پر بے شمار بے گناہ انسانوں کا خون قربانی اور مذہبی رسومات کے نام پر بہا دیا گیا تھا۔

کروپ ڈائلڈ:

یہ درجہ اولیٰ تھوہر کی ملکیت ہے اس کا شمار چیتی اور درجہ اولیٰ میں کیا جاتا ہے۔

گر یہ چشم:

یہ طاق میں ایک ایسا ہنسر ہے جس کی آنکھوں کی جگہ ایسے عجیب و غریب پتھر ہیں۔

جو ہوا سے نمی جذب کر لیتے ہیں۔ اور ان پتھروں سے جب پانی کے قطرے گھٹتے ہیں تو یہاں

معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہنسر در رو رہا ہے۔

ناروغ ٹاپاب تسبیح:

مغل بادشاہ شاہ جہاں کے پاس ایک نہایت نادر تسبیح تھی۔ اس میں پانچ خوبصورت

اعلیٰ اور تیس نہایت قیمتی موتی تھے۔ یہ ایک اصول تسبیح تھی۔

## چند پتھروں کا مختصر تعارف

یہ پتھر تھینوں کے طور پر اور طبی مقاصد کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

دہن فرنگی:

یہ کرائی، مصری اور تیلیا تین اقسام ہیں عام طور پر اس کا رنگ تیلیا ہوتا ہے۔  
Kidney Stone بھی کہلاتا ہے۔ یہ ایک مہلک پتھر ہوتا ہے۔ انگوٹھی میں اس کا گنبد لگایا جاتا ہے۔ بے ذائقہ سرد، گرم اور خشک مزہ ہوتا ہے۔

سنگ دھیری:

قدیم دور میں جام، پیش قبض اور تلواریوں کے دستے بنانے کیلئے یہ سیاہ پتھر استعمال کیا جاتا تھا۔

حجر الاحمر:

یہ الماس سے تعلق رکھتا ہے۔ مہر جان کی رنگت رکھتا ہے اس کو کھانا مہلک ثابت ہوتا ہے۔

سنگ مرمر:

خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے رنگ میں سرخ و سبز رنگ کا امتزاج اسے موتانہ بنا دیتا ہے۔ عربی میں اسے حجر الطریطیہ کہا جاتا ہے۔ کئی امراض میں کام آتا ہے خشک سرد مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ اسے حجر الانیش بھی کہا جاتا ہے۔ غماریات، مساجد اور قبور کے کتبوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

تاماڑا:

یہ پلک، کریسنٹ، گیرے، نیو بھی کہا جاتا ہے۔ ارنوانی، کھنٹی، سیاہی مائل سرخ اور

زردی مائل سرخ رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے چمک دمک کی وجہ سے زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سودہ بن کھنٹی:

نیلے رنگ کا سنہری داغوں والا پتھر ہوتا ہے۔ اسے سورن ماکشی، مر قشیشانی، سنگ روشنائی اور حجر النور بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پتھر دھات کی آمیزش سے تیار ہوتا ہے۔ اس کا سرمہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اس کا سنوف بالوں کو سرخ اور گھنگر یا لالہ بنا دیتا ہے۔  
حجر الفریق:

درمیانے وزن کا افریقی پتھر ہے۔ ناسور کیلئے مفید ہوتا ہے۔

حجر البھاری:

گردہ کی پتھری کیلئے مفید ہے۔ اس پتھر کے اندر دانے ہوتے ہیں۔ جو پلانے سے

کھٹکتے ہیں۔

حجر البقر:

یہ گائے کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ ناسور اور یرقان کیلئے مفید ہوتا ہے۔ اس کا کشتہ خارش، بواسیر، امراض چشم اور دیگر کئی بیماریوں کیلئے مفید ہوتا ہے۔ یہ سنگ گاؤ اور گنوچن بھی کہلاتا ہے۔

حجر البار:

سفید اور کول پتھر ہوتا ہے طبی نقطہ نظر سے نہایت قیمتی ہوتا ہے۔

حجر البرام:

سیاہ رنگ کا خراسانی پتھر ہے۔ جریان خون اور دانت کیلئے مفید ہے۔

روچک:

زرد، سبز، سرخ اور گندمی رنگ کے یہ جواہر وادی کشمیر سے ملتے ہیں۔

اوت پل:

کنول کی طرح نیلے رنگ کا خوبصورت جوہر ہوتا ہے۔

گندہ شیشہ:

سفید و حار یوں والا سرخ لگین ہوتا ہے۔ اور سفید رنگ میں بھی پایا جاتا ہے۔

سیس:

اسے سنگ موش Rat Stone بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

نیلا رنگ:

یہ سرخی مائل نیلا جوہر ہوتا ہے اسے وائلٹ روپی یعنی ارغوانی یا قوت بھی کہا جاتا ہے۔

حجر الاشفاء:

یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے نم اشیاء کو خشک کرتا ہے۔

حجر البرقی:

یہ کوڑی کی شکل کا پتھر ہے۔ سوزش معدہ اور ناف کیلئے نافع ہے۔ اس کو پیش کر سونف

بنائیں۔ اور اس میں پانی جذب کر کے ناف پر لگائیں۔ آرام آ جائے گا۔

حجر الاشائف:

یہ سرخ، زرد اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ شوہر کے استعمال کرتے ہیں۔

حجر ابو ہری:

زرد رنگ کا پتھر ہے۔ ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

حجر الحبہ:

یہ ساپ کے سرے کا ہے۔ بڑی مائل ہوتا ہے نشان کیلئے مفید ہوتا ہے۔

حجر النور:

یہ شہری اور روہیلی پتھر سونا کبھی بھی کہلاتا ہے۔

حجر الیہود:

سنگ یہودان کہلاتا ہے گرم خشک ہوتا ہے یہ حجر الفالفاطیش، استورن بھی کہلاتا

ہے۔ یہ پتھر زراعت ہوتا ہے۔

حجر النحوت:

یہ سنگ مائی بھی کہلاتا ہے ایک پتھر چٹا پھلی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ پیکا گرم خشک

پتھر ہوتا ہے۔ گردوں کی پتھری میں اکسیر ہے۔

حجر الخطاطیف:

ایک پرندے ابا تیل کے پیٹ سے ملتا ہے۔ یہ قان وغیرہ کیلئے مفید ہوتا ہے۔ ایک

روایت کے مطابق ابا تیل کے گھونسلے میں سرخ اور سفید دو پتھر ملتے ہیں۔ جو حجر الصنوبر کہلاتے

ہیں۔ یہ پتھر مرگی والے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

حجر النار:

اسے لوہے پر مارا جائے تو آگ نکلتی ہے۔ سفید، سرخ، سیاہ اور بھورے رنگ میں پایا

جاتا ہے۔ خراب ذہنوں کو جلد بھردیتا ہے۔



جگر الارمنی:

ایک نرم پتھر جو لاجوردی اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے۔  
بہت مفید ہوتا ہے۔

لاٹزی:

یہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے اور یا قوت کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے۔

لیلی:

یہ نیلم کے شجر سے قطع رکھے والا سرفی مائل زرد پتھر ہوتا ہے۔

ترشاوا:

سرخ زرد رنگ کا ایک نہایت نرم پتھر ہوتا ہے۔

سنبلا:

یہ سنہری رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور پتھر کی قسم سے مشابہت رکھتا ہے اسے زیورات  
میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سیلون اور برانزیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

نرما:

اسے نرم بھی کہتے ہیں۔ یہ زرد و سرخ کے امتزاج سے بنتا ہے۔ اور یا قوت میں شمار ہوتا

ہے۔

سیندور یا:

گلابی رنگ کا ہوتا خوبصورت پتھر ہوتا ہے اس پر سفید و حاریاں پائی جاتی ہیں۔

جامینا:

سرخ مائل سیاہ رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہے۔

سنگ گوری:

سفید و حاریاں والا پتھر ہوتا ہے جس سے مختلف انواع ظروف بنائے جاتے ہیں۔

گادوات:

یہ پتھر زردی مائل اور گائے کے دانوں جیسا ہوتا ہے۔

چنگ بھادوا:

یہ چھوٹے موٹے جیسے بنائے کے کام آتا ہے۔ سفید بطور ہوتا ہے۔

سگرات:

زردی ایک قسم ہے اسے نقیس برتن بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگلی:

سیاہ و سرخ رنگ کا مرکب یا قوت ہوتا ہے۔

ایرانی:

یہ ناکہ رنگ کا ایک پتھر ہے جو سنگ سلیمانی کی ایک قسم ہے یہ یمن اور یمن میں عام

پایا جاتا ہے۔ یہ سیاہ اور سفید رنگ میں بھی ملتا ہے۔ اسے زراعی ایرانی بھی کہا جاتا ہے۔

جبرائیل:

نیلا رنگ کا پتھر جو پیشی طر لیتوں سے لہلہ و دواتیاں کیا جاتا ہے۔

برونج:

اسے توڑا بھی کہا جاتا ہے اس کا رنگ ہلکے زردی رنگ سے ملتا ہے اس کے علاوہ ہبز،

سندری لٹا، آسمانی اور سفید بھی ہوتا ہے۔ زیورات میں بڑوایا جاتا ہے۔ کیونکہ چمکیلا ہوتا ہے۔

یہ پتھر اکامرن کی ایک قسم ہے۔

مرگوج:

یہ بزرگ کا زمرہ ہوتا مگر اس میں زیادہ پنک نہیں ہوتی۔

پانی زہر:

خاک اور سفید رنگ میں دستیاب ہوتا ہے۔ تا سو رکیلے فائدہ بخش ہے۔

سنگ قدرت:

زرد رنگ کی دھاریوں والا سیاہ پتھر ہوتا ہے۔

سنگ دار چینی:

اس سے تسبیح کے دانے بنائے جاتے ہیں۔ دار چینی جیسا رنگ رکھتا ہے۔

پاتھری:

یہ نیالے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

چی:

یہ سفید دھاریوں والا اور سنہری نقاط والا سیاہ پتھر ہوتا ہے۔

سنگ طاغیطوس:

کالے رنگ کا خشک پتھر ہوتا ہے۔ مختلف بیماریوں میں کام آتا ہے۔

تیلیا:

یہ سیاہ رنگ کا چکنا پتھر ہوتا ہے۔

سنگ مارمہرہ:

یہ فاذھر اور حجر اخیہ کہلاتا ہے۔ سانپ کے سر اور زبرد کی کان سے لگتا ہے۔ اسے

اور سانپ کاٹنے کے مقام پر لگا دیا جائے تو زہر چوس لیتا ہے۔

آبری:

یہ سیاہی مائل سنہری رنگ کا گھینہ ہے۔

سنری:

یہ سیاہی رنگ کا پتھر ہے۔

حجر الہندی:

یہ متعلق کھبائی کہلاتا ہے۔ یہ انسان کے مزاج میں فساد پیدا کر کے اسے تلخ مزاج بنا

دیتا ہے۔

جاس:

یہ سنہری مائل بزرگ کا ایک پتھر ہوتا ہے۔

رنگ بانسی:

یہ ہلکے بزرگ کا ایک پتھر ہوتا ہے۔

پومیک اسٹون:

یہ غالباً دنیا کا واحد پتھر ہے جو پانی میں تیر سکتا ہے۔ یہ ہلکا ہوتا ہے اور لاوے سے بنتا

ہے۔ اسے چھری یا چاقو سے کاٹا جاسکتا ہے۔

لودھیا:

یہ سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے اس کے گھینے انگوٹھیوں میں عام جڑے جاتے ہیں۔

رنگ شکبوت:

یہ سیاہ رنگ کا پتھر ہوتا ہے جس کی بالائی سطح پر کڑی کا جالا ہوتا ہے۔

گویا:

یہ سنگ گوری جیسا گہر زخم چتر ہوتا ہے۔

کسوٹی:

سیاہ رنگ کا چتر جو بتا دیتا ہے کہ سونا اصلی ہے یا نقلی۔ انگلیش میں Touch Stone  
فارسی میں سنگ آزمائش اور عربی میں حجر اسک کہلاتا ہے۔

سنگھیا:

یہ کوڑی نما ایک چتر ہوتا ہے۔

سنگ جراثیم:

ہلکا بھری مائل نیلا چتر جو زخموں کیلئے مرہم بنانے اور کھلوانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ منہ کے چھالوں کیلئے بھی مفید ہوتا ہے۔ یہ سفید رنگ بھی رکھتا ہے۔ زخم چتر ہوتا ہے۔ نیلگوں رنگ کا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اسے سنگ زخم اور حجر اعرابی بھی کہتے ہیں۔

سنگ لاس:

سنگ مرمر سے تعلق رکھنے والا ایک چتر ہے۔

سنگ سیار:

یہ خاکی دھاریوں والا سبز چتر ہوتا ہے۔

داغلا:

کوڑی نما ندی مائل سفید رنگ کا ایک چتر ہے۔

پن گہن:

سبز و سیاہ رنگ کا چتر اسے کھلوانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

رنگ:

سرخ رنگ کا چتر جو رتھا بھی کہلاتا ہے۔

گوہڑی:

یہ چتر مختلف رنگوں میں دستیاب ہے۔

مرہم:

یہ سفید رنگ کا خوبصورت چتر ہے۔ جو گلابی رنگ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا شمار زخم چتر میں ہوتا ہے۔ یہ سمندری سواحل پر دستیاب ہوتا ہے۔ انگوٹھی میں نگینے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

انجرا:

گلابی رنگ کا نمایاں دانوں والا چتر ہے۔

دھڑی:

خروف سازی میں استعمال ہونے والا کستھی رنگ کا چتر ہے۔

سنگ ملیا:

یہ چتر خروف سازی میں استعمال ہوتا ہے۔ سیاہی گلابی رنگت کا ہوتا ہے۔

سنگ ہالن:

یہ پلندہ ارجم کا چتر ہوتا ہے جس کا رنگ زردی مائل گلابی ہوتا ہے۔

سنگ جڑ:

سیاہی مائل سبز رنگ کا چتر ہوتا ہے۔



سنگ کھارا:

ہاؤں دستہ میں اسے بطور دستہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بھری مائل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

سنگ کا نسلا:

یہ بھری مائل سفید رنگ کا پتھر ہے۔

سنگ عقیق کلہار:

یہ آبی پتھر ہے جس کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ اس کی مالائیں اور تہیں ہلکی جاتی ہیں۔

سنگ سرمہ:

یہ پتھر سیاہ سفید اور چمکیلا ہوتا ہے۔ آنکھوں کے امراض کیلئے اس کا سرمہ نافع ہوتا ہے۔ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ یہ سرد خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ اصفہان کا پتھر بہترین سمجھا جاتا ہے۔

سنگ جونی:

یہ نیلے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ اس کا برادہ سیاہ یا سفید ہوتا ہے۔ سفید برادے والا پتھر عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

سنگ فرعون:

یہ کھوکھلا پتھر ہوتا ہے اسے اصابع الفرعون بھی کہتے ہیں یہ طبی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سو جن کو زائل کرتا ہے اور زخموں کیلئے مفید ہے گرم خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

بیجارہ:

یہ پتھر کان سے تو سرخ لگتا ہے مگر ہوا سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ تنکے اس کی کشش سے

اس کے ساتھ چٹ جاتے ہیں۔ یہ پریشان خیالی اور ڈراؤنے خوابوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی چمک چاندی بصارت کیلئے مفید ہوتی ہے۔

بایست:

سفید خوش رنگ اور چمکیلا پتھر ہوتا ہے۔ کوئی اسے دیکھے تو بے اختیار ہنسنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ پتھر بہت پر کشش ہوتا ہے۔

سنگ بل پیم:

یہ بے ذائقہ اور سرد خشک مزاج رکھتا ہے۔ یہ خواتین کے لئے بہت مفید ہے اور انہیں بیلان الرحم (لیکوریا) کے مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا سفوف چہرے پر نکھار پیدا کرتا ہے۔ اس کے سفوف سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔

مہمبر:

یہ ایک مہلک پتھر ہوتا ہے جس سے ہر وقت زہریلی گیس خارج ہوتی رہتی ہے اسے شخص جو کھنے سے خون خشک و ٹھمدہ ہو جاتا ہے۔ اور نسان ختم ہو جاتا ہے۔

سنگ جالب النوام:

لال رنگ کا چمکدار پتھر ہوتا ہے جس سے دھواں سا اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ رات کو اس کی بے حد روشنی اور جگمگاہٹ ہوتی ہے یہ رات کو ستاروں اور چاند کی طرح نظر آتا ہے۔ روایت ہے کہ یہ پتھر اگر کسی محو خواب شخص کے سر ہانے رکھ دیا جائے تو وہ اس وقت تک سویا رہتا ہے جب تک یہ پتھر اس کے سر ہانے موجود رہے۔

سنگ عقاب:

یہ باز کے گھونسلے میں پایا جاتا ہے۔ اس میں سے کھٹکناہٹ کی آواز آتی ہے یہ اعلیٰ

کے شج کے مشابہ ہوتا ہے۔

حجر اسود:

یہ مقدس پتھر خانہ کعبہ میں نصب ہے۔ سیاہ رنگ کا ہے اور نہایت محترم اور جبرک کہ جاتا ہے اسے جنت سے آیا ہوا پتھر بھی کیا جاتا ہے۔

سنگ اصغر:

یہ محبت و خلوص کیلئے ایک بہترین پتھر سمجھا جاتا ہے۔

سنگ ماہانی:

اسے سنگینے کے طور پر انگوٹھی میں جزوایا جاتا ہے۔

سنگ قے:

یہ ایک ایسا پتھر ہے جس سے ہر وقت گیس نکلتی ہے۔ اس کے لمس سے انسان کو شہو شروع ہو جاتی ہے۔

سنگ کرک:

سفید رنگ کا پتھر ہوتا ہے جسے چیس کر آنکھوں کیلئے سرمہ بنایا جاتا ہے پاکستان میں عام ملتا ہے۔

سنگ مستق:

یہ سوراخ دار پتھر ہے۔ اس میں زرد اور سفید مساموں کی مانند سوراخ ہوتے ہیں جنہی

طور پر مفید ہوتا ہے۔

سنگ شیا طین:

یا قوت کی طرح کا ایک پتھر ہوتا ہے مگر آبدار نہیں ہوتا ہے۔ پانی میں ڈالیں تو یہ پتھر زرد

ہو جاتا ہے۔

سنگ و حاج:

یہ جنگلی پرندوں مثلاً تیتر وغیرہ کے پوٹ میں ہوتا ہے۔ مرگی والے مریض کے گلے میں ڈالنے سے بیماری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ برقان کیلئے نہایت اکسیر ہے۔ اسے انگوٹھی میں بھی لگوایا جاتا ہے۔

سنگ روپ کبھی:

یہ پتھر روپا کبھی، تار کبھی بھی کہلاتا ہے اور چاندی کی کان سے نکلتا ہے۔ یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ بے ذائقہ گرم خشک مزاج ہوتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کیلئے مفید ہے۔ اسے بچے کے گلے میں ڈالا جائے تو وہ ڈرتا نہیں ہے۔

سنگ رخام:

یہ پتھر Birth Control کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس کا سفوف گھول کر پینے سے عورتوں کا حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر اسے بازو پر باندھا جائے یا ناف پر رکھا جائے تو بھی حمل نہیں ہو سکتا۔ اسی کا سفوف زخموں کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگ سلبیس:

یہ باریک سوراخوں والا پتھر ہوتا ہے۔ اور بطور گھیندا استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگ رو پاڑہ:

یہ ایک نرم سرمئی، خاکستری پتھر ہوتا ہے جس پر مصنوعی رنگ چڑھایا جاسکتا ہے۔ یہ کچا

لوہہ بھی کہلاتا ہے۔

سنگ مقصود:

قدحار میں پائے جانے والے اس نیم چمکدار پتھر کی تسبیح تیار کی جاتی ہے۔

سنگ مراد:

یہ سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے جو دکن میں پایا جاتا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت اس سے اچھلتا ہے۔ یہ عام طور پر درویشوں یا ساحروں کے پاس پایا جاتا ہے۔

سنگ پیدائش:

یہ پتھر گدھ کے گھونسلے میں ہوتا ہے۔ اگر اسکو حاملہ کی ران سے باندھا جائے تو حمل میں آسانی ہو جاتی ہے۔

سنگ غمیری:

یہ غمیری خوشبودار پتھر ہوتا ہے۔ قدیم ادوار میں اس کے برتن بنائے جاتے ہیں۔ پستی رنگ والا خوبصورت ترین سمجھا جاتا ہے۔

سنگ بصری:

یہ مختلف خطرناک بیماریوں میں کام آتا ہے۔ اسے سنگ پریم، حجر الملح، کوہر، توئیائی کرمانی بھی کہا جاتا ہے اور روح تو تیا بھی کہلاتا ہے۔ ایران اور بصرہ میں عام ملتا ہے۔

سنگ رچی:

یہ سنگ آسیا کہلاتا ہے۔ یقینی طور پر مفید ہے۔

سنگ راسخ:

یہ خمس پتھر ہوتا ہے جو ہر بار توڑنے سے خمس شکل میں ہی رہتا ہے اسے انگوٹھی میں جڑوایا جاتا ہے اور بابرکت سمجھا جاتا ہے۔ روم کے کوہستانی علاقوں میں عام ملتا ہے۔

سنگ طارو التوم:

یہ سفید رنگ کا سیاہی مائل چمکیلا پتھر ہوتا ہے۔ اس کی انگوٹھی نیند اور اونگھ سے محفوظ رکھتی ہے۔

سنگ سرلیون:

یہ پتھر سرخ، سبز، سیاہ اور زرد رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے چاندی اور سونے کی کانوں سے ملتا ہے۔

سنگ ستارہ:

یہ شکر میں سورنا کھسی، سورنا گلی، کرسیو پر، ہرن شئی سین کہلاتا ہے۔

سنگ سلیمانی:

سنگ سلیمانی، شکر میں پائنگ اور انگش میں AGATE اور شوہام کہلاتا ہے۔

سنگ سیاہ:

سیاہ، بھورا اور زردی مائل رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ اسے عربی میں حجر الحسبش کہا جاتا ہے۔

سنگ موسیٰ:

یہ کالے رنگ کا پتھر ہے جو روشنی جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سنگ فاط:

یہ پتھر سفید، زرد اور سبزی مائل رنگوں میں ملتا ہے۔

سنگ فرطاسیا:

یہ شعلہ کی مانند نظر آتا ہے اس سے ناگوارہ بھی نکلتی ہے جو مہلک ہوتی ہے۔



سنگ فرسوس:

یہ کالے رنگ کا پتھر ہوتا ہے جو کی قسمی فوائد کا حامل ہے اور پارسہ کو قائم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔

سنگ کرمانی:

یہ پتھر شہ کے عارض موجود ہوتا ہے ذیاب ہے اور طبی طور پر بہت مفید ہوتا ہے۔

سنگ لاقطہ النظر:

یہ ایک نرم پتھر ہوتا ہے جس کا رنگ سفید اور غامی ہوتا ہے۔ یہ خون کے قندروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور مہلک پتھر ہوتا ہے۔

سنگ یشب:

سنگ شہم، حجر العظیم، جیسپر اور امیری سوسا کہلاتا ہے انگریزی، سرد خشک حرائج کا حامل ہے۔ طبی طور پر اس کے بہت سے فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔

## دلچسپ معلومات

نورتن:

دعوتِ اول کے جواہرات نورتن کہلاتے ہیں جبکہ دہم کے جواہرات کو اوپ تان کہا جاتا ہے۔ دہم سوم میں دو پیش قیمت پتھر ہیں جن سے ٹیکس شیا اور برائن وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ پلڑے اور ہاتھ باندھ اور ماکن ہڈیاں بنانے انگریزی کتب کی مدد سے ایک کتاب تین جواہر پتروں کا اسٹاٹیکو پیڈ لکھی تھی۔

جواہرات:

جواہرات طبع الکیع ہے جواہری اور جواہر کا واحد جوہر ہے۔ اس سے مراد نہ مین ہائے جانے والے پتھیلے پتروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

چنتا قشی:

ہندوؤں کے پران میں لکھا ہے کہ جب راجہ اندر سکھ نے شیو مہاراج کی پوجا کی تو اسے چنتا قشی نام کا جواہر ملا جو لوہے اور تانبے سے کس کر کے اسے سونا بنانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ یعنی اس میں پارس بھی خصوصیات تھیں۔

چنتا سری:

پورانوں کے مطابق یہ کرشنی پتھر کشن جی نے ایک بھاری گدہ کو وہاں کیا تھا جب ایک راجہ نے اس سے یہ پتھر چھیننا چاہا تو اس پتھر کی طاقتور شعاعوں سے کسٹ پانی سموار ہو کر راجہ سے اسے اوارے شکست سے دوچار کر دیا۔

حضرت نور علی علیہ السلام کی نشانی میں رات کو جواہرات کی چمک سے چرخوں جیسی روشنی ہوتی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حرم میں جواہرات کی روشنی ہوتی تھی۔

ہندو راجاؤں کے پاس قدیم دور میں بیش قیمت جواہرات ہوتے تھے۔ چھوٹے جواہرات تو تاجروں کے ہاتھ بیچ دیئے جاتے مگر بڑے جواہرات کو محفوظ کر لیا جاتا تھا۔ ان زمانے میں عیسائی پادری اپنے لباس جواہرات سے سجاتے تھے۔ ایران میں جواہرات کے نام مصری زبان سے ماخوذ ہیں۔ تاہم اہل مصر کان کنی کے فن سے زیادہ آگاہی نہیں رکھتے تھے اور ان کی جواہرات کے بارے میں معلومات سطحی تھی۔ اہل زبان بیش قیمت گینے اپنی انگلیوں میں جڑواتے تھے۔ اونا ماکریٹس (onamacritus) نے ۵۰۰ ق۔ م میں لکھا۔

جو کوئی اپنے ہاتھ میں چمکدار بلور لے کر معبد میں جا کر دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہو گی اور اگر خشک لکڑی پر رکھ کر سورج کے سامنے کرے گا تو پہلے دھواں اٹھے گا اور پھر شعلہ بجڑے گا۔ یہ مقدس شعلہ اس بات کی علامت ہوتا تھا کہ قربانی دیوتا تک پہنچ گئی۔ ارسطو جواہرات بارے میں بنیادی علم رکھتا تھا۔ سکندر اعظم کے دور میں جواہرات کا استعمال بہت بڑھ چکا تھا۔ Pliny نے اپنے عہد کے جواہرات کے بارے میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس دوران بادشاہوں، شہزادوں اور شہزادیوں نے نہایت بیش قیمت جواہرات استعمال کرنا شروع کر دیئے تھے۔ عبادت گاہوں اور مذہبی تصاویر کو قیمتی پتھروں اور گینوں سے سجایا جاتا تھا۔ چاندی کے پیالوں کو رنگا رنگ جواہرات سے مزین کیا جاتا تھا۔ Catigola کے جہاز میں جگہ جگہ بیش قیمت پتھر جڑے گئے تھے۔ شاہ قسطنطین کے تاج میں بیش قیمت جواہرتے اور اس کی سواری کی گھٹی بھی قیمتی پتھروں سے سجائی گئی تھی۔ چین میں جواہرات پہننے کا رواج شانی افراد نے ڈالا تھا۔

اہل ہند کا نظریہ:

اس حوالے سے اہل ہند کا نظریہ نہایت ہی دلچسپ ہے جس کے مطابق ”بالاسور“ نامی راکھش نے جب دیوتاؤں کو اپنی حرکات سے تنگ کر کے رکھ دیا تو انہوں نے اس سے

قربانی مانگی۔ راکھش مان گیا اور اس کی قربانی کے بعد اس کا خون راون گنگا میں گر کر موتی بن گیا۔ دانت سمندر میں گرنے سے مروارید بن گئے۔ شیش ناگ نے اس کے پیٹ کی ٹنگریوں کو مرجان بنا کر نکسیر دیا۔ اس کا پتہ سمندر کے قریب گر کر زمرہ بن گیا۔ آنکھیں سراندپ میں گر کر نیلم بن گئیں۔ اس کی کھال کوہ ہمالیہ میں جاگری اور پیکراج میں بدل گئی۔ بہت سے جواہرات اسی راکھش سے بنے۔

اہل فارس کا نظریہ:

اہل فارس کہتے ہیں کہ زمین کے کنکر آگ، پانی اور ہوا کے تعامل سے جواہرات میں بدل جاتے ہیں۔ خشکی اور نمی سے سفید جواہرات بنتے ہیں۔ خشکی اور نمی کم ہو تو جواہر سیاہ ہو جاتے ہیں۔ حرارت اور خشکی زیادہ ہونے سے جواہرات سرخ رنگ اختیار کر لیتے ہیں جبکہ اس کی کمی سے لاجوردی رنگ ہوتا ہے، زیادہ نمی اور رطوبت سے سیاہ رنگ اور خشکی اور نمی کی کمی سے لاجوردی رنگ ہوتا ہے۔ نمی اور حرارت برابر ہو تو جواہرات سرخی مائل سفید ہوتے ہیں۔ حرارت کی زیادتی جواہرات کو سیاہ اور سخت بناتی ہے۔ نمی کی زیادتی جواہرات کو نرم اور سفید بناتی ہے۔

اہل یورپ کا نظریہ:

اہل یورپ مقتول کی بجائے معقول پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ جواہرات میں بھی وہی عناصر شامل ہیں جن سے دیگر اشیاء بنی ہیں۔ عناصر میں جذب باہم کی قوت اور کشش ہوتی ہے۔ مختلف کیمیائی عوامل سے جواہرات بنتے ہیں۔ آکسیجن، کاربن اور فاسفورس ان میں بھی شامل ہوتی ہے۔ کوہستان نمک میں کھینچا ہوا نمک کان میں ایک حصے میں شفاف نمک کی قلمیں شیش محل کا منظر پیش کرتی ہیں اور روشنی میں ہر طرف رنگ و نور کی بارش کرتی دکھائی دیتی ہیں جبکہ عام نمک اتنا شفاف نہیں ہوتا۔ جواہرت بھی پرانے کو ہستانی سلسلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور جہاں گریفامیٹ، کوارٹز، اور گیس وغیرہ زیادہ ہو وہاں جواہرات کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔

بھارت، پاکستان، برازیل، سری لنکا، برما، سیلون اور چین کے ممالک میں انہیں جواہرات پائے جاتے ہیں۔ جواہرات یا تو اپنے مقام پیدائش پر ہی ملتے ہیں یا پھر دریائے گانگہ یا سیلابی ریلے انھیں دوسرے علاقوں میں لے جاتے ہیں۔ مغل بادشاہ ہمایوں نے سندھ، گجرات اور دوسرے ہندوستانی علاقوں سے 84 قسم کے جواہر حاصل کیے تھے جن میں سے بیشتر تاج میں کی زینت بنے۔

پیدائش جواہرات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

امریکہ:

- ☆ الماس
- ☆ زرقون
- ☆ ٹائیگر
- ☆ مروارید
- ☆ مرجان

بھارت:

- ☆ الماس
- ☆ نیلم
- ☆ یاقوت
- ☆ مروارید

برما:

- ☆ یاقوت
- ☆ نیلم

☆ بھراج

☆ نیپال:

- ☆ سندھویر
- ☆ سبھ موئی
- ☆ سبھ دھیری

☆ پاکستان اور چین:

- ☆ الماس
- ☆ یاقوت
- ☆ زمرد
- ☆ مروارید
- ☆ مرجان
- ☆ نیلم
- ☆ بھراج
- ☆ سبھ شیم
- ☆ سبھ سیماق
- ☆ سبھ مرمر
- ☆ لبھنیا

☆ تھائی لینڈ اور مصر:

- ☆ الماس
- ☆ لعل



- ☆ یا قوت
- ☆ یا قوت اثر رف
- ☆ یا قوت اصغر
- ☆ یا قوت ابيض
- ☆ یا قوت خامری (گلابی) زبرد
- ☆ زمره
- ☆ زمره (یا جور)
- ☆ مروارید
- معدنیات کی حالتیں:
- معدنیات کی چار حالتیں ہوتی ہیں۔

- ☆ خارجی
- ☆ نظری
- ☆ برقی
- ☆ کیمیائی
- اس کے علاوہ ان کی چھ بنیادی خصوصیات بھی ہیں۔

- ☆ بلایت
- ☆ صلابت
- ☆ چمک
- ☆ روشنی
- ☆ رنگ
- ☆ وزن

گیس یا مائع جب ٹھوس شکل میں آتے ہیں تو مختلف طرز کی قلمیں بنا لیتے ہیں مثل قلم وا  
یا قاعدہ بھی ہوتا ہے اور بے قاعدہ بھی، یعنی اس میں عمدہ قلمیں بھی بنتی ہیں اور بے قاعدہ اور  
کمر درمی بھی، مثل قلم وا کے دوران زاویے اور کنارے بھی بنتے ہیں اور قلم کا قاعدہ چمور بنتا ہے۔  
قلمیں مختلف اشکال میں ڈھلتی ہیں۔ مکعب اور ہشت پہلو شکلیں بنتی ہیں، مربع، مثلث، مستطیل،  
مربع، چمک اور ڈورنقہ اشکال بھی بنتی ہیں۔

جواہرات کی تراش:

جواہرات کی تراش جیومیٹری کی اشکال مثلث، مربع، مستطیل، معین، چمک، مسدس  
ہفت اور ہشت پہلو میں کی جاتی ہے اکثر ان اشکال کو باہم ملا لیا جاتا ہے یا ڈبل کر لیا جاتا ہے۔  
جواہرات کی تراش شکاف کی سمت میں کی جاتی ہے جو ان میں قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور  
جاہر کے پھل بھی اسی سمت ہوتے ہیں۔

ہشت پہلو:

اس کے چھ مربع ہوتے ہیں پھل نوے درجے پر مل جاتا ہے اس میں آٹھ زاویے  
بنے ہیں۔

صلابت:

صلابت سے مراد جواہرات کی وہ خاصیت ہے جس کی وجہ سے انہیں چھیدا جاسکتا  
ہے۔ الماس کی صلابت سب سے زیادہ یعنی دس درجے کی ہے۔ کورنڈم نو اور کھراج آٹھ  
درجے کی صلابت رکھتا ہے۔ الماس کو اگر ہتھوڑے سے ضرب لگائی جائے تو یہ ٹوٹ کر بکھر جاتا  
ہے لیکن اسے کسی بھی سخت چیز سے کھرچا یا رگڑا جائے تو اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔  
صلابت کا درجہ قائم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جواہر کی صلابت معلوم کرنا مقصود ہو  
اسے کسی اعلیٰ جوہر یعنی الماس، کورنڈم یا کھراج سے رگڑیں جو اس سے رگڑا جاسکے گا اس کی

صلابت اس جوہر کی نسبت کم اور جو نہیں رہتا اچانک اس کی صلابت اس جوہر سے زیادہ ہوگی۔  
چمک:

جواہرات کا حسن چمک دمک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جواہرات کی چمک کو مختلف شرائط میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- ☆ دھاتی چمک
- ☆ الماسی چمک
- ☆ بلوریں چمک
- ☆ روغنی چمک
- ☆ گوہری چمک
- ☆ ریشمی چمک

اس کے علاوہ روشنی بھی جواہرات کی چمک دمک پر اثر انداز ہوتی ہے جس سے جواہرات نہایت شوخ جھلمل کرتے نظر آتے ہیں۔ اس سے روشنی کی کرنیں منعکس ہو کر جگہ جگہ پھیل کر پڑتی ہیں۔ بعض جواہر شفاف، بعض براق، بعض نیم شفاف اور بعض تاریک نظر آتے ہیں۔

فاہورس کی وجہ سے بھی جواہرات میں چمک پیدا ہوتی ہے جو تاریکی میں بھی نظر آتی ہے۔ بعض اوقات گرمی پہنچانے یا گرہنے سے بھی چمک پیدا کی جاسکتی ہے جو کچھ دیر برقرار رہتی ہے۔  
رنگ:

جواہرات کی ایک اور بڑی خوبی ان کا رنگ ہے۔ یہ رنگ قدرتی بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات خود بھی چڑھایا جاتا ہے۔ قدرتی رنگ میں زیادہ شوخی اور چمک ہوتی ہے لیکن خود ساختہ رنگ میں زیادہ چمک نہیں ہوتی۔ یہ رنگ مختلف کیمیائی مادوں اور گیسوں کے تعامل سے پیدا ہوتا

ہے۔ بعض اوقات جواہرات میں چمک بھی بن جاتے ہیں جو روشنی کے انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ جواہرات کی چمک میں اضافہ کرتے ہیں۔

وزن متاسبہ:  
جواہرات کا ہوا میں وزن اور پانی میں وزن کر کے اسے دونوں اوزان کے فرق سے نتیجہ کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ جس جوہر کا وزن کرنا مقصود ہوا سے پہلے اچھی طرح پانی میں ہمیشہ تاکہ اس کے شفاف وغیرہ سے ہوا نکل جائے۔

قوت انعکاس:  
جسب روشنی کی کرنیں کسی جواہر کی شفاف سطح سے عکراتی ہیں تو منعکس Reflect ہوتی ہیں۔ اگر روشنی کی ایک کرن منعکس ہو کر ایک ہی نظر آئے تو قوت انعکاس واحد ہوتی ہے لیکن اگر ایک کرن منعکس ہو کر دو کرنوں میں تقسیم ہو جائے تو قوت انعکاس گنی ہوگی۔ کئی جواہر کا رنگ ان کے انعکاس سے پیدا ہوتا ہے لیکن انعکاس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان میں سے کس کے انعکاس کی طاقت گنی ہوگی۔ ذرقن سیلونی کی قوت انعکاس امریکی ذرقن سے نصف ہوتی ہے۔  
قوت برقی:

جواہرات میں قوت برقی Charge بھی ہوتی ہے جو گرہن یا پلے سے پیدا ہوتی ہے اور کچھ دیر تک برقرار رہتی ہے۔ اگر یہ چارج مثبت ہو تو دوسری چیزوں کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے اور اگر چارج منفی ہو تو دوسری چیزوں کو دفع کرتا ہے۔ سائنسی اصول کے مطابق دو ایک جیسے چارج ایک دوسرے کو دور دھکاتے ہیں جبکہ مخالف ایک دوسرے کیلئے کشش رکھتے ہیں۔ اس قوت کو کیمیائی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

نصر:

زمین پر بہت سے عناصر ہیں جو مفرد اور مرکب حالتوں میں پائے جاتے ہیں۔

## مروارید (موتی)

(PEARL)

اپنے خوبصورت رنگ اور جھلکا ہٹ کی وجہ سے اس کا شمار جواہرات میں ہوتا ہے۔  
اس کو خواتین زیورات میں بھی استعمال کرتی ہیں۔ اس کے خوبصورت آویز سے بھی بنے ہیں۔  
اس کو موتی، لولو، موکتے کے، موکنکم، موکتا، Pearl، پرلاس، چوختی، پالی، اشٹی،  
بارگینا اور ڈروریا بھی کہا جاتا ہے۔

### پیدائش مروارید (موتی):

مروارید (موتی) کا دانہ صدف کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے۔ صدف یا سیپ ایک  
کیزرا ہے جو سمندر اور دریا میں پایا جاتا ہے۔ اس کا بیرونی خول خشک ہوتا ہے۔ جس سیپ میں  
موتی نہ ہوا ہے یا نہجہ یا زحرف کہا جاتا ہے۔ اگر زندہ صدف کو کھولنے کی کوشش کی جائے تو اس  
کے اندر موجود کیزرا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر مر جاتا ہے۔ اس خول کی وجہ سے صدف کی زندگی محفوظ  
رہتی ہے۔

صدف پانچ برس میں شباب کی دہلیز پر جا پہنچتی ہے اور جب بارش شروع ہوتی ہے تو  
تمام سپیال سطح آب پر آ کر منہ کھول لیتی ہیں۔ اور جس سیپ کے منہ میں ابر نیساں کا قطرہ چلا  
جائے وہ منہ بند کر کے اس قطرہ نیساں کو گوبر آبدار بنانے کی کوششوں میں مصروف ہو جاتی ہے۔  
سیپ یا صدف کے تین پردے ہوتے ہیں۔ اولین پردہ سیاہی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔  
اس پردے کو اصطلاحاً پوست کہا جاتا ہے۔ دوم پردہ صدف یا خانوں پر مشتمل ہوتا ہے جو کیشیم سے بھرے  
ہوتے ہیں۔ ان خانوں کے نزدیک مختلف مادے ہوتے ہیں جو رنگوں کی تشکیل میں معاون ہوتے  
ہیں۔ اب جتنا بڑا قطرہ سیپ کے شکم میں جاتا ہے اسی قدر بڑا موتی وجود میں آتا ہے۔ اگر کوئی  
اور تیز اس سیپ کے اندر چلی جائے تو وہ بھی موتی میں ہی رہ جاتی ہے۔

آکسیجن جو مختلف اشیاء سے مل کر آکسائیڈ اور ایسڈ بھی بناتی ہے تمام جواہر میں موجود ہوتی ہے۔  
ہائیڈروجن بھی جواہرات میں خاص کر داراداکرتی ہے۔ الماس کاربن کی خشک ہوتی شکل ہوتی ہے۔  
کولڈ بھی کاربن ہی سے بنتا ہے بے شمار اشیاء میں کاربن ایک لازمی عنصر کی حیثیت سے ہوتا ہے۔  
ہوتی ہے۔ چمکدار جواہر میں فاسفورس موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جواہرات میں ہوتا ہے۔  
ہوتے ہیں۔

- ☆ فلورین
- ☆ سیلیکان
- ☆ بورون
- ☆ لوہا
- ☆ ایلومینیم
- ☆ میکینیشیم
- ☆ سوڈیم
- ☆ گلو سینا
- ☆ پوٹاشیم
- ☆ کرومیم
- ☆ مینگنیز
- ☆ نکل
- ☆ زنک
- ☆ زرقونیا



موتی کی تشکیل اور تشکیل کے دوران صدف سمندر کی تہہ میں بیٹھ جاتی ہے اور اگر مناسب وقت پہ اس کے بدن سے موتی نہ نکالا جائے تو موتی خراب بھی ہو سکتا ہے۔ ابر نیساں شس کے برج حمل میں داخل ہونے کے دوران ہوتا ہے۔

ایک قول کے مطابق سیپ کے منہ میں ابرق کا چمکیلا ذرہ جانے سے بھی موتی تشکیل پذیر ہوتا ہے۔ یہ موتی سیپ کے پیٹ میں بالکل اسی طرح بڑھتا ہے۔ جس طرح ایک ننھا سا بچہ ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے بہت سے محرکات اور ماحول سے موتی میں مختلف رنگ بھی آ جاتے ہیں۔

مروارید (موتی) کی بہت سی اقسام ہیں ایران کے جوہر شناسوں نے اس کی درجہ ذیل چار اقسام بیان کی ہیں۔

بحرینہ مروارید:

یہ بحرین میں پائے جاتے ہیں۔

ہرمزی مروارید:

یہ ہرمز کے شہر سے دستیاب ہوئے۔

عمانی مروارید:

ان کا تعلق سلطنت عمان سے ہے۔

صرافی مروارید:

جس سیپ سے صرف ایک مروارید حاصل ہوتا ہے اسے درقیم یا صرافی مروارید کہتے ہیں۔

ہندو جوہریوں کے نزدیک مروارید کی درجہ ذیل اقسام ہیں۔

مروارید سمندر سے غوطہ خور ڈکالے لیتے ہیں۔ عام طور پر یہ موتی دنیا بھر کے سمندروں سے

ملا جاتا ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل مقامات زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔

☆ سیلون

☆ انکا

☆ بصرہ

☆ جاوا

☆ جاپان

☆ آبنائے فاسفورس

☆ سویڈن

☆ امریکہ

☆ فن لینڈ

☆ سائبرا

مروارید (موتی) کی مزید اقسام:

مبائی مروارید:

یہ سیاہی مائل رنگت ہوتا ہے۔

سرخ مروارید:

یہ ہلکا سیاہی مائل ہوتا ہے۔

چٹا کھارڑی مروارید:

یہ سرخی مائل ہوتا ہے اور تانچی بھی کہلاتا ہے۔

پارپی مروارید:

یہ گول شکل کا ہوتا ہے اسے کوڑ کوڑ بھی کہا جاتا ہے۔

بھیرین مروارید:

یہ پیسے کے رنگ کا ہوتا ہے۔

کچیا مروارید:

اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

کاہل مروارید:

یہ نہایت سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

سنکھی مروارید:

یہ زردی مائل رنگت کا ہوتا ہے۔

جاوا ام کھاڑی مروارید:

اس کی رنگت سبزی مائل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ پاراگان، پارہ، مروارید، خورد تخم مروارید، بیضوی مروارید اور موتی پیر

مروارید بھی اس کی مختلف اقسام ہیں۔ مروارید کو کشتہ کرنا بہت آسان ہے اسے تھوڑی سی حرارت دی جائے تو یہ کشتہ ہو جاتا ہے۔ مروارید شفاف ہوتا ہے۔ اور اس میں سفید، گلابی، سیاہ بھورے، نیلگوں اور زرد رنگ کے مروارید ہوتے ہیں۔

صلابت اور کیمیائی مرکبات:

اس میں سختی 20.6 سے 30.5 تک ہوتی ہے۔ اس میں کاربونیٹ آف کالیم اور کچھ

صدف کے مرکب ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی گرمی پہنچانے سے بھی کشتہ ہو جاتے ہیں۔

مروارید (موتی) کا رنگ:

یہ شفاف یا براق ہوتا ہے۔ رنگدار مروارید علیحدہ قسم کے گئے جاتے ہیں۔ مروارید

آئینہ سفید، گلابی، سیاہ، بھورے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور نیم رنگوں کے موتی بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یورپ سفید اور نیلگوں اور ہندوستان عرب و چین میں زردی مائل مروارید پسند کرتے ہیں۔

مروارید (موتی) جلا:

جو مروارید (موتی) بلا سوراخ ہوتا ہے۔ اسے انگریزی میں ورجن اور فارسی میں مروارید مسفتہ کہتے ہیں جو چھدے ہوتے ہیں۔ ان کو انگریزی میں وڈو (widow) کہتے ہیں اور فارسی مروارید مسفتہ کہتے ہیں۔ اگر برہنہ بدن پر یہ مدت تک پہننے جائیں۔ تو ان کی چمک و یک میں فرق آ جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بد بو، چربی، پسینہ، کچھڑ، دھواں وغیرہ کی آلودگی سے بھی مروارید کا رنگ کٹ جاتا ہے۔ اسے درست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پانی ایک برتن میں ڈال کر آج دیں جب پانی گرم ہو جائے تو آگ سے اتار کر مروارید کو اس میں دھوئیں تو تھوڑی دیر میں مروارید صاف نکل آئے گا۔ اس کی آب و تاب قائم رکھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہننے کے بعد مروارید کو کنگڑہ ملل سے صاف کر کے میکینیشیا کے ساتھ ڈبیا میں رکھا جائے۔

مروارید (موتی) کی پہچان:

نقلی مروارید (موتی) ہلکا ہوتا ہے اور اس کا سوراخ بھی زیادہ کشادہ ہوتا ہے۔ جس موتی میں سوراخ نہیں ہوتا اسے Virgin یعنی کنواری دوشیزہ سمجھا جاتا ہے۔ فارسی زبان میں ایسے موتی کو ہسٹہ کہا جاتا ہے۔

اگر یہ موتی سوراخ دار ہو یعنی چھدا ہوا ہو تو اسے Widow یعنی بیوہ اور فارسی میں مروارید مسفتہ کہا جاتا ہے۔ مروارید کی مالا کو اگر گلے میں پہنا جائے تو کچھ مدت کے بعد یہ موتی دھندلا جاتے ہیں اور ان کی جھلماہٹ میں کمی آ جاتی ہے کیونکہ پسینہ، دھواں اور آلودگی سے ان کی رنگت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ انہیں ملل کے کپڑے سے صاف کریں۔ برنج آمیز پانی کے ساتھ دھوئے سے بھی ان کی آب و تاب لوٹ آتی ہے۔

☆ مروارید گول اور صراحی نما اشکال کے ہوتے ہیں۔

☆ اگر موتی اصل ہو تو اس میں دھنک کے رنگ حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔

☆ موتی سر کر اور نوشار میں گھل جاتا ہے۔

☆ موتی سرد خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے اور اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

☆ مروارید (موتی) کے نقائص:

اس کے درجہ ذیل نقائص ہیں اگر مروارید (موتی) میں یہ عیب موجود ہو تو اسے نہیں لینا چاہیے۔

گورج:

موتی کے اوپر سوراخ ہوتا ہے جو ایک عیب ہے۔

لہر:

موتی کے اوپر چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔

پھر کن:

موتی پر مختلف سائز کے سوراخ ہوتے ہیں۔

چوڑا:

اس موتی میں نہایت چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔

گھڑت:

اس کا مطلب ہے کہ موتی کو آبدار و چمکدار ہونا چاہیے۔

شیر خام، تہنی، تور صاحبی، شیمی، طور مانی، ورغلطان، بیضوی، شافعی اور کسردار بھی اس کی

اقسام ہیں۔

☆ مروارید (موتی) کے طبی افعال:

☆ مروارید (موتی) مفرح قلب اور مقوی ارواح ہوتا ہے۔ تمام اجزائے بدن میں

سراست کرتا ہے۔ لیکن مثلاً نہ کیلئے مضر ہے امراض معدہ، قلب، جنون، امراض جگر، بواسیر، یرقان

نقص الدم، نزف الدم کو شفا دیتا ہے۔ گردہ کو نافع، سدوں کا دافع، پتھری کا مخرج اور پیشاب کی

جلی دور کرتا ہے۔ خونی دستوں کو روکتا ہے۔ خون، بواسیر و حیض کا حالبس ہے۔ فرزند اس کا منع

حمل میں مجرب، بھلول برص کا دافع ہے۔

☆ مروارید (موتی) کا کشتہ اگر بطور شربت پیا جائے تو استفرغ، ناپاک خیالات، جن

بہت، منہ کی بد بو، سر کے درد، آنکھوں کے ورم، درد، پانی بہنا وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ مروارید

زیادہ اگر شیر خوار بچہ کو جو چالیس دن سے کم عمر ہو چالیس دانے کھلائے جائیں تو پیچک اور خسرہ

ماری ٹھٹھٹھ نکلتا۔ دودھ نہ مروارید اور ایک دانہ مرجان ایک تپلی سوتلی کی رسی میں باندھ کر حاملہ

کی کمر سے باندھ کر ناف پر رکھا جائے تو اسقاط حمل سے محفوظ رہتی ہے اس کی معجون بنا کر کھانا

موتی بدن ہے اس کا کشتہ کئی پیاریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

☆ مروارید (موتی) کے سحری خواص:

☆ کسی زمانہ میں بنگالی ناکتھہ لڑکیاں مروارید کو عفت کا باعث سمجھ کر بہنتی تھیں۔ اس

کے پینے سے دل کو صبر اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ یہ انسان کے روحانی اثر کو جذب کرتا ہے۔

☆ اولیاء اور پل ہمیشہ ہیروں کے سودا گروں سے خریدیں کسی عام جگہ سے نہ خریدیں۔ ان کو ہمیشہ

کاپڑ بٹانا چاہیے۔ موتیوں کا نقص خریدتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اس پتھر کو مختلف

لہجوں میں مختلف نام دیئے گئے ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

☆ انگریزی میں موتی کا نام (Pearl) ہے۔

☆ ہندی اور سنسکرت میں اسے موکتا کہتے ہیں۔



☆ عربی میں اس پتھر کا نام لولو ہے۔

☆ اردو میں اس کا نام موتی ہے۔

☆ فارسی میں اس کو مروارید کہا جاتا ہے۔

اردو میں اس پتھر کو عام طور پر ہیرا (موتی) کہا جاتا ہے کیونکہ یہ قدرتی طور پر بے عیب خوبصورت اور ہیرے کی طرح چمکدار ہوتا ہے اور دیگر پتھروں کی طرح اسے چمکانے کیلئے پالش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ جسامت یا حجم کے لحاظ سے دال کے دانے سے لے کر چٹیا کے انڈے جتنا ہوتا ہے اور سمندر کی تہ سے نکالا جاتا ہے۔

مروارید (موتی) کی ماہیت:

مروارید (موتی) قدرتی طور پر سمندر میں سیپ کے اندر پیدا ہوتا ہے جب بارش کا قطرہ سیپ کے منہ میں گرتا ہے تو اس کے پیٹ میں یہ قطرہ آب ایک ایسے خوبصورت پتھر میں تبدیل ہو جاتا ہے جسے دوسرے پتھروں کی طرح تراشنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ قدرتی طور پر تراشا ہوا اور بے عیب چمکدار ہوتا ہے۔

مروارید (موتی) کا کیمیائی تجزیہ:

اصلی مروارید (موتی) کے کیمیائی تجزیے سے اس میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے گئے ہیں۔

☆ کیمیشم کاربونیٹ

☆ سلیکا کروم

☆ لیکسائٹ

رنگ اور اقسام:

نچا موتی اسے کہتے ہیں جو سیپ کے پیٹ سے نکالا جاتا ہے جبکہ نقلی موتی کو مصنوعی یا کچا موتی کہا جاتا ہے نچا موتی کئی قسم کا ہوتا ہے اور یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے اس کی سب

سے اچھی قسم در شہوار کہلاتی ہے یعنی شامانہ موتی در شہوار دوسرے موتیوں سے زیادہ چمکدار ہوتا ہے اور اسی لحاظ سے یہ سب سے قیمتی ہوتا ہے۔

حقیقت میں نچے موتی کی چمک سے ہی اس کی قیمت کا تعین کیا جاتا ہے اس لحاظ سے ایسے موتی بھی دنیا میں موجود ہیں جن کی قدرتی طور پر اتنی خوبصورت تراش اور چمک دمک ہوتی ہے کہ ان کے سامنے ہیرا بھی بیچ نظر آتا ہے۔ جس موتی میں چمک زیادہ ہو اور وہ بے داغ و بے عیب ہو تو اسے انتہائی قیمتی خیال کیا جاتا ہے اس پتھر کی ایک دوسری قسم گلابی رنگ کی ہوتی ہے گلابی موتی بے حد قیمتی اور نایاب ہوتا ہے اس کے علاوہ موتی کی درجہ ذیل اقسام ہیں۔

یورپی موتی:

یورپی موتی دال کے دانے کے برابر ہوتا ہے اسے یورپی موتی یا موتی چور کہا جاتا ہے۔

بیضوی موتی:

یہ موتی انڈے کی طرح بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔

صراحی وار موتی:

اس کی قدرتی شکل صراحی کی مانند ہوتی ہے۔

اس پتھر کی بعض اقسام درجہ ذیل رنگوں کی ہوتی ہے اور رنگوں کے لحاظ سے ہی ان کے نام مقرر کیے گئے ہیں۔

سفید رنگ:

اسے کاسیل موتی کہتے ہیں۔

زردی مائل رنگ:

اس موتی کو سنکھی موتی کہا جاتا ہے۔

سبز موتی:

اس موتی کا نام پتھر پن ہے۔

زرد رنگ:

اس موتی کو کچھا موتی کہتے ہیں۔

نیلا رنگ:

اس رنگ کے موتی کو تنگھری کہا جاتا ہے۔

گہرا سیاہی مائل رنگ:

اس رنگ کے موتی کو میانی موتی کا نام دیا گیا ہے۔

سبزی مائل رنگ:

اس رنگ کے موتی کو جام کھاری کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس پتھر مرادید (موتی) کی بعض اقسام ان کی ساخت اور تراش فراش

کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

گھڑپ موتی:

اس موتی میں چمک نہیں ہوتی یعنی بے چمک ہوتا ہے۔

پھڑکن موتی:

اس موتی میں چھوٹے بڑے کئی سوراخ ہوتے ہیں۔

کمو دیہ موتی:

یہ موتی بڑی جسامت یا بڑے سائز کا ہوتا ہے۔

کرا تک موتی:

وہ موتی جو بے حد چمکدار ہوتا ہے وہ کرا تک موتی کہلاتا ہے۔

سورج موتی:

اس موتی کے اوپر سوراخ ہوتا ہے۔

دورج موتی:

وہ موتی جس کے نیچے سوراخ ہو اسے سورج موتی کہا جاتا ہے۔

ہریا موتی:

چھوٹے سوراخ والے موتی کو ہریا موتی کہا جاتا ہے۔

اصلی مرادید (موتی) کی پہچان:

اصلی سچے موتی کی پہچان یہ ہے کہ اسے ہائیڈروکلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب) میں

ڈال دیا جائے تو یہ تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔

اصلی موتی کو اگر سمندر کے پانی سے دھویا یا صاف کیا جائے تو اس کا سوراخ بڑا ہوتا

ہے۔

مچھا موتی سوراخ والا بھی ہوتا ہے اور بغیر سوراخ کا بھی دونوں صورتوں میں اسے

پاک و صاف اور ٹھنڈی جگہ پر رکھنا چاہیے۔ پسینہ چربی اور دھوئیں سے اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا

ہے۔

مرادید (موتی) اور علم الخیوم:

مرادید (موتی) کا تعلق چاند سے ہے اور چاند برج سرطان کا حکمران سیارہ ہے۔

سرطان افراد کا کئی نمبر 2 اور 7 ہے چنانچہ موتی ان سرطانی افراد کا برتھ سٹون ہے جو ماہ جون

میں پیدا ہوتے ہیں یہ پتھر ایسے سرطانی افراد کو اس آتا ہے جن افراد کے زائچے میں

قمر (چاند) کمزور ہو ان کا کئی رنگ زرد اور سبز ہوتا ہے اس لیے انہیں زرد یا سبز رنگ کا موتی پہننا یا

استعمال کرنا چاہیے۔

سحری خواص:

ازدواجی زندگی:

مروارید (موتی) انسان کی ازدواجی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے اس کے اثر سے ازدواجی زندگی کامیاب گزرتی ہے۔

ذوق جمالیات:

مروارید (موتی) انسان میں جمالیاتی ذوق کو آسودگی بخشتا اور اضافہ کرتا ہے۔

دفع آفات:

مروارید (موتی) کے اثرات کئی قسم کے آفات و بلیات کو دور کرتے ہیں۔

ذہنی تفکرات:

مروارید (موتی) کے اثرات انسان کو ذہنی پریشانیوں اور تفکرات سے آزاد کرتے ہیں۔

رومانی جذبات:

مروارید (موتی) انسان میں محبت و رومان کے جذبات و احساسات بڑھاتا ہے

نسوانی کشش و حسن:

مروارید (موتی) خواتین کے حسن و جمال میں اضافہ کرتا ہے اور نسوانی کشش بڑھاتا ہے۔

دفع نقصان:

مروارید (موتی) کے مختلف استعمال سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ کسی کو راس نہ

بھی آئے تب بھی اس سے انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

نہ خواص:

مروارید (موتی) انسان کو میرے اور ڈراؤنے خوابوں سے بچاتا ہے۔

مروارید (موتی) کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اپنی خاص نعمتوں میں شمار کیا ہے یہ جنت کی نعمتوں میں سے

ایک ہے۔ حدیث کی مشہور کتاب صحیح بخاری میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل

علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تشریف

لائیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آپ ﷺ ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت سنا

دیں گے جو موتی کا ہوگا اور بھی کئی روایات موتی کے متعلق مشہور ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

شیرینہ سلطانہ نے سچے موتی جو آئے تھے ان موتیوں کی تعداد 30 ہزار تھی۔

شہنشاہ فرانس لاریجی کے تاج سے ایک موتی چرایا گیا تھا۔ اس موتی کا کہیں سراغ نہ

دیا گیا۔ موتی کی تلاش میں سب ناکام رہے یہ 27 قیراط کا سچا موتی تھا۔

انڈیزہ کے پاس ایک نایاب سچا موتی جو لاکٹ میں جڑا ہوا تھا اس موتی کا نام بھی

انڈیزہ ٹیلر ہے یہ چار صدی سے زیادہ پرانا موتی ہے۔

مشہور مغل حکمران جہانگیر کے بیٹے شہنشاہ ہندوستان کے پاس مجھے موتیوں کی جمعیت تھی۔

رجنٹ نامی موتی فرانس کے بادشاہ کنگ لوئس کی ملکیت تھا جو بعد میں فلپ روم (شاہ

انجمن) کے قبضے میں چلا گیا اس کے بعد یہ موتی آگ میں جلنے سے ضائع ہو گیا۔ 48 قیراط کا یہ

لہنتہ نایاب موتی تھا۔

مروارید (موتی) کی خصوصیات:

مروارید (موتی) بہت سے امراض مثلاً دل، معدہ، جگر، بواسیر، ریتان، جنون میں



نافع ہوتا ہے۔

☆ اس سے خونی تھپش بند ہو جاتی ہیں۔

☆ پتھری خارج ہو جاتی ہے اور گردے فعال ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ پتھر مٹانے کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆ اس کا اثر بہ سرد درد اور آنکھوں کی سوجن میں مفید ہے اور اسے نوش کرنے سے سوز سے خوشگوار سانس آتی ہے۔

☆ اس کی عجیب نہایت تقویت بخش ہوتی ہے۔

☆ شیر خوار بچہ جو چالیس یوم سے کم کا ہو اسے چالیس دانے دیئے جائیں تو خردوار چپک جیسے امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ حاملہ عورت اگر اسے ناف پر باندھ لے تو اسقاط کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

☆ مردارید ہمیشہ نیا اور غیر استعمال شدہ پہنتا چاہیے۔

☆ دوشیزائیں اسے پہنیں تو ان کو صبر و استقلال حاصل ہوتا ہے۔

☆ اچھی قسم کا موتی ”ڈر خوشاب“ کہلاتا ہے۔

☆ مردارید (موتی) نہایت چھوٹا اور نہایت بڑا بھی ہوتا ہے۔ اس کا بڑا سا بڑکھوڑ کے انڈے کے برابر ہوتا ہے۔

☆ مردارید (موتی) انسان میں پارسائی پیدا کرتا ہے۔

☆ سرمئی مردارید کا سرمہ آنکھوں کی بینائی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

☆ اس کا سفوف اگر گلاب کے عرق میں شامل کر کے چہرے پر ملا جائے تو چہرہ جاذب نظر ہو جاتا ہے۔

☆ مردارید (موتی) کو صاف کرنے کے لئے کچے بھگوئے ہوئے چاول پیس کر موتی پر ملیں اس میں فوراً چپک دمک پیدا ہو جاتی ہے۔

مردارید (موتی) کے طبی افعال:

مرض بواسیر:

مردارید (موتی) بواسیر میں فائدہ دیتا ہے اور بواسیر کے مرض کو ختم کر دیتا ہے۔

چپک و خسرہ:

مردارید (موتی) کے استعمال سے ننھے اور نو زائید بچے چپک اور خسرہ وغیرہ سے

بچ محفوظ رہتے ہیں۔

اعضائے بدن:

مردارید (موتی) قوتِ باہ میں اضافہ کرتا ہے اعضائے بدن کو قوت دیتا ہے۔

امراضِ خون:

مردارید (موتی) امراضِ خون کے امراض کو ختم کر دیتا ہے۔

تقویٰ:

مردارید (موتی) تقویٰ اور متعلی کو دور کر دیتا ہے۔

عصرِ اولیٰ امراض:

مردارید (موتی) صغریٰ کی زیادتی کو دور کرتا ہے اور تمام صغریٰ امراض میں فائدہ دیتا ہے۔

استقامتِ عمل:

جن خواتین کو حمل کرنے کا خطرہ ہوتا ہے مردارید (موتی) ان کو حمل کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

امراضِ جگر:

مردارید (موتی) خون صاف اور خون کی افزائش کرتا ہے اور جگر کے عوارض کو دور

کر کے تقویت بخشتا ہے۔

لیکوریہ کے لئے:

مروارید (موتی) خواتین میں جریان خون کو روکتا ہے اور کثرت حیض کو کم کرتا ہے۔  
لیکوریہ (سیلان الرحم) کو ختم کرتا ہے۔

خون کی کمی کا علاج:

مروارید (موتی) انسانی جسم میں خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری:

جن افراد کی ہڈیاں کمزور ہوں ان کی ہڈیوں کو موتی سے طاقت ملتی ہے کیونکہ  
مروارید (موتی) کیمیکل کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

امراض مردانہ:

مروارید (موتی) مردوں کے خاص امراض احتلام، سرعت انزال اور جریان کور  
کرتا ہے اور چہرے پر نکھار لاتا ہے۔

ضعف دل و دماغ:

مروارید (موتی) معدہ کو طاقت دیتا ہے ضعف دل و دماغ کو دور کرتا ہے۔

خونی پیچش:

مروارید (موتی) سنگرہنی اور خونی پیچش کو ختم کرتا ہے اور اسہال کو بند کرتا ہے۔

مروارید (موتی) سے علاج:

حیض کی خرابیوں کا علاج:

لڑکیوں میں بلوغت کی کئی علامات ہیں جن میں سے ایک ہر مہینے اندام نہانی سے خون

کا آنا ہے۔ ہر لڑکی میں حیض کی آمد کی عمر مختلف ہوتی ہے لیکن گرم ممالک کی لڑکیوں میں یہ وقت  
12-14 سال ہے اور یہ سلسلہ  
14-16 سال کی عمر تک چلتا ہے۔ ہر بالغ لڑکی کے پیٹ میں بیضہ (Egg) پیدا ہوتا  
ہے۔ تمام قدرت کے تحت جسم یہ توقع کرتا ہے کہ اس بیضہ سے بچہ بنے گا اس لئے بیضہ کی  
پیداہی سے قبل بیضہ وانی کی اندرونی جھلیاں بنتی ہیں تاکہ استقرائ حمل کے بعد بچہ نو ماہ تک رحم  
کی دیواروں کی خون کی نالیوں سے غذا حاصل کرتا رہے اور اگر اس ماہ حمل قرار نہ پائے تو یہ خون  
اندام نہانی کے راستے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی عمل کو حیض یا ماہواری کہتے ہیں۔ ماہواری کے  
28 عرصوں کا درمیانی عرصہ ہر عورت میں مختلف ہوتا ہے۔ عام طور پر دو ماہواریوں کا درمیانی عرصہ  
28 روز قرار دیا جاتا ہے اور پانچ سات دن خون ایک مخصوص مقدار میں خارج ہوتا رہتا ہے۔  
ماہواری کا خون سرخ رنگ اور بے بو ہوتا ہے اور اس میں چھوٹی چھوٹی جھلیاں ہوتی ہیں۔ انہی  
جھلیوں کے اخراج کے وقت معمولی سا ڈر بھی محسوس ہوتا ہے۔ بعض جسمانی تکلیف یا جذباتی  
صدمات کی وجہ سے ماہواری میں بے قاعدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن میں دنوں اور خون کی کمی بیشی  
شامل ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سفید مروارید (موتی) 10-12 رتی کافی ہے۔ زیادہ خون آنے

کی صورت میں سرخ مرجان اضافی طور پر استعمال کریں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اندھا پن کا علاج:

اندھا پن عارضی بھی ہو سکتا ہے اور مستقل بھی۔ اس کی وجوہات میں آنکھوں کے  
نقص امراض اور حادثات شامل ہیں۔ امراض چشم میں کالا موتیا اور دق آنکھوں کے اندھے پن  
کا باعث بنتے ہیں۔ ان امراض کا بروقت علاج کر کے اس مرض کا سد باب کیا جائے ورنہ اس کا  
کوئی خاص علاج موجود نہیں ہے تاہم بعض اوقات سرجری مفید ثابت ہوتی ہے۔

مضر چشم اشیاء:

گردوغبار، دھواں، گرم سرد ہوا، غم و فکر، غصہ، غضب، نفسیاتی پریشانیوں، برف پانی میں گھومنا، بے خوابی، چمکدار اشیاء دیکھنا وغیرہ۔

مفید چشم اشیاء:

صاف پانی میں تیرنا، آنکھوں کو صاف رکھنا نیز کھانے میں شلغم، عرق سونف، بادام سونف، ملٹھی، بھری، مرہ، آملہ وغیرہ استعمال کریں۔

اگرچہ یہ مرض ناقابل علاج ہے لیکن اس کا حل یہ ہے کہ ہم وزن یا قوت اور سفید مروارید 4 رتی استعمال کیا جائے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سفید موتیا کے درد کا علاج:

انسان کی عمر کے ساتھ ساتھ آنکھ کا عدسہ آہستہ آہستہ گدلا ہونے لگتا ہے اور یہ دھندلا کر سفید ہو جاتا ہے جس سے نظر بدترج کمزور ہونے لگتی ہے۔ یہ عمل اطراف سے شروع ہو کر درمیان تک یا پھر درمیان سے اطراف کی طرف جاتا ہے۔ بعض اوقات چھوٹے بچے بھی اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ موتیا کا بہترین علاج آپریشن ہے بشرطیکہ وہ کسی اچھے ہسپتال میں کسی اچھے سرجن کے ہاتھ سے ہو۔ غیر مستند معالج سے آپریشن کرانے سے فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہو سکتا ہے۔ موتیا بند سے بچنے کے لئے خالص سرمہ باقاعدہ استعمال کریں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرود اور سفید مروارید نظر کو بہتر بنانے میں مفید ہے۔ یا قوت آنکھ کے جملہ امراض میں موثر ہے لیکن اسے صرف بیماری کے حملے کے دوران استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یا قوت بہت گرم ہوتا ہے اس لئے گرمیوں کے موسم میں اس سے بالخصوص پرہیز کریں۔

یا قوت کی بجائے سرخ مرجان کا استعمال زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ سرخ مرجان اور سفید مروارید 6 رتی اکٹھے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ شدید بیماری کی صورت میں زمرود اضافی طور پر

استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کالا موتیا کے درد کا علاج:

آنکھ کے دو حصے گاڑھی رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک سامنے کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے بعد عدسہ آتا ہے۔ عدسہ کے عقب میں پھر رطوبت والا حصہ ہے۔ یہ رطوبت گردش میں رہتی ہیں اور ان کا دباؤ ہوتا ہے۔ پرانے موتیا بند، بڑھاپے اور دیگر وجوہات کی بنا پر اس کی رطوبت کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے آنکھ کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور بصارت میں کمی آنے لگتی ہے۔ دیکھنے کے دوران فضا میں تصوراتی اشیاء اثراتی نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد نظر آہستہ آہستہ کم ہو کر اندھا پن پر ختم ہوتی ہے۔ ایک مختلط اندازے کے مطابق پاکستان میں اندھا پن کا شکار ہونے والوں میں سے ساٹھ فیصد سیاہ موتیا سے اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ آنکھ میں دواؤں کو گرنے کے لئے ایک ہی دوا دنیا کے ہر ملک میں مقبول ہے اس کا نام پیلو کارپائن ہے۔ اس کے آنکھ میں ڈالنے والے محلول ایک فیصدی تک آتے ہیں۔ دباؤ اگر زیادہ ہو تو یہ آنکھوں میں بار بار ڈالی جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید 2 رتی استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

قریب نظری کے درد کا علاج:

اس مرض میں دور کی اشیاء پر تو آنکھ صحیح جتنی ہے لیکن قریب کی اشیاء کو دیکھتے ہوئے غم دھندلا جاتی ہے۔ قریب نظری کی شدت کے کئی درجات ہیں۔ اس کی وجوہات کا ابھی تک ہڈیں چھلایا جاتا ہے ہم کئی افراد میں یہ موروثی طور پر بھی پائی جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید (موتی) 5 رتی استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔



اشیاء مفید چشم:

صاف پانی سے آنکھوں کو دھونا، کھانے میں شافغم، عرق، سواف، بادام، مٹھی، مصری، مرہ آملہ مفید ہیں۔ جتنی چیزیں معدہ کو نقصان دیتی ہیں، وہی آنکھ کو بھی تکلیف دیتی ہیں تاہم شافغم اس اصول سے معنی ہے اور آنکھوں کے لئے از حد مفید ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید (موتی) 1 رتی استعمال کریں۔

انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نظر کی کمزوری کا علاج:

آنکھ کو بیرونی طرف سے نقصان پہنچنے پر عصب چشم کو نقصان پہنچ سکتا ہے جس کے نتیجے میں نظر جڑی یا مکمل طور پر ختم ہو سکتی ہے۔ ان کے بیرونی عوامل میں آتش کی لہجیں، دماغی رسولی کا دباؤ، پچھلی غلٹنڈ کی رسولی، اودیات کا کیسیائی زہر وغیرہ شامل ہے۔ کوئین کی زیادہ خوراک لینے یا متعادل الکحل پینے سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید (موتی) 7 رتی استعمال

کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں زمر و بطور اضافی پتھر استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نیلم

(SAPPHIRE)

نیلم کو سنسکرت میں اندر نیلم، انگریزی میں سیفائر اور نیلا، عربی میں یاقوت ارزق، فارسی میں یاقوت کہو کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے سوری رتن، چانک سیاک، زلیفر وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی عمدہ نیلموں جو ابر ہے۔ اس چمک دمک اور آسانی نیلموں رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ پرانی کتابوں میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ اس جو ابر کے خواص سحری سب سے زیادہ مانے جاتے ہیں۔ یونانی اپنے دیوتا اور دیویوں کی مذکر کیا کرتے تھے۔

☆ اس پتھر کو سنسکرت میں سوری تن کہا جاتا ہے۔

☆ نیلم کو عربی میں یاقوت اور ارزق کہتے ہیں۔

☆ اسے فارسی میں یاقوت کسرہ کہا جاتا ہے۔

☆ انگریزی میں اسے سیفائر Sapphire کا نام دیا گیا ہے۔

☆ ہندی اور اردو میں اسے نیلم کے نام سے جانا جاتا ہے۔

یہ نیلے رنگ کا خوبصورت اور چند درخش تیت پتھر ہے۔ جس کا مزان سرود خشک ہے۔

کرنی خواص کے لحاظ سے یہ بہت اہم پتھر سمجھا جاتا ہے۔ اس پتھر کے نام پر بچپن کا نام بھی نیلم رکھا

جاتا ہے۔

نیلم کی مشہور اقسام:

☆ گورتو

☆ سنگرت

☆ دزنازی

☆ پارشورت

☆ رنج کیو

☆ مہائیل

☆ اندرنیل

☆ اندرنیل:

☆ اندرنیل بھی ایک بیش قیمت نیلم سمجھا جاتا ہے۔

☆ اندرنیل درج ذیل اقسام پر مشتمل ہے۔

☆ ہزین

☆ لالین

☆ نیل

☆ نیل کو الماس سے کاٹا جاسکتا ہے۔ یہ نویں درجے کا سخت پتھر ہے اسے زیورات کی دکاشی بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ ہندو جوہریوں نے نیلم کی درج ذیل اقسام میں درجہ بندی کی ہے۔

☆ براہمن نیلم: نیلا سفیدی مائل

☆ چھتری: سرخی مائل نیلا

☆ ولیش: زردی مائل نیلا

☆ شودر: سیاسی مائل نیلا

☆ نیلم کی پہچان:

☆ نیلم ہمیشہ پہچان کر اور یہ تسلی کر کے خریدنا چاہیے کہ یہ اصلی ہے۔ کیونکہ آج کل بہت

☆ سے بار بار نیلمی نیلم جعل سازی سے تیار کر لئے جاتے ہیں۔ اس کی پہچان کے لئے جوہری یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ نیلم کو کسی چیز سے پکڑ کر شفاف پانی میں رکھتے ہیں۔ اگر پانی بھی نیلم کے رنگ جیسا نظر آئے تو نیلم اصلی ہوگا۔ اس دوران اس کا مرکزی حصہ نہایت احتیاط اور توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ اگر نیلم اصلی نہیں ہوگا تو فی الفور علم ہو جائے گا۔

☆ مہائیل نامی نیلم کو اس سے سو گنا زیادہ دودھ میں رکھا جائے تو اس کی چمک سے تمام

☆ دودھ نیلا ہو جاتا ہے۔

☆ ناقص یا عیب دار نیلم:

☆ اگر نیلم خالص بھی ہو تو مندرجہ ذیل عیوب سے ناقص اور ناموزوں پتھر سمجھا جاتا ہے۔

☆ سفید یا دودھیاداغ دے

☆ مختلف سیاسی مائل دے

☆ دھاریاں

☆ کسی مقام پر گہرے رنگ کا دھبہ

☆ دراڑ یا پھوٹ کا نشان

☆ لہذا جب بھی آپ نیلم حاصل کریں تو مندرجہ بالا عیوب اور نقائص سے پاک ہونا

☆ چاہیے۔ اور اس کا رنگ جھللاتا ہوا ہونا چاہیے۔

☆ قدیم دور میں آریاؤں نے بھی نیلم پر تحقیق کی اور کئی پتھروں کو منوں اور ناموافق قرار

☆ دیا۔ ان کی یہ تحقیق سنسکرت کی کتابوں میں درج ہے۔ اور یہ ان کے نزدیک درج ذیل نیلم کا شمار

☆ باثرات اور نجست والے پتھروں میں ہوتا ہے۔ نیلم میں ان کے نزدیک درج ذیل عیوب ہوتے ہیں۔

☆ نیلم کو کبھی:

☆ اس میں چھوٹا سا سفید داغ ہوتا ہے اور اسے سپننے والے کو جلا وطن ہو جانے کا خطرہ ہو

سکتا ہے۔

نیلیم ابرق:

اس نیلیم کے بالائی حصے میں ایک چمکیلا بادل سا ہوتا ہے اور یہ کاروبار، دولت اور صحت کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔

نیلیم تراش:

اگر یہ نیلیم پاس ہو تو جنگی درندوں مثلاً ریچھ شیر وغیرہ سے نقصان پہنچنے کا نشان ہے۔

نیلیم چترک:

یہ ایک قبیلے یا پورے علاقے کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا رنگ نیلم کے تمام مخصوص رنگوں سے بالکل جدا ہوتا ہے۔

نیلیم اشم گریہ:

یہ نہایت خطرناک نیلیم سمجھا جاتا ہے جو پہننے والے کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے اندر ایک چتر نما دھبہ نظر آتا ہے۔

نیلیم مرث گریہ:

یہ نیلیم بھی انسان کو کئی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے یہ مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔

اس کی پیدائش کے باب میں حکماء کہتے ہیں کہ جس طرح چاروں عناصر نے مل کر

انسان کی تربیت کی ہے اسی طرح زمین کے چاروں عناصر کے عمل سے نیلیم بنتا ہے۔ نیلیم کے

چاروں مادوں میں سے کسی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نیلیم کے رنگ ڈھنگ پر اثر پڑتا ہے اس

لحاظ سے یہاں اس کی چاروں اقسام بیان کی جاتی ہے۔

☆ جس نیلیم میں آبی مادہ زیادہ ہو تو وہ سفید مائل نیلا اور شفاف ہوتا ہے۔

جس نیلیم میں آبی مادہ زیادہ ہو وہ زردی مائل نیلا ہوتا ہے۔

☆ آتش مادہ زیادہ ہونے سے نیلیم سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

☆ جس عنصر میں ہادی مادہ ہو وہ سفیدی مائل نیلا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے اگر نیلیم کی کان

بہت مدت تک بند رہے تو نیلیم میں ہر قسم کی چمک نمودار ہوگی اور اس کا رنگ لا جواب ہی ہوگا۔

نیلیم کی اقسام اور خصوصیات:

رج کیٹو:

جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھائی دے اس کو پہننے

سے لگاؤ کی ترقی ہوتی ہے۔

پار شوٹ:

جس سے سنہری اور پلوری کرنیں نکلیں، اس کے پہننے سے ناموری حاصل ہوتی ہے۔

ورنا ڈوی:

جس کو سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں نکلیں اس کے پہننے سے مال

براجناس حاصل ہوتے ہیں۔

نکرت:

جو ہمیشہ چمکتا ہے اس کے پہننے سے دولت اور محبت بڑھتی ہے۔

گورتو:

جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو اس کے پہننے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

ایک مہاتپل نامی نیلیم ہوتا ہے جسے اس سے 100 حصے زیادہ دودھ میں ڈالیں تو اس کی چمک سے

100 گنا دکھائی دیتا ہے ایک اندر نیل نامی نیلیم ہوتا ہے آج کل جو ہری اس کی دو قسمیں بتاتے



ہیں اول پرانا دوم نیا ہر ایک کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔

☆ خوب نیا یعنی گہرا نیلا۔

☆ سرفی مائل نیلا۔

☆ سنہری مائل نیلا یا نیلم مائل پہ سنہری۔

اہل قارس نیلم کی ایک ہی قسم بیان کرتے ہیں وہ اسے یا قوت ارزق کہتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ یا قوت سے علیحدہ جوابہر ہے۔

نیلم کی برقی قوت:

اس کے کیساوی مرکبات اور طاقت انعام و دیگر خواص یا قوت سے ملتے ہیں۔ نیلم اور یا قوت میں رنگ ہی کا فرق ہے۔ نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یا قوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ نیلم کا رنگ مادہ کروم کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے گرمی کی تاب میں سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ کم درجہ حرارت کا رنگ اینٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

نیلم کی صلابت (خستگی):

اس سے سخت جو ہر کا کتنا بہت مشکل سمجھتے ہیں اس لیے یہ زیورات میں مستعمل ہے یہ صرف الماس سے کاٹا جاسکتا ہے اور 9 درجہ کی سختی رکھتا ہے۔

نیلم کے عیب:

نیلم کی شناخت کرنے سے پہلے اس کے عیب دیکھنے چاہئیں اس کے عیب یہ ہیں۔

☆ ریشٹ جیسے دھبے۔

☆ رنگ کا ایک جگہ ٹھنڈا ہونا۔

☆ سفید شیشہ سی دھاریاں۔

☆ دودھیارنگ کا داغ۔

☆ چھائیاں۔

☆ جس نیلم کا رنگ ارنغوانی ہو اس میں ضرور ریشمی عیب ہوگا اگر اس کا رنگ سنہری مائل ہوگا تو اس میں دودھیارنگ کی رنگت ضرور دکھائی دے گی اس قسم کا کوئی بھی نیلم ہو تو اسے قلعی نہ

قریب یہ نیلم ان تینوں سے پاک ہوتا چاہیے عیبوں کی شناخت کیلئے نیلم کے رنگ کی پہچان کرنی

چاہیے کہ آیا شوخ ہے یا پاک۔

☆ اس کے علاوہ کتب سنسکرت میں کئی عیب محض نیلم کے لکھے گئے ہیں جس کے پہننے سے

☆ کی ضرر اور نقصان مقصود ہوتے ہیں۔ وہ چھ ہیں۔

☆ روکھی:

☆ جن میں سفید چھنی کی طرح داغ ہو اس کے پہننے سے جلا وطنی کا ڈر ہوتا ہے۔

☆ اٹھ گریہ:

☆ جس میں پتھر کا ٹکڑا موجود ہو اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے۔

☆ موتے گریہ:

☆ جس کا میلا سارنگ ہوتا ہے اس کے پہننے سے بھی موت کا ڈر ہوتا ہے۔

☆ ہزک:

☆ جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی قدر مختلف ہو اس کے پہننے سے قوم کی بربادی ہوتی ہے۔

☆ زائ:

☆ جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو اس سے کچھ جیسے جانوروں سے ضرر پہننے کا اندیشہ

☆ ہے۔

ابراق:

جس کے اوپر کے حصے میں بادل جیسی چمک ہو اس سے عمر و دولت برباد ہوتی ہے۔  
نیلیم کی شناخت کا طریقہ:

نیلیم خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ خالص ہو کیونکہ اکثر لوگ بھور (کاجی) کے نیلیم بنا کر فروخت کرتے ہیں اور ایسی کارگیری سے رنگ بھرتے ہیں کہ ایک ناواقف قیصری نہیں کر سکتا اور بعض جلسا ساز بلور کے دو ٹکڑے لیکر ان میں رنگ بھر دیتے ہیں یا بلور کے ٹکڑے پر اصلی نیلیم کے چھوٹے چھوٹے باریک طبقات لگا دیتے ہیں اور اصلی نیلیم کی بھر فروخت کرتے ہیں۔

بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں کہ نیلیم کو صاف شفاف پانی میں چمپی سے پکڑ لیں تو پانی میں نیلیم کے رنگ دار اور بے رنگ حصے صاف دکھائی دیں گے۔ جس نیلیم کا رنگ یکساں ہوگا اس کا پانی بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔ مصنوعی نیلیم کی شناخت یہ ہے کہ ان کے رنگ اور میانہ کو خوب غور سے دیکھنا چاہیے کہ اگر نیلیم کا پردہ کسی قدر پتھر کا ہوگا تو ظاہر ہو جائے گا یکساں رنگ کا نیلیم پانی میں بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

نیلیم کے طبی افعال:

- ☆ نیلیم مفرح قلب ہے۔
- ☆ نیلیم دل و دماغ کو تازگی اور قوت دیتا ہے۔
- ☆ نیلیم ایک رقی پانی میں حل کر کے پینا صرع خفقان طاعون اور زنف الدم کو فائدہ دیتا ہے۔
- ☆ نیلیم دافع زہر ہے اور خون کو صاف کرتا ہے۔
- ☆ نیلیم کا سرمہ قوی بصر ہے۔

نیلیم بخار کی حالت میں مریض کے سینے پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔

تکسیر جاری ہو تو پیشانی پر نیلیم رکھنے سے خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔  
اگر کسی کی آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا کیڑا پڑ جائے اور نہ نکلے تو اس نیلیم کو پیس کر اور گولی بنا کر آنکھ کے پونے پر رکھیں گرد یا کیڑا نکل جائے گا۔ نیز آنکھوں کا ورم اور سفید چمچک دور ہو جائے گا۔

اگر نیلیم پیس کر دودھ کے ساتھ کھائیں تو زہر کا اثر بخار اور وبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ مہندھانستروں میں نیلیم کے سپنے کیلئے خاص ایام مقرر ہیں۔  
نیلیم کے سپنے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔ جادو کا اثر نہیں ہوتا اور قید سے رہائی

میلی ہے۔

جس گھر میں نیلیم ہو وہ آتشزدگی سے محفوظ رہتا ہے۔

شبوت آکھیز خیالات کو کم کرتا ہے۔ پار سالوگ اسے پاس رکھتے ہیں۔

نیلیم سچائی اور وقاداری کی علامت ہے۔

نیلیم ہر بدنی تکلیف رفع کرتا ہے۔

امراض چشم میں جتا افراد کیلئے نیلیم نہایت مفید ہے۔

نیلیم سے ہر قسم کے رنج و الم دور ہو جاتے ہیں۔

نوجوان لڑکیوں کیلئے نیلیم خوش بختی کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

نیلیم زہرے سے متعلق ہے اس کے سپنے سے زیور، ملبوسات اور دولت ملتی ہے۔

شادی کے موقع پر یا ملنگی کے موقع پر تجھے کے طور پر نیلیم لڑکی کو دیں تو خوش بختی اور

دولت مندی کا باعث ہے۔

نیلیم کارٹیوں اور مجلسوں میں پہن کر جانے سے عزت ملتی ہے اور شخصیت پر کشش بن

جاتی ہے۔

- ☆ نیلم مقوی دماغ و بصر ہے۔
- ☆ نیلم پاس رکھنے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔
- ☆ نیلم صفراوی طبیعت کے لوگوں کو پہننا چاہیے تاکہ مشکلات سے محفوظ رہیں۔
- ☆ نیلم دل و دماغ کو فرحت اور جلا بخشتا ہے۔
- ☆ نیلم کا سرمہ بصارت کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔
- ☆ نیلم مہلک بیماریوں مثلاً طاعون وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔
- ☆ نیلم خون صفا ہوتا ہے اور نہ ہر کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ☆ نیلم سینے پر رکھنے سے بخار کی حرارت کم اور پیشانی پر رکھنے سے نکسیر پھوٹا بند ہو جاتی ہے۔
- ☆ اگر آنکھ میں کچھ پڑ جائے تو پچھلے پر رکھنے سے آنکھ سے وہ چیز باہر نکل جاتی ہے۔
- ☆ آنکھوں کے دھبوں اور سفیدی کے لئے مفید ہے۔
- ☆ اگر اس کا کشتہ دودھ کے ساتھ لیا جائے تو کئی امراض سے نجات ملتی ہے۔
- ☆ دشمن کے قہر و غضب سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ☆ نیلم کی موجودگی میں آتشزدگی کا خطرہ نہیں ہوتا۔
- ☆ نیلم پاکدامنی اور پارسائی کی علامت ہے۔
- ☆ اس کا تعلق زہرہ سیارہ سے ہے اور یہ نوجوان و شیرازوں کے لئے بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔
- ☆ منگنی یا شادی کی انگوٹھی میں نیلم جڑانے سے وقار، عزت اور دولت و شہرت حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ صفراوی طبعیات کے مالک اور زحل کے ناموافق لوگوں کے لئے بہت مہم

- ☆ نیلم کے زیورات کے استعمال سے دکاشی اور جاذبیت بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ نیلم امیر رنہ دیتا ہے اور اس سے ہر کام میں کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس نہ آئے تو انسان مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔
- ☆ گہرے رنگ کا نیلم زور و جبر کا مادہ سمجھا جاتا ہے۔
- ☆ نیلم تھن رقی کا تیز اثرات کا حامل ہوتا ہے۔
- ☆ افراطیون کے مطابق مور کی گردن کے رنگ جیسا نیلموں نیلم پہننے سے قدر و منزلت بڑھتی ہے۔
- ☆ یورپ کے لوگوں کا کہنا ہے کہ نیلم سے ایک خاص موکل وابستہ ہوتا ہے۔ جو اس کے پینے والے کا مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- ☆ نیلم کی تاثیر:
- ☆ نیلم کا مزہ پیکا، مزاج سرد اور خشک ہے۔ یہ جسم و آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ ملن طبع ہے، اس کی انگوٹھی جسم کو جلدی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کا نیلا رنگ خلیق حسد پیدا کرتا ہے۔
- ☆ زہریلی لہجہ نیلا اور گہرا رنگ، لیکن مثل مور کی گردن کا نیلا رنگ اچھا اور قیمتی ہوتا ہے۔ نیلم ہر شخص کو ہائیلیکس آتا لیکن جس کی موافقت کرتا ہے اس کو مالامال کر دیتا ہے۔ نیلم اور اوپل کی خاصیت تقریباً یک جہتی ہے یہ پتھر اگر کسی کو راس نہ آئے تو اسے کسی صورت نہیں پہننا چاہیے کیونکہ راس نہ آنے کی صورت میں پتھر کے پاس سوائے بربادی اور تباہی کے کچھ نہیں۔ یہ پتھر دنوں میں گدا سے ٹھاندا دیتا ہے یہاں تک کہ امراء تک پہنچا دیتا ہے کوئی بھی عیب دار نیلم پہننے سے مندرجہ ذیل نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- ☆ نیلا رنگ کا نیلم دائمی امراض پیدا کرتا ہے۔



☆ ریشہ یاد ہے والا باعث ذلت و خواری ہے۔

☆ نیلم میں کسی جگہ نیلے رنگ کی زیادہ یاد دہیلا پن کا رو بار میں نقصان کی علامت ہے۔

☆ ایک سے زیادہ رنگوں والا نیلم سینے سے انسان غصیل اور جھگڑا لہو ہو جاتا ہے۔

☆ جس نیلم کے اوپر والے حصے میں بادل کی سی چمک ہو وہ دولت اور بھر کا دشمن ہو

☆ ہے۔

☆ وہ نیلم جس کا رنگ ایک جگہ سے بالکل ششے کی مانند سفید اور دوسری جگہ کوئی گہرا رنگ

ہو تو باعث مقدم بازی ہوتا ہے۔

☆ جھائیوں والا اور چٹھا ہوا نیلم سینے والا جانوروں و درندوں کی خوراک بن کر

☆ ہے۔

☆ جس نیلم کے اندر علیحدہ پتھر کا ٹکڑا نظر آئے وہ کسی حادثے میں موت کا سبب بن کر

☆ ہے۔

☆ سفید داغ والا نیلم جلا وطنی کا موجب بن سکتا ہے۔

☆ نیلم کے فوائد:

☆ حکیم افلاطون نے لکھا ہے کہ نیلگوں نیلم استعمال کرنے سے دوستوں کی نگاہیں

انسان عزیز رہتا ہے۔ یہ ہمت و حوصلہ بڑھاتا ہے۔ آسانی رنگ کا نیلم کسی فن میں کامل کرتا ہے۔

☆ نیلم سینے سے ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ عزت و شہرت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ آئینہ میل کے حصول میں معاون ہے۔ یہ پتھر سینے والے کے علاوہ اس کی اولاد پر بھی اثر ڈالتا

☆ ہے اور ان کی قدر و منزلت بڑھاتا ہے۔ عقل، سکون، بردباری، ثابت قدمی اور بلند حوصلگی پیدا کرتا

☆ ہے۔ شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

☆ عام طور پر نیلم تین رتی سے زیادہ وزن کا زہر و اثر ہوتا ہے۔ اس گلینے کی انگوٹھی پہنے

☆ ایک حزن میں مبتلا پیدا ہو جاتی ہے کمزور آدمی خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ جفا کشی

☆ ویرانی کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے صاحب انگشتی کو اپنی شہرت بہت عزیز رہتی ہے۔ یہ

☆ بھڑکتے و تند رفتی قائم رکھنے میں بڑا معاون خیال کیا جاتا ہے۔ دلی تمناؤں کو پورا کرتا ہے اور

☆ بہت بڑھاتا ہے۔

☆ طبی نقطہ نگاہ سے نیلم کا سرمہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے اور ابصار

☆ کو تیز کرتا ہے اس کا سفوف زہر کیلئے تریاق ہے۔ دافع آسیب ہے اور دل و دماغ کو طاقت دیتا

☆ ہے اور دل کی تمام بیماریوں کیلئے آسیر ہے۔ خون کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ نکسیر پھوٹنے

☆ سے روکتا اور بخاری شدت کو کم کرتا ہے۔

☆ نیلم کی تاریخی اہمیت:

☆ وائز لوکی جنگ میں نیولین کی شکست کا باعث نیلم بنا۔

☆ ملکہ کٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر اس کے تاج کی زینت نیلم بنا اور ملکہ کو اس آیا۔

☆ امریکی پیش میوزیم میں 564 قیراط وزنی نایاب نیلم موجود ہے۔

☆ جس کے عجائب گھر میں 943 قیراط وزنی کستھنی رنگ کا نیلم جو برما سے برآمد ہوا تھا

☆ موجود ہے۔

☆ برطانیہ کے پیش میوزیم میں گوتم بدھ کا ایک مجسمہ موجود ہے جو نیلم سے تراشا ہوا ہے۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک تخت نیلم کا تھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو اس احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے گئے تھے وہ نیلم

☆ کی سلاں پر کندہ کئے گئے تھے۔

☆ نیلم کے اثرات معلوم کرنے کا عمل:

☆ جب کوئی شخص کوئی نیلم بازار سے خرید کر لائے تو چونکہ پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ

سے وزن، قوت کشش، قوت انعکاسی اور قوت برقی میں اضافہ ہوگا۔ اس لیے اس کی صرف قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے ان خاصیتوں کا نہ تو فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے نہ خریدنے والے کو۔ کچھ چتا ہوتا ہے کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے یا یہ پتھر پینے والے کے لیے کیسا در ہے گا تو اس کے لئے حضرات الحجری ضرورت ہوتی ہے۔

ایک گول دائرہ بنالیں ایک قسم کا علیحدہ کاغذ بڑا سا تیار کر لیں اتنا بڑا کہ اس کے اندرونی دائرہ کا قطر 2.75 انچ ہو اور بیرونی قطر 4.25 انچ ہو۔ اب باؤس ہو کر دو رکعت نماز نفل استحارہ پڑھیں۔ پھر سورہ یٰسین ایک مرتبہ پڑھ کر پتھر کو دائرے کے درمیان میں رکھیں اور پتھر کے اوپر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں تاکہ پتھر حرکت کرے تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو انگلی صرف مس کرتی رہے اب آہستہ آہستہ باقاعدہ (اِنَّہٗ مِنْ مُّسْلِمٰتٍ وَّ اِنَّہٗ لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَہٗ) پڑھتے جائیں چند منٹوں کے بعد پتھر حرکت پیرا کرے گا جس میں اس کی حیثیت کا اثر لکھا ہوا ہے اب عامل کو چاہیے کہ وہ اس خانہ کی عبادت نوٹ کرے جس میں پتھر نے قرار پڑا ہے یا اس کی تاثیر ہوگی اگر وہ جگہ حرکت کرتا مختلف خانوں میں جائے تو وہ پتھر اتنا ہی تاثیر کا حامل ہوگا اور اگر پتھر حرکت نہ کرے تو اس میں کوئی تاثیر نہیں ہوگی یا پینے والے کو فائدہ نہیں دے گا۔ پتھر کا وزن کم از کم بیس رتی ہونا چاہیے۔

اگر بہت سارے پتھر امتحان کیلئے موجود ہوں تو تمام کیلئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی بار سورہ یٰسین پڑھ کر اس پر دم کر دیا جائے البتہ ہر پتھر کا امتحان الگ الگ لیا جائے گا کہ اس میں کیا تاثیر ہے تمام گولوں کی برکات جاننے کیلئے ایک ہی جلسہ میں عمل کیا جاسکتا ہے۔

نیلیم کے مقامات:

☆ سیلون

☆ سری لنکا

سیام  
آسٹریلیا  
برما  
بنگلہ  
نیلیم کی قوت برقی:

اس کے کیسیادی مرکبات اور طاقت انعکاس و دیگر خواص یا قوت سے ملتے ہیں۔ نیلیم اور یا قوت میں صرف رنگ ہی کا فرق ہے۔ نیلیم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یا قوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ نیلیم کا رنگ مادہ کروم کی ترکیب کی باعث ہوتا ہے۔ گرمی کی تاب سے سفید اور زردی مائل نیلیم سفید ہو جاتا ہے لیکن مشرقی نیلیم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ ہاں کم درجہ حرارت کا رنگ اسٹنٹ کے رنگ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل مقام پیدا نش آبن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

نیلیم اور رنگ:

نیلیم میں ایک دو یا تین رنگ ہوتے ہیں۔ اس خصوصیت کو corundum کہتے ہیں۔ تاہم ان کا معروف رنگ نیلا ہی ہوتا ہے۔ یہ گرے اور بلیک شید کے بھی ہو سکتے ہیں۔ ان میں سرخ رنگ نہیں ہوتا۔ سرخ رنگ والے لعل کہلاتے ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ نیلیم سب رنگ لگتی ہوتے ہیں۔

نیلیم کی شفافیت، رنگ، صفائی، جسامت اور تراش سے اس کی قدر و قیمت متعین کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز جو نیلیم کے حوالے سے اہم جانی جاتی ہے یہ ہے کہ اس نیلیم کا نقش کس جغرافیائی خطے سے ہے۔ بہترین قسم کے نیلیم مشرقی آسٹریلیا، تھائی لینڈ، سری لنکا، ماسکو، مشرقی افریقہ اور شمالی امریکہ میں ہیلینا کے قریب دریائے Missouri کے

کنارے، ایک پہاڑ Gem Mountain اور مونتانا Montanat میں پائے جاتے ہیں۔ نیلم اور لعل ایک ہی علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بکثرت ملتا ہے اور دوسرا کم تعداد میں پایا جاتا ہے۔ دانشمن کے عباب گھر میں بڑا نیلم Logan sapphire ہے۔ اس 85 گرام 423 قیراط کے قدرتی نیلم کو ساختی ترکیب کے لحاظ سے تین نمائندگیوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ رنگ، شوخ پن، ہلکے پن سے گہرا رنگ۔

رنگ کا عمل دخل:

نیلے رنگ کا نیلم شوخ پن (Hue) کی وجہ سے خالص اور پہلے درجے میں ہوتا ہے۔ جامنی، ارغوانی اور سبز رنگ کے شیدہ دینے والے نیلم دوسرے درجے پر ہوتے ہیں۔ سبز رنگ کا نیلم منفی اثرات کا حامل جانا جاتا ہے۔ نیلے رنگ کا نیلم جس میں 15% منفی یا ارغوانی رنگ ہو عمدہ کوالٹی میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن وہ نیلم جس میں سبز رنگ کی جھلک ہو زیادہ اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ نیلے رنگ کے نیلم میں گہرا شیدہ چمک کو کم کرنے کی وجہ سے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اعلیٰ قسم کے نیلم میں منفی رنگ مائل ارغوانی ہوتا ہے جب کہ نیلا شوخ پر انگری رنگ 85% ہوتا ہے اور سینڈری میں 15% سے کم نہیں ہوتا۔

نیلم کے طبعی افعال:

سکنا، نیلم کے سپنے سے کئی ایک کرشمے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ مفرح دل و دماغ ہے۔ ایک خوراک صرع، خفقان، طاعون اور نوزلہ کو فائدہ دیتی ہے۔ دفع زہر ہے اور خون کو صاف کرتا ہے۔ اس کے سرمہ سے نظر اچھی ہو جاتی ہے۔ بخار کے مریض کے سینہ پر رکھی تو بخار کم ہو جاتا ہے۔ نکسیر جاری ہو تو پیشانی پر رکھنے سے خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا کینڑا ہو تو اسے پس کر گولی بنا کر آنکھ کے پونے پر رکھنے سے گرد اور کینڑا نکل جائے گا۔ اس سے آنکھوں کی ورم اور سفید چپک دور ہو جاتی ہے۔ اسے تھیں کر دودھ کے

سارے خاص تو زہر کا اثر، بخار اور دہائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں نیلم کے لیے کے لیے حسب ذیل خاص ایام و اوقات مقرر ہیں۔

نام ایام	نام منازل	نام طالع	جو کام پھن کر کرنے چاہئیں
برہمن	دبرین۔ زرع	سرطان	صدقہ خیرات کرنا۔ نقل پڑھنا
جمہ	زہ۔ قلب	بلع	عقرب۔ حوت
پیشی	زہرہ۔ صرف۔ عوا	اسد۔ میزان	کار حکومت۔ کار شجاعت
اتوار	اکلیل۔ قلب۔ سحوم	قوس	کار شای۔ کار شکار
دیش	سہاک۔ غفرہ۔ ہند	حمل	بیوپار۔ حساب کتاب
بدھ	انعام۔ رشا	جوزا۔ دلو	کار صلع۔ کار تشفی۔ کار فوجی
شور	ہند۔ موخر	سنبلہ	حساب کتاب۔ کار عدالت
	بلدہ۔ اضویہ	ثور	نو کروں کو اپنے ہاتھ سے دینا
		جدی	کار بار سکھانا۔ اہل ہنر کیلئے کام کرنا
	طرفہ۔ شولہ	جدی	دشمن کو زیر کرنے کے لئے کچھ کرنا
	بطین۔ ثریا	دلو۔ حمل	دشمن سے لڑنا۔ دشمن کو گرفتار کرنا
	مقدم	عقرب	چوروں اور دیگر مجرموں کو سزا دینا

بجرا باعث برکت ہیں یا شمس؟

سائنسدانوں کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہنے ہوئے پتھروں پر جب سورج کی توانیں پڑتی ہیں تو ان پر نہایت خوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔ ان پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اثرات رکھے ہیں۔ سب سے زیادہ قوی اور براہ راست اثر آفتابی کرنوں کا ہوتا ہے۔ دیگر



ستارے بھی ان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔ چاند کی خوشگوار نورانیت بھی عمدہ اثرات کی حامل ہوتی ہے۔

علم ہیئت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض جواہرات اپنے اثرات کے باعث ان کے پہننے والوں کو بام رفعت پر پہنچا دیتے ہیں۔

بارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے ایک جوہری نے کہا تھا کہ نیلم قیمتی پتھروں کا سرتاج ہے اور آج بھی اس قول کی صداقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خواتین کے شباب رنگ سے نیلم کو ایک خاص قسم کی مناسبت حاصل ہے اور اس کے حسن کو کبھی زوال نہیں ہوتا، نیلم آج بھی اس طرح مقبول اور ہر دلعزیز ہے جس طرح صدیوں پہلے تھا۔ ایک حسین و جمیل خاتون کے ساتھ جواہرات کا تصور لازم و ملزوم ہے۔ ایک حسین خاتون کے حسن کو نقش جواہرات چارچاند لگا دیتے ہیں۔ شعراء نے اس پر بڑی طبع آزمائی کی ہے۔

نیلم پہننا اعلیٰ سوسائٹی میں رواج بن چکا ہے۔ نیلم کو جواہرات میں ممتاز مانا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک متبرک پتھر آسمانی رنگ کے مشابہ ہے۔ یہ اس کی دلکش آہنی رعنائی کی تھی کہ یونانی اپنے دیوتا اپالو کو نیلم نذر کیا کرتے تھے۔ مشہور روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر تورات کے دس احکام دیئے تو وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔

ہیرا، یاقوت اور زمرد میں نیلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔

دنیا کا بڑا نیلم:

دنیا کا ایک بڑا نیلم نیویارک میوزیم میں رکھا ہوا ہے جس کا وزن 534 قیراط ہے لیکن سب سے عظیم نیلم جو دنیا میں دستیاب ہوا ہے وہ برما سے برآمد ہوا ہے۔ اس کا وزن 956 قیراط ہے۔ اس کی قیمت 35 ہزار پونڈ سے زائد ہے۔ اس میں سے تقریباً 9 عدد شاندار جینے تراشے جاتے

ہیں۔ نیلم کے ساتھ ہزار ہا داستانیں منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیلم نے بعض امراض کو اچھا کرنے میں اکثر موقوفوں پر کمالات دکھائے ہیں۔ یہ ایک عام عقیدہ ہے کہ مریض چشم کیلئے نیلم کا ٹکڑا بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں نیلم کو سعادت، برکت، سچائی، استحکام عشق اور تفکر کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ عوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نیلم پہننے والے کو اگر نیلم راس آجائے تو غریب سے امیر اور امیر سے امیر کبیر بناتا ہے اور ہر کام میں کامیابی اس کے قدم چومتی ہے اور اگر اس نہ آئے تو پہننے والا مختلف مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وصف ہیرا، پتھر، لہسنیا اور دیگر عوامی پتھروں کا ہے۔ جس نیلم کا رنگ گہرا ہوا ہے ”زنیلم“ کہتے ہیں اور جس نیلم کا رنگ ہلکا ہوا ہے ”لہ نیلم“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اصلی نیلم سفید بے رنگ ہوتا ہے۔ نیلا ہٹ کی جھلک اس مادے کے فطری امتزاج سے پیدا ہوتی ہے جو نیلم کا جزو لازم ہے مگر یہ جھلک غیر منظم ہونے کی وجہ سے نکھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیلم سازا سے کچھ اس انداز میں کاٹا ہے کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا رنگ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے۔

قلعہ روہتاس پر نصب نیلم:

شیر شاہ سوری کے قلعہ روہتاس (جہلم) میں شیشی دروازے پر ایک بڑا نیلم نصب تھا جسے کسی شخص نے اکھاڑ کر چکوال میں ایک بزرگ کو تحفے کے طور پر دیا تھا۔ اکثر مریض اس نیلم کو مستعار لے جاتے۔ اس نیلم کو ”روہتاس نیلم“ کا نام دیا گیا۔

اجزاء نیلم:

نیلم انہی اجزاء سے بنتا ہے جن سے یاقوت بنتا ہے مگر یاقوت اور نیلم کا رنگ انہیں ایک دوسرے سے تمیز کرتا ہے۔ نیلم کا رنگ تیز روشنی میں وہی رہتا ہے۔ اگر نیلم ہلکا ہو تو اس کا رنگ نیلا سفیدی مائل نظر آتا ہے۔

نیلیم سے علاج:

نیلیم کے طلسمی اثرات:

- ☆ نیلیم کے پینے سے کم ہمت آدمی اپنے اندر حوصلہ اور دلیری محسوس کرتا ہے اس کی طبیعت کام کاج کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اس کے پینے والے پر جادوؤں اثر نہیں کرتا۔
- ☆ نیلیم پیننے والا اپنے دوستوں اور عزیزوں کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے۔ اس کے پیننے والے کو شیطان خیالات اور دوسوے نہیں آتے۔ دشمنوں کا کوئی بھی وار اس پر اثر نہیں کرتا۔
- ☆ نیلیم خوش بختی کی علامت ہے۔
- ☆ نیلیم پیننے والے کو اگر اس آجائے تو فقیر سے شہنشاہ بنا دیتا ہے۔ جن افراد کی نظر کمزور ہو نیلیم کو دیکھنے سے ان کی بینائی بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ نیلیم کے کرشمے:

نیلیم دل اور دماغ کے لیے مفرح اور تقویت کا باعث ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے لیے مفید ہے ریڑھ کی ہڈی کے درد ختم کرتا ہے۔ مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ یہ امراض چشم میں فائدہ دیتا ہے اس کا سرمہ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ مصفی خون ہے۔ خون کی جملہ خرابیوں کو درست کرتا ہے۔ امراض میں فائدہ دیتا ہے۔ ماہواری کی خرابی کو ٹھیک کرتا ہے طاعون اور خفقان کے امراض میں فائدہ دیتا ہے۔ چچک کی سفیدی کو دور کرتا ہے۔ خون کی گرمی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پھوڑے پھنسی کو ختم کرتا ہے جسم میں قوت اور تیزی پیدا کرتا ہے۔ لیکوریا کے مرض کے لیے بہترین دوا ہے۔ بد ہضمی کی کیفیت میں مفید ہے خنثاف، کالی کھانسی، خسره، گردن توڑ بخار اور پولیو کے امراض میں انتہائی فائدہ مند ہے۔

جوڑوں کے درد کا علاج:

اس مرض میں جوڑوں کی اندرونی جھیلیاں سوج جاتی ہیں۔ جوڑوں میں پانی بھر جاتا

ہے اور اس پاس کا گوشت سوکھ جاتا ہے۔ ایک روز محسوس ہوتا ہے کہ جوڑوں میں، اکڑن ہے۔ سوجا ہوا ہونے پر انہیں جانا مشکل لگتا ہے۔ بتدریج جوڑے حرکت ہو جاتے ہیں۔ اعضاء بہت سوج کر فیڑے ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں میں سوزش اور سفیدی آ جاتی ہے۔ دل پھیلتا ہے اور قلب کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں سوزش اور سفیدی آ جاتی ہے۔ دل پھیلتا ہے اور جسم کے تمام عضلات اپنی حیثیت بدل کر بے کار ہو جاتے ہیں وجع المفاصل کی طرح اس بیماری کا بھی یہ خاصہ ہے کہ مریض کے جسم میں یورک ایسڈ زیادہ مقدار میں پیدا ہونے لگتا ہے۔ اب کچھ یہ خیال تھا کہ پیٹ کی خرابی کی وجہ سے جب غذا ہضم ہونے لگتی ہے تو لحمیات سے ایسوی نیاتی تھیں کی بجائے یورک ایسڈ اور آکسلیٹ بننے لگتے ہیں اور خون میں نظر آنے لگتے ہیں۔ پھر یہ چیزیں جسم میں آتے ہیں اور گردوں میں پھری بنانے کے علاوہ جوڑوں میں ورم اور سوزش کا باعث بنتے ہیں جب کہ جدید نظریات میں معدہ کی خرابی کی بجائے یورک ایسڈ کی پیدائش کو جسم میں سمایت اور کیمیائی نظام میں گزیر کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ تاہم اس حساسیت کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مر جان 9 رقی اور نیلیم 5 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ

فائدہ ہوگا۔

ضعف باہ کا علاج:

براع کرنے کی صلاحیت میں کمی یا ناکامی کو نامردی یا ضعف باہ کہتے ہیں۔ اس کی

مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

پیدا کی نامردی:

یہ نوزائیدہ بچوں میں بھی محسوس کی جاسکتی ہے جن کے اعضاء تناسل کا کوئی حصہ

غائب یا مکمل ہوتا ہے اس لئے یہ بچہ مردانہ صلاحیتوں سے محروم ہوتا ہے۔ اگر عضو تناسل اپنی

درست ساخت کے ساتھ موجود ہو تو نامردی کے دیگر اسباب قابل علاج ہیں مثلاً فوطے اگر

موجود ہوں تو ان کا کام ادویہ یا آپریشن کے ذریعہ درست کیا جاسکتا ہے۔

عضوی نامردی:

جسم کے غدودی نظام کی خرابیوں، کلاہ گردہ کی بیماری، ذیابیطس، آہٹک کی وجہ سے اعصابی تحریک، منشیات اور سیسہ کے مرکبات کا استعمال عضوی نامردی کا باعث ہوتا ہے۔ بازاری سرمہ اور قلعی میں سیسہ ملا ہوتا ہے اس لئے کشتیہ قلعی کھانے والوں میں نامردی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

نفیاتی نامردی:

جنسی خواہشات داغ کے تابع ہیں۔ اگر دماغ پر کسی چیز کے اثرات ہوں تو خواہش اور عمل متاثر ہوتے ہیں۔ حد سے زیادہ نفرت، پیار، خوف، احساس گناہ، تفکرات، اعصابی کمزوری اور دماغی امراض نفیاتی نامردی کی اہم وجوہات ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ٹیلم 5 رقی استعمال کریں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کمر کے درد کا علاج:

کمر کا درد ایک تکلیف دہ مرض ہے۔ یہ انسان کو چلنے پھرنے اور روزمرہ کے فرائض سرانجام دینے سے روک دیتا ہے۔ موجودہ سائنس کے دور میں اس مرض کا تلی بخش علاج سامنے نہیں آیا۔ مریض کو زیادہ تر آرام کرنے اور مخصوص ورزشیں کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ کمر درد کی وجہ سے ارد گرد کے عضلات، جھلی دار بند اور ڈسک پوری طرح پھینے اور سکڑنے کے قابل نہیں رہتے۔ جس کی وجہ سے مریض کے لئے سیدھا کھڑا ہونا اور دائیں بائیں حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ بعض مریض تو چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اکثر مریض شروع میں اس کے بارے میں زیادہ ترہ نہیں کرتے اور کبھی کبھار دفعہ درد گولی کھا کر پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جب مرض پوری شدت سے حملہ آور ہوتا ہے تو پھر جان کے لئے

بچنے ہیں کیونکہ روز بروز قوت مدافعت کمزور ہوتی جاتی ہے اور علاج بھی دشوار ہوتا جاتا ہے۔ اس مرض کا زہرناؤک ریشوں، اعصاب اور تالیوں میں پھیلتا جاتا ہے اور کبھی معمولی دلت کرنے سے اور کبھی نزلہ زکام یا سخت قسم کا بخار ہونے سے درد شدت اختیار کرتا ہے۔ دماغ کے ستون پر دباؤ پڑھتے پڑھتے کمر کے مقام پر آکر شدت درد کا احساس ہوتا ہے اور جب اس کا دباؤ گولے کی بڑی خونی رگ پر ٹھہرنے لگے تو تالیں اکڑا کر چلنا دو بھر ہو جاتا ہے۔ عموماً ایسے پچاس سال تک کی عمر میں اس مرض کے حملہ کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ مردوں میں گردہ کے ساتھ عرق النساء کی شکایت بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ عورتوں میں عموماً پینتیس سال کی عمر میں کمر درد شروع ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ٹیلم 9 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ہیپاٹائٹس کا علاج:

مریض کے چہرے کی رنگت کا بدلنا، چت لینے پر دائیں طرف پسلیوں کے نیچے بوجھ اور درد، سانس میں دقت، پیٹ میں بھاری پن، کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ، آنکھوں میں بے جان کیفیت، حد سے زیادہ کمزوری، تھکائی اور بھوک کی کمی جگر کے ورم کی اہم علامات ہیں۔ اس کا باعث ایک وائرس ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کو صبح 4 بجے سے شام 6 بجے کے درمیان تھکائی ہو تو وہ ورم جگر کا شکار ہوگا۔ اس مرض میں چکنائی، منشیات، اور تیز ادویہ سے پرہیز کرنا۔ پانی اور شربت کافی مقدار میں لیں۔ سنگترہ، مالنا اور اونٹنی کا دودھ مفید ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ٹیلم 7 رقی استعمال کریں۔ اضافی طور پر جگر القمر 3 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔



## اوپل (OPAL)

یہ ایک دلفریب اور خوش رنگ پتھر ہے اس پتھر کی بہت سی اقسام ہیں۔ جن میں پتھر نمایاں ہیں۔

اوپل سیاہ:

یہ نہایت قیمتی جواہرات میں شمار ہوتا ہے اور اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔

آتش اوپل:

اس میں سے سرخ رنگ کی جھلملاتی روشنی منعکس ہوتی ہے۔

سیسی اوپل:

یہ دودھیارنگ کا جوہر ہوتا ہے۔

بائیڈروفین:

یہ سیاہ رنگ کا خوبصورت اوپل ہوتا ہے۔

کچھولانگ اوپل:

یہ کاسڈونی سے مشابہ ایک اوپل ہے۔

ہائی لائٹ اوپل:

یہ شفاف اور منور اوپل ہوتا ہے۔

منی لائیٹ اوپل:

یہ براؤن رنگ کا خوبصورت نگینہ ہوتا ہے۔

چوٹی اوپل: Wooden Opal یہ خاکی براؤن یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

سپر سیاہ اوپل:

یہ سنگ ریشم جیسے خدوخال کا حامل ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ سٹیش سنٹر اور معدنی اوپل بھی کافی معروف ہیں۔

اوپل میں اندرونی درزیں ہوتی ہیں۔ یہ پتھر نہایت چمک دمک کا مالک ہوتا ہے۔ اکثر ہتھال میں رکھ کر یہ دھندلا جاتا ہے۔ مگر پانی میں رکھنے سے اس کا رنگ اور بلوریں چمک لوٹ آتی ہے۔

اسے اولپو بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ اہل عرب اسے حجر الایض کے نام سے پکارتے ہیں۔ یا سٹریلیا، انجیم، میکسیکو، لیڈیا، برازیل اور چیکوسلوواکیہ میں پایا جاتا ہے۔

اوپل کی خصوصیات:

- ☆ یہ روشن ستاروں جیسا نگینہ از دو اجبی مسرتوں اور باہمی الفت کا ضامن ہوتا ہے۔
- ☆ یہ انسان کے اندر وقار، متانت اور شجیدگی پیدا کرتا ہے۔
- ☆ اسے بد قسمت کا باعث پتھر سمجھا جاتا ہے جو بالکل غلط بات ہے۔
- ☆ یہ جاذبیت اور تاثیر انگیزی کی صلاحیت رکھتا ہے لہذا اوپل ہمیشہ نیا خرید کر استعمال کرنا چاہیے۔

اوپل کے خواص:

- ☆ دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریاں: دانتوں میں خون آنا وغیرہ میں اس کا منجن استعمال کریں۔
- ☆ فمی مرض کے لئے مفید ہے اس کا سرمہ لگانے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

دودھیا اوپل:

یہ قیمتی اور پُرانا جواہر ہے۔ اس جواہر کی آب و تاب کا رنگیل کی مانند ہے۔ اس کا مادہ زعفرانی رنگ امتحان کے مشابہ ہے اور زرد رنگ زمر سے ملتا ہے اکثر نے تسلیم کیا ہے کہ خوش رنگی کے لحاظ سے تمام جواہرات پر فوقیت رکھتا ہے۔

اوپل کی اقسام:

☆ سیاہ اوپل یہ سب سے قیمتی ہے۔

☆ اعلیٰ قسم کا اوپل۔

☆ آتش یا اوپل اس کے اندر چمکیلی سرخ رنگ کی دھبیں نکلتی ہیں۔

☆ عام اوپل یا سیسی اوپل اس میں عمدہ دودھی رنگ ہوتا ہے شیشہ سے چھپا جاسکتا ہے۔

☆ حائیز روغین کا رنگ تاریک اور خوش رنگ ہوتا ہے۔

☆ کچھ لوان یہ کالسدونی کے مشابہ ہے۔

☆ حایا لائیٹ۔ بلورین۔ چمک۔ شفاف۔

☆ مٹی لائیٹ کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔

☆ وڈ اوپل یعنی چونی اوپل اس کا رنگ خاکی، بھورا یا سیاہ ہوتا ہے۔

☆ اوپل جیسپر یہ سنگ شہم کے مشابہ ہے۔

☆ پبلش سنٹر، یہ آتش فشاں و چشمہ ہائے گرم کے قریب ملتا ہے۔

اوپل کی ماہیت:

چمک بلورین، مرواریدی روغنی۔ رنگ سفید، زرد، بھورا، ہبز اور خاکی ہے۔ اس میں اندرونی درزیں ہوتی ہیں۔ جن میں ہوا بھری رہتی ہے۔ دھوکئی سے نہیں کھلتا۔ اگر تیز گڑا

بہت جلدی ہو جانے کے باعث تاریک ہو جاتا ہے۔ جن اقسام میں اوپل کا عنصر قابل ہوتا ہے وہ گرمی سے سرخ ہو جاتے ہیں۔ اوپل جو کثرت استعمال سے خراب ہو جاتا ہے اس میں زرد رنگ میں کچھ دقت رکھا جائے تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ سنگری کا اوپل دودھی رنگ کا ہوتا ہے۔ کثرت استعمال سے خراب نہیں ہوتا۔ آئرلینڈ کا اوپل عمدہ نہیں ہوتا۔ جنوبی آسٹریلیا کا اوپل عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ میکسیکو کا اوپل خوشنما ہوتا ہے۔ لیکن سورخ وار ہوتا ہے۔ کثرت استعمال سے اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

اوپل کی ساخت:

اوپل کی کرشل ساخت Amorphous ہے یہ وہ گلاس کا پتھر ہے جو اتنی جلدی غبار اور کرشل کی شکل اختیار نہیں کر سکا، اس کی کیمیکل کمپوزیشن بالکل کرشل کی حالت اختیار نہیں کر سکتی، اس میں ایک سے پانچ فیصد پانی بھی موجود ہوتا ہے، اس لیے ان کرشل کہلاتا ہے، اس کا کیمیکل فارمولا دراصل سیلیکون ڈائی آکسائیڈ اور پانی کا مرکب ہے اس لیے یہ ان چند جڑوں میں شمار ہوتا ہے جو بالآخر چمک جاتے اور رنگ تبدیل کر لیتے ہیں۔ اگر اس کا رنگ تبدیل ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ لیبارٹری میں تیار شدہ نقلی اوپل ہے، اس لیے اوپل جیسے پتھروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ زمانہ اسے کچھ دیر سادہ پانی میں یا نباتاتی پانی میں چھوڑ دیا جائے اور خشک کر کے استعمال کیا جائے۔

اوپل کی تختی عام طور پر 6 درجہ لکھی جاتی ہے مگر چونکہ یہ مختلف چیزوں (عنصر) کا مجموعہ مرکب ہے اس لیے یہ تختی 6.5 درجہ سے لے کر 5.5 درجہ تک تبدیل ہو سکتی ہے، اس کا اثرات بہت کم ہوتی ہے اس کی دو بنیادی اقسام ہیں نایاب پتھر جو کہ بلور کی طرح رنگ بکھیرتا ہے "دھری عام قسم جو" سنگ دودھیا" کے نام سے مشہور ہے، اس کے علاوہ شیشہ اور ایک خاص بہت سے نقلی پتھر اوپل کے نام سے دنیا میں فروخت ہوتے ہیں۔



latex Opel بھی لیبارٹری میں تیار ہوتا ہے جو نہ صرف قیمت کے لحاظ سے سستا ہوتا ہے بلکہ ظاہری وجوہات کی بنا پر اور بہترین اوپل کی مشابہت رکھنے کی وجہ سے تمام ممالک میں اوپل کے ساتھ ہی فروخت ہوتا ہے، چونکہ اوپل کو لیبارٹری میں تیار کرنا اصل اوپل کی کان کنی سے سستا پڑتا ہے اس لیے تمام دنیا میں بڑی تعداد میں نقلی اوپل مارکیٹ میں موجود ہوتا ہے۔ اوپل کے بے شمار شیڈ:

اوپل کو قدیم تاریخ میں "حوا کا چہرہ" قرار دیا جاتا ہے کیونکہ حوا کی طرح اس کی بھی بے شمار قسمیں اور رنگ ہیں، حوا (عورت) کے موڈ کی طرح اس کی اکثر قسمیں رنگت اور چمک تبدیل کرتی ہیں اوپل کے بے شمار رنگ ہیں تقریباً قوس قزح کے تمام رنگوں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار شیڈ میں پایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سفید دو دھیاسے ہلکے گرے تک، سفید سے کاسے رنگ تک، زردی مائل سبز، اورنج، اسکاٹی پلیو، وحوال جیسا گرے، مکمل سیاہ، لال، گلابی، پیلا، بے رنگ ہو سکتا ہے، اوپل ٹرانسپیرنٹ، ٹان ٹرانسپیرنٹ اور سی ٹرانسپیرنٹ میں پایا جاتا ہے جنی کہ بلور کی طرح آب و تاب چمک دمک والا بھی مل جاتا ہے، سب سے قیمتی مکمل سیاہ اوپل ہوتا ہے جبکہ نایاب اوپل بے رنگ ہوتا ہے۔

اوپل کے طبی افعال:

یہ ایک خوبصورت پتھر ہے۔ جو ناحق غلط شہرت پا گیا ہے کہ بد قسمتی لاتا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔

☆ اوپل کو تمام امراض کا دافع قرار دیا گیا ہے، اسے تمام بیماریوں کے حملوں کو روکنے والا پتھر کہا جاتا ہے، یہ آنکھ کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے۔

☆ یہ عام صحت کا ضامن پتھر ہے، خاص طور پر معدہ، تلی اور پیٹ کی تمام بیماریوں سے شفا بخش ہے۔

اوپل پینے کے اندرونی اعضاء، تلی معدہ اور پیٹ کو طاقتور بناتا ہے۔

☆ یہ مردانہ اور زنانہ تمام جنسی اعضاء کے امراض میں اکسیری اثر رکھتا ہے۔

☆ امراض خبیثہ کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے۔

☆ یہ مردانہ خبیثہ اور زنانہ خبیثہ الرحم اور بیضہ دانہ کی کمزوری اور نقصان کو دور کرتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل طحال، دلہیدہ اور تلی کے امراض کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے اور

☆ مکمل شفا دیتا ہے۔

☆ ریڈ فائر اوپل ذہن کو شفاف کرتا ہے اور ذہنی ابتری و کشمکش کو دور کرتا ہے۔

☆ یہ خون نہ پیدا ہونے والے امراض میں خون کی دیگر بیماریوں کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ یہ وجدان کی قوت اور دیگر روحانی قوتوں کو ابھرنے میں مدد دیتا ہے۔

☆ یہ خون کے سرخ ذرات اور عضلات کی نشوونما کیلئے مفید ہے۔

☆ ریڈ فائر اوپل، اضطراب، ڈپریشن کو دور کر کے اعصاب کو سکون دیتا ہے۔

☆ یہ طبیعت میں بدشاشت، جولانی اور خوشی پیدا کرتا ہے۔

☆ یہ خوف و مایوسی کو دور کر کے تروتازہ اور توانا رکھتا ہے۔

☆ ریڈ فائر اوپل ہیرے کی طرح تمام قوت جذب کرنے کی صلاحیت رکھنے والا پتھر ہے۔

☆ یہ چاندی پر اپنے پسینے والے کے تمام منفی و مثبت خواص خاص طور پر منفی قوت جذب کر لیتا ہے، چاندی کیلئے اینڈ اوپل پسینے سے حکماء نے منع کیا ہے۔

☆ جنسی طور پر کم حرارت والی عورتوں اور مردوں کیلئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل آفاقی جذبہ محبت کو مستحکم کرتا ہے۔

☆ چونکہ اوپل خیال کی قوت کو استعمال کرتا ہے اس لیے اسے پسینے والے کیلئے نہایت



ضروری ہے کہ اپنی تمام سوچ کو مثبت بنائے تو لازمی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل سے فائدہ اٹھانے کیلئے اسے انگلیوں میں یا گردن کے مقام پر پکڑنا چاہیے۔

☆ یہ انصاف لاتا ہے، اگر آپ انصاف پسند نہ ہوں تو یہ آپ کو نقصان بھی دے سکتا ہے۔ اسی لئے اوپل کو برج میزان والوں کا کلی اسٹون (خوش قسمتی کا پتھر) کہا جاتا ہے۔

☆ اگر آپ مثبت خیالات رکھنے والے نہیں ہیں اور فطری طور پر حاسد ہیں تو اوپل اپنے سے گریز کریں اسے بیماری کے دوران پکڑ سکتے ہیں۔

☆ قدیم رومن عقیدے کے مطابق اوپل آنکھوں کے تمام امراض کو دور کرنے کے علاوہ نظر بد کو بھی دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

☆ یورچین لوگوں کے قول کے مطابق اوپل انسان کو دولت مند بناتا ہے اور عقل و دانش میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ اوپل جو اہر کی رانی:

☆ اوپل کا محبت کے معاملات سے گہرا تعلق ہے، یہ زندگی میں محبت کا عنصر داخل کرنے والا پتھر کہلاتا ہے۔

☆ اوپل کو جو اہر کی رانی بھی کہا جاتا ہے اس لیے یہ نہ صرف انسان کو محبت سے آشنا کرتا ہے بلکہ طمانیت اور خوشی کے احساس بھی ابھارتا ہے۔

☆ اوپل اشتعال انگیز طبیعت کو کنٹرول کرتا ہے اور غصے کو دور کرتا ہے۔

☆ چینی و جاپانی اقوام کے مطابق اوپل پاکیزگی کا نشان ہے۔

☆ اوپل امیدیں دلاتا ہے اور تمام امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ اوپل کے روحانی خواص:

☆ نیلم اور ہیرے کے بعد سب سے زیادہ کہانیاں اوپل سے ہی منسوب ہیں۔

☆ 1882ء میں سر وائٹ اسکاٹ نے ایک ناول میں اوپل کی برائی بیان کی تھی، مصنف کی زبردست مانتی شخصیت کے سبب لوگوں نے اس کہانی کو حقیقت سمجھ لیا اور اوپل کی حیثیت درجہ اول سے گر کر درجہ سوم میں پہنچ گئی، پورے یورپ میں اس کا کوئی خریدار نہ رہا، تقریباً 20 برس تک اس چمکوں سمجھا جاتا رہا، آخر جب انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ نے اپنے تاج میں سیاہ اوپل لگایا تب جا کر اوپل کی قیمت بحال ہونا شروع ہوئی۔

☆ روحانی اعتبار سے اوپل موڈی افراد کے موڈ میں استحکام پیدا کرتا ہے، اس لئے یہ ان افراد کیلئے خصوصی طور پر مفید ہے جن کا خوش قسمتی کا عدد 2 ہے۔ یہ پتھر سوچ بچار کی قوت پیدا کرتا ہے اور کسی کی عطا کرتا ہے، اس لئے مراقبہ کے دوران اس کا پہننا نہایت مفید ہے۔

☆ دودھیا رنگ:

☆ اس عام اوپل کی بیک گراؤنڈ سفید، دودھیا، زرد گلابی ہوتی ہے اس کی خصوصیات یہ ہیں کہ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ یہ جسمانی نقص اور ضعف بدن کی وجہ سے بولنے میں دشواری دور کرتا ہے، یہ مرض صرع یعنی مرگی کے مرض میں شفا دیتا ہے۔

☆ یہ افرادی حرکت میں غیر ہم آہنگی کو دور کرتا ہے۔ مردوں میں پائی جانے والی نسوانیت یعنی نسوانی پن کو دور کرنے کیلئے مفید ہے۔ یہ پتھر دماغ کے گیٹنڈز کی کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے۔ عام اوپل کو ہمیشہ گلے میں لٹکانا چاہیے لیکن طبی استعمال کیلئے یہ ہاتھوں میں بھی پہنا جاسکتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل:

☆ سیاہ اوپل خاص اوپل ہے، یہ گولڈن راؤنڈ سے لے کر سیاہ بیک گراؤنڈ تک کے

رنگوں میں ملتا ہے۔

اولیل اور خواب:

☆ اگر خواب میں آپ سے اولیل گم ہو جائے تو کوئی دوست یا عزیز عارضی طور پر ڈور ہو جائے گا۔

☆ اگر خواب میں اولیل میں چمک نظر آئے تو خوشیاں حاصل ہوں گی۔

☆ اگر اولیل خواب میں دور نظر آئے یعنی اپنے جسم پر نظر نہ آئے تو خوش بخش آتا ہے۔

☆ خواب میں اگر خود کو اولیل پہنے دیکھے تو کسی معاملے میں جزوی طور پر غلط فہمی کا حکم ہو گا۔

☆ اگر آسمان میں اولیل دیکھیں یا آسمان اولیل کی رنگت کی طرح دکھائی دے تو آپ اپنے پسندیدہ شخص کو پانے میں کامیاب ہوں گے۔

☆ اگر اپنے پاس بہت سارے اولیل دیکھیں تو آپ دوسروں کے مشورے یا خیالات کا بالکل دھیان دیئے بغیر اپنا کام کرنے والے افراد ہیں اور لاشعور آپ کو تبدیل ہونے کا اشارہ دے رہا ہے۔

☆ اگر آپ تین اولیل اکٹھے دیکھیں تو یہ جسمانی، جذباتی اور ذہنی ہم آہنگی کی نشانی ہے۔

سرخ اولیل:

یہ اولیل صرف اور سرخ رنگ کے مختلف شیڈز میں ملتا ہے، یہ زرقون اور بلور کی طرح چمک دمک رکھنے والا پتھر ریڈ فائر اولیل کہلاتا ہے، یہ کئی طرح سے یا قوت کی کوائفی اور خواص کا حامل ہے۔

اولیل سے علاج:

دوسرے کا علاج:

سر کے کسی بھی حصہ میں کسی بھی وجہ سے درد ہو، اسے عرف عام میں در دوسری کہتے ہیں۔ یہ ایک عام بیماری ہے۔ اور اکثر اس کی تشخیص نہایت مشکل امر ہوتی ہے کیونکہ کبھی تو یہ نہایت معمولی قسم کا ہوتا ہے اور محض تھکاوٹ رفع ہونے پر ختم ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ روز بروز کاٹھنہ بن جائے گا اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہوگا۔ آنکھ، ناک، کان، گلا، چہرہ اور سر کے اعصاب میں کوئی تکلیف بھی درد سر کو ختم دے سکتی ہے اس لئے درد کے بیان کی نسبت سے ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

بالواسطہ سردرد:

آنکھ میں دباؤ کی زیادتی، سوزش، کالا موتیا، ناک کی جھیلیوں میں پیپ، انجماد، مسوڑھوں کی سوزش، دانت درد، منہ میں بہت زیادہ ٹھنڈک، گردن میں بل یا گردن کے مہروں کی سوزش درد کے بالواسطہ باعث ہوتے ہیں۔

اور ان سر:

کھوپڑی اور چہرے کے ارد گرد اور حلق کے اندر کے اعصاب میں سوزش سردرد کا باعث ہوتی ہے۔ نوعیت کے لحاظ سے یہ درد کبھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے بیماری پٹن ہو اور کبھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سر کٹ رہا ہو۔

دماغ کی جھیلیوں کا درد:

گردن تو ذرا بخار، چپ وق اور جھیلیوں کی سوزش میں جب درد ہوتا ہے تو مریض کو چکر آتے ہیں مدھنشی نہ رہی لگتی ہے اور چال میں میں لڑکھڑاہٹ ہوتی ہے نیز درد یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دماغ میں ہتھوڑے بچ رہے ہوں۔

خون کی تالیوں کا سردرد:

خون کا دباؤ یا بلند پریش پریشی میں جھگی آ جانے سے سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ یہ درد صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے اور اگر آکسیجن کی کمی سے ہو تو سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔

دباؤ کا درد:

جب سر کے اندر کوئی چیز بڑھنے لگے اور دباؤ میں اضافہ ہو تو سر میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد مسلسل ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے سر پر کوئی مار رہا ہو۔

نفسیاتی درد:

اعصابی کھچاؤ، پریشانیاں، احساس محرومی، محبت میں ناکامی اور جدائی نیز موت کے صدمات سردرد کا باعث بنتے ہیں۔ یہ درد دن ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور کبھی کبھی سر میں درد کی وجہ سے نیند سے بیدار ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اوپل 5 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## زرقون

(ZIRCON)

زرقون کو گومیدک، جارجون، جاپا، منٹو، زرگن، جینٹھ، ہاپا، سنٹھ، ہسی، رتن اور گومیدہ کہا جاتا ہے۔

قرحی، سیندوری یا آتش رنگ کے زرقون جینٹھ لائیلی کہلاتے ہیں۔

زرقون کے مختلف رنگ ہوتے ہیں جن میں زردی، مکمل سرخ رنگ اور کھربا جیسے رنگ بھی شامل ہیں۔ جو زرقون سفید کھربا کی مانند ہوتا ہے وہ انتہائی شاندار ہوتا ہے۔

زرقون کی پہچان:

شیات کے لئے اسے حرارت دے کر خوردبین سے رنگ دیکھا جاتا ہے۔ یہ شعاعیں

محسوس کرنے کی دہلی طاقت رکھتا ہے۔ اس کو گرگڑا جائے تو برقی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

نور میں سے دیکھیں کہ اس کا خاص رنگ جسے فرانسیسی رٹائن کہتے ہیں دکھائی دیتا ہے یا

نہیں۔ اس رنگ پر اگر سپرٹ وائن ڈالیں تو آبی رنگ سا ہو جاتا ہے۔

زرقون کی خصوصیات:

\* زرقون ایک متبرک گیند سمجھا جاتا ہے۔

\* تاریخی اور شرقی رنگ کا زرقون عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

\* سفید رنگ کا زرقون جس سے سات رنگ جھللاتے ہیں بیشتر افراد کے لئے موزوں

کہا جاتا ہے۔

\* زرقون کی موجودگی سے دولت و شہرت ملتی ہے۔

\* زرقون مختلف دباؤں سے بچاتا ہے اور کاروباری ترقی کا ضامن سمجھا جاتا ہے۔



☆ بادی و بلفی مزاج کے افراد کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ زرقون مفلوک جان میں حدت و حرارت پیدا کرتا ہے۔ اس کا کشتہ بھی فاج و آلے مریض کے لئے اکیسر ہوتا ہے۔ ☆ اس کی چند قسمیں کبریا اور پلک کے مشابہہ ہوتی ہیں۔

آج کل مصنوعی طریقے سے بھی زرقون تیار کئے جا رہے ہیں اور اسے مصنوعی جواہرات کی دنیا کا بے تاج بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ جس خوبصورتی اور بے مثل انداز سے اسے ڈھالا اور تراشا جاسکتا ہے۔ اس طرح دوسرے پتھروں کو نہیں تراشا جاتا۔ یہ تراش و تراش کے لحاظ سے نہایت منفرد ہوتا ہے۔

زرقون کا شمار قدیم پتھروں میں ہوتا ہے، یہ حجم اور وزن میں الماس سے زیادہ ہوتا ہے اور ظاہری شکل و شباهت میں الماس سے اس قدر مماثلت رکھتا ہے کہ دونوں پتھروں میں امتیاز کرنا دشوار ہو جاتا ہے، صرف وزن کے فرق اور حجم کے لحاظ سے ہی اس کی شناخت کی جاسکتی ہے، یہ کافی چمکدار پتھر ہے۔

مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں، جو درجہ ذیل ہیں۔

☆ انگریزی میں اس کا نام زرقون (Zircon) ہے۔

☆ ہندی زبان میں اس کو گو میدہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

☆ اردو میں یہ پتھر زرقون کہلاتا ہے (اسے گو میدہ بھی کہا جاتا ہے لیکن اکثر انگریزی کا نام لیا جاتا ہے)

☆ عربی زبان میں اس پتھر کا نام لعل ہے۔

☆ سنسکرت میں اس پتھر کو گو میدک کہتے ہیں۔

اقسام اور رنگت:

زرقون کی رنگوں کے لحاظ سے کئی اقسام ہیں، جو درجہ ذیل ہیں۔

☆ سبز زرقون

☆ نیلا زرقون

☆ نارنجی زرقون

☆ پیلا زرقون

☆ سرخ زرقون

☆ بلوری زرقون

☆ پیلا خاکستری زرقون

☆ زرقون کی مشہور دو اقسام:

جرگوئز:

یہ جگہ زرد رنگ کا زرقون ہے، یہی زرقون کی اعلیٰ قسم ہے، اس کے علاوہ زرقون کی ایک قسم وہ ہے جس میں داغ، شکاف یا چیر کا نشان ہوتا ہے، اسے عیب دار زرقون کہا جاتا ہے۔

ہائی سٹنڈ:

یہ زیتون رنگت میں سرخی مائل خاکستری اور نارنجی سرخ ہوتا ہے، اس کے بڑے ذخائر سری لنکا میں ہیں۔

زرقون کی صلاحیت:

زرقون دھوکئی میں نہیں پگھلتا حالانکہ ایسونا سیٹ پگھل جاتا ہے اس میں 7.5 درجہ کی گرمی ہے۔ طاقت الکاس اعلیٰ درجہ کی دو چند ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔

زرقون کے کسری خواص:

☆ اہل رویا زرقون کو متبرک سمجھتے تھے۔

☆ لوگوں کا خیال تھا کہ زرقون دولت و عزت بڑھاتا ہے۔

☆ زرقون وبا اور بھوتوں کے آسیب سے نجات دیتا ہے۔

☆ زرقون زمانہ قدیم میں زیورات کے طور پر بھی مستعمل ہوتا تھا۔

☆ زرقون شریقی رنگ کا بہتر ہوتا ہے۔

☆ جسمانی روزگار کی بہتری اور دشمنوں پر فتح مندی کیلئے زرقون کا پاس رکھنا ضروری

ہے۔

☆ جس شخص کا مزاج بادی یا بلغھی ہو یا اس کے برج میں ناقص واقع ہو اس کو زرقون پاس

رکھنا مفید ہے۔

زرقون کا رنگ:

زرقون زرد، بھورے، خاکی، سفید، سرخ اور نارنجی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ چمک

دک میں یہ ایک بے مثل جوہر ہے۔ عموماً نارنجی صاف و شفاف ہونا چاہیے۔

زرقون کی خامیاں:

☆ چیر یعنی شکاف، داغ یا براق زرقون کے عیوب سمجھے جاتے ہیں۔

☆ پہلے پہل یہ زیورات میں کثرت سے استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر بعد میں اس کا استعمال

قدرے کم ہو گیا۔ تاہم اسے اب بھی انگوٹھیوں میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ زرقون پاکستان، فرانس، امریکہ، ناروے اور سیلون میں پایا جاتا ہے۔

زرقون کے کیمیائی مرکبات:

اس میں 66.8 حصہ زرقونیا 33.1 سیلکا اور 0.1 حصہ آکسڈ آہن مرکب ہے۔

آگ میں تیز آج دینے سے اس کی چمک بڑھتی ہے لیکن رنگ دور ہو جاتا ہے۔ سوہاگی کی مدد

سے پگھل کر صاف شیشہ کی صورت کا ہو جاتا ہے۔ گرمی سے اس میں فاسفورس پیدا ہوتی ہے کوئی

جیو الی پر موز نہیں۔

کیمیائی ترکیب:

زرقون میں درج ذیل کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

☆ سیلکا

☆ زرگونیم

☆ مگنیز

☆ پائیم

☆ میٹیم

زرقون کے مثبت اثرات:

☆ زرقون انسان کا حوصلہ بلند کرتا ہے، سمندری طوفان اور حادثات میں معاونت کرتا

ہے۔

☆ زرقون روزگار میں اضافہ کرتا ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے۔

☆ زرقون انسان کو ناگہانی آفات سے محفوظ رکھتا ہے، یہ پتھر دافع بلیات ہے۔

☆ زرقون محبت میں کامیاب کرتا ہے، شادی کرنے میں بھی بابرکت اور معاون ثابت

ہوتا ہے۔

☆ زرقون صحت اور علم کے حصول میں مدد کرتا ہے۔

☆ زرقون انسانی ذہن پر خوشگوار اثرات ڈالتا ہے اور پرسکون نیند لاتا ہے۔

☆ اس گھر میں برکت ہوتی ہے جس میں زرقون موجود ہوتا ہے۔

☆ زرقون کے استعمال سے انسان کے عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ زرقون تعلیقی صلاحیتوں کی آبیاری کرتا ہے۔

نقدیہ میں کفار قرار دیا ہے۔

نقدیہ بھٹکے ہوئے کرتے ہے۔

نقدیہ کے علمی افعال:

نقدیہ کی توان:

نقدیہ کی گرفت میں احوال جو اکر رہے اور محنت و سحر کی قوت پر

کشت:

نقدیہ کے استعمال سے زبان کی کشت ختم ہو جاتی ہے۔

نقدیہ کا کلام:

نقدیہ کے استعمال سے نقدیہ کا کلام ختم ہو جاتا ہے اور صرف کلمہ میں رہ جاتا ہے۔

نقدیہ:

نقدیہ کا قیام:

نقدیہ اصولی اور اعراف قیام میں اصرار و اکتاف ہے۔

نقدیہ کی نگاہ:

نقدیہ سے نقدیہ کی نگاہ نقدیہ ہے یہ نقدیہ کی گرفت میں کلام کرتے ہیں۔

مراقبہ کی زبان:

نقدیہ میں زبان اور مراقبہ کا ختم کرتے ہیں۔

نقدیہ کی اعراف:

نقدیہ کی اعراف میں اعراف کرتے ہیں یہ اعراف کی گرفت میں کلام کرتے ہیں۔

نقدیہ کی ختم کرتے ہیں۔

نقدیہ کی زبان:

نقدیہ کے علمی افعال:

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔

نقدیہ کی زبان کے شعریہ کلام میں پڑا ہوا کتابت میں ہجرت میں مرگ مرگ ہے۔



انٹیک ری ایکٹر:

زرقون سے اینٹی ٹیکنالوجی میں بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، یہ اینٹی بجلی گھروں کے اینکڑوں میں استعمال ہوتا ہے۔

کلی پتھر یا برتھ اسٹون:

زرقون کا تعلق سیارہ عطارد سے ہے اور سیارہ عطارد برج سنبلہ اور جوزا پر گزرتا ہے۔ چنانچہ یہ جوزا اور سنبلہ کا کلی اسٹون یا موافق پتھر ہے، یہ ماہ اگست میں پیدا ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون اور ان ہی لوگوں کو اس آقا ہے جن کا کلی نمبر 5 ہے۔

زرقون کی تاریخی حیثیت:

تاریخی لحاظ سے زرقون کا شمار بے حد قدیم پتھروں میں ہوتا ہے، یہ قبل از تاریخ پتھر ہے اور ابتدائی زمانے یعنی پتھر کے زمانے سے انسانی استعمال میں ہے، اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ پتھر کے زمانے سے دریافت ہوا ہے گویا ایک کروڑ سال پہلے دریافت کیا گیا تھا۔

زرقون سے علاج:

دانت کے درد کا علاج:

دانت میں درد ہونا، بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ یہ دانتوں اور مسوڑوں کے ساتھ ساتھ اعصاب کی بیماریوں کی ایک اہم علامت ہوتا ہے۔ دانتوں کے درمیان غذا پھنس کر مڑا ہوا پیدا ہونے سے سوزش، دانتوں کو کیزر لگنا، مسوڑھوں میں سوزش، دانت کی جڑ کا ننگا ہونا، دانت کی جڑ میں سوزش یا پھپھ، گلے کی سوزش، پرانے زکام کے علاوہ چوٹ، زیادہ گرم اور خنڈی خوراک اور مٹھی چیزیں اس مرض کا باعث ہوتی ہیں۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے۔ کھانا کھانے کے دوران چبانے کے عمل میں غذا کے ذرات دانتوں کی درزوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اگر انہیں فوراً نہ نکالا جائے تو وہاں سوزش

پیدا ہوتی ہے جو کہ دانت درد اور دیگر امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اس لئے دن میں کم از کم دو بار دانتوں کی صفائی کرنی چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون 3 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ان مضمون پر بھی دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

صبح ناشتے سے پہلے دانت صاف کریں۔

کھانے کے بعد کسی تلخ درخت کی لکڑی سے دانتوں کا خلال کریں۔

شیشی اور پختی خوراکیوں کے بعد مٹھا، دودھ، مالائی اور مٹھائی کے بعد دانت صاف کریں۔

رات کو سونے سے پہلے دانت ضرور صاف کریں۔

گھڑوری حافظہ کا علاج:

اس مرض میں مریض کو اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کی یادداشت کمزور ہو رہی ہے اور وہ اکثر باتیں بھول جاتا ہے۔ یہ کیفیت بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بیماری نہ ہو بلکہ مریض بعض اشیاء میں دلچسپی ہی نہ رکھتا ہو اور اس طرح وہ چیزیں یادداشت میں محفوظ نہ ہو سکیں۔ بچہ وال کو یاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس وقت ذہن تروتازہ ہو، اس چیز سے دلچسپی ہو، مقررہ گھنٹہ ہو اور اسے یاد کرنے میں کسی دباؤ یا عداخلت کا سامنا نہ ہو۔ یادداشت کی کمزوری کا تعلق ذہن و بات کے علاوہ اہم ترین وجہ دماغ میں دوران خون کی کمی یا دماغی خلیوں کا انحطاط ہے۔ مسلسل شراب نوشی سے دماغ کے خلیے تلف ہو جاتے ہیں اور دوبارہ پیدا نہیں ہوتے اس لئے خطرات سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے اور یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر مذہب نے غشیات کو حرام قرار دیا ہے۔ ضرورت سے زیادہ کھانا، دل اور گردہ کی بیماریاں، خون کی نالیوں کی موٹائی یا انہیں کی شکایت میں دماغ کو جانے والے خون کی مقدار بتدریج کم ہونے لگتی ہے جس کی

وجہ سے قوت حافظہ متاثر ہوتی ہے۔ شکلیہ، فکری اور سیدھے کے مرکبات کا استعمال بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ مسلسل پریشانی کی صورت میں ہونے والی حافظہ کی کمزوری میں ادویات کا درگزیر نہیں ہو سکتا بلکہ پریشانی کو دور کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون 7 تا 9 رقی اور زمرود 6 رقی دونوں کو مشترکہ طور پر استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### آتشک کا علاج:

یہ بھی سوزاک کی طرح امراض خبیثہ سے تعلق رکھتا ہے۔

### درجہ اول:

بد چلتی کے جرم میں خدا کا قبر بن کر نازل ہوتا ہے۔ جب کوئی تندرست مرد کسی آتشک زدہ عورت سے جنسی تعلقات قائم کرتا ہے تو اس کے 9 تا 90 دن کے اندر عضو تناسل پر گلے لگائی رنگ کی پھنسی ظاہر ہوتی ہے جس میں درد اور خارش بالکل نہیں ہوتی اور کچھ رات کے اندر پھول جاتے ہیں۔ اس طرح اگر آتشک زدہ مرد کسی تندرست عورت کے پاس جائے تو اسی قسم کی پھنسی عورت کے اندام نہانی کے اندر یا باہر نمودار ہوتی ہے۔ اس قسم کی پھنسی معمولی علاج سے غائب ہو جاتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ خطرہ ٹل گیا بلکہ پھنسی نکلنے سے پہلے ہی بیماری نے جسم میں اپنی جڑیں مضبوط کر لی ہوتی ہیں۔ آتشک کی پہلی پھنسی مقعد یا ہونٹوں پر بھی نمودار ہو سکتی ہے۔

### درجہ دوم:

پھنسی نمودار ہونے کے 2 ماہ سے 2 سال کے اندر بیماری دوسرے درجہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس درجہ کی اہم علامات گلے کی خرابی، جسم پر رنگ دار وجہ، پھنسیاں منہ کے اندر سفیدی گریاں یا مقعد کے ارد گرد سفید ابھار ہوتے ہیں۔ ان داغوں میں خارش یا درد کی بجائے

وجہ نہ ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر بیماری کے جراثیم دماغ اور نظام اعصاب میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپوں میں بیماری جانے سے گودا متورم اور ہڈی میں سوراخ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے راتوں میں شدید درد ہوتا ہے اور معمولی مشقت سے ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس مرحلے تک بیماری قابل علاج ہوتی ہے لیکن اگر اس مرحلے پر علاج نہ کیا جائے تو بیماری جان لیوا مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے۔

### درجہ سوم:

بیماری شروع ہونے کے 2 یا 3 سال کے اندر اس کا تیسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ بیماری ابتدا سے لے کر ایک سخت گھٹی سے ہوتی ہے جو کہ مسور کے دانے سے لے کر اخروٹ کے دانے تک ہو سکتی ہے۔ جس جگہ یہ گھٹی نکلتی ہے وہ جگہ اور آگے نیچے کے اعضاء یوں ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے انکس تیزاب سے گھلایا گیا ہو، آتشک کا زخم جہاں پر بھی ہو، جسم کا وہ حصہ ہمیشہ کے لئے لگی سڑک ختم ہو جاتا ہے۔ تیسرے درجہ میں پاگل پن، دل کی بیماریاں، گلے میں سوراخ، زہاں اور جوڑوں کا درد اور اندھا پن وغیرہ عام پائے جاتے ہیں۔

### یہ یا کا علاج:

یہ بخار ہنجر کی مادہ کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ یہ چھ صاف کھرے پانیوں میں انڈے دیتے ہیں اور نہات پر گزارا کرتا ہے جب کہ مادہ جانوروں اور انسانوں کے خون پر چلتی ہے۔ لہجے کے کاٹنے سے تین قسم کا ملیر یا بخار ہوتا ہے۔

☆ تیسرے روز ہونے والا بخار۔

☆ چوتھے روز ہونے والا بخار۔

☆ روزانہ ہونے والا بخار۔

نچھ کے کاٹنے کے دس روز بعد مریض کو سردی لگ کر بخار آتا ہے جو کہ 107 ڈگری

تک ہو سکتا ہے۔ مریض کو بخار کے دوران ہڈیاں کا دورہ بھی پڑتا ہے۔ چھ گھنٹے بعد بخار ختم ہوتا ہے اور اس کے بعد ممکن کی وجہ سے نیند آ جاتی ہے اور پھر اگلے روز یا تیسرے روز دوبارہ بخار ہو جاتا ہے۔ طبعیہ کے جراثیم انسانی خون میں داخل ہونے کے بعد خون کے سرخ ذرات کم ہو کر خون کی شہید کی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ خون کی کمی کے ساتھ قی بڑھ جاتی ہے اور چہرے پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ اس بخار کے دوران خاص پریشانی ضرورت نہیں۔ تاہم بخار کے بعد کی کمزوری کو مقویات سے پورا کریں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون اور جھڑا 8 رتی استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

سرطان خون کا علاج:

یہ خون کا سرطان ہے۔ اس میں خون بنانے والی بافتوں میں موجود خلیات اپنی تعداد بڑھا لیتے ہیں اور ہڈیوں کے گودے میں پلیر پلیر پیدا کر دیتے ہیں اور تلی، جگر اور لیمف گلیڈز بڑھا دیتے ہیں۔ خلیات کے اتنی زیادہ تعداد میں بننے کی وجہ سے دورہ کرنے والے خون میں سفید خلیات کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ لیوکیما جلد اور مزمن دونوں طرح کا ہو سکتا ہے۔ یہ مرض مریض کو موت کی وادی میں پہنچا کر چھوڑتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون، سرخ مر جان اور گومیدک 2 رتی استعمال کریں یا نلیم اور گومیدک استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## الماس، ہیرا

(DIAMOND, ALMAS)

الماس، ہیرا کی پہچان

ہر آپ اصل الماس کی پہچان کرنا چاہتے ہیں تو ایک سفید کاغذ پر سوراخ کر کے الماس اس کے چھپرے کرکس ملاحظہ کریں۔ اس کا ٹکس دھنک نما ہوگا اگر سرخ، زرد اور نیلا رنگ آئے اور لہریاں نظر آئے تو یہ عمدہ الماس ہوگا۔

اس ہیرے کے کناروں پر اگر موم لگایا جائے اور اسے سورج کے سامنے کیا جائے تب بھی اس سے روشنی کی شعاعیں قوس و قزح کے انداز میں پھولتی ہیں۔

الماس کو آگ والا پتھر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سے تیز روشنی خارج ہوتی ہے۔ اصل یہ روشنی اس سے ٹکرا کر منعکس ہوتی ہے۔ اگر الماس کافی بڑا ہو تو اس میں چہرہ الٹا نظر آتا ہے۔

الماس کو تختی کی بنا پر ڈائنمنڈ کے علاوہ ایڈمی مس الما جین، بجرم، چونیساک، اور اپاسٹ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خشک اور سرد مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

الماس کی چھ مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

یہاں الماس:

یہ ہیرا بارے جیسا چمکدار ہوتا ہے۔

بلوری الماس:

یہ ہیرا شیشے کی طرح شفاف اور چمکیلا ہوتا ہے۔

زافنی الماس:

اس میں کوئے کے رنگ جیسی سیاہ برق ہوتی ہے۔



حبشی الماس:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس ہیرے میں سیاہ رنگ کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔

نباتی الماس:

یہ ہیرا معمولی شریں رنگ کا حامل ہوتا ہے۔

رنگ دار الماس:

یہ ہیرے مختلف جھللاتے رنگوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اور بیش قیمت ہوتے

ہیں۔

ہندی جواہر تراش اور ہیرا:

ہندوؤں نے الماس کی اقسام اپنے نسلی امتیازات کے مطابق بیان کی ہیں۔ شفاف

اور جھللاتے الماس کو برہمن کا نام دیا گیا۔ شہد رنگی الماس کو کھتری سے منسوب کیا گیا۔ پتیلیا ہر  
پیازی رنگ کے الماس کا نام دیش تھا اور سب سے کم تر یعنی بھورے الماس کو "شور" کا نام دیا  
گیا۔

الماس کی خصوصیات:

الماس (ہیرے) کی پیشا طبعی اور سحری خصوصیات ہیں۔

☆ الماس کالا کٹ سینے پر آویزاں کرنے سے دل کو تقویت پہنچتی ہے۔

☆ الماس کی موجودگی سے مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔

☆ اگر یہ الماس حاملہ خاتون کے پاس ہو تو اسے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

☆ ہیرے کی موجودگی میں انسان آسمانی بجلی سے محفوظ رہتا ہے اگر یہ ہیرا پاس ہو

تھا کٹ اور سستی پاس نہیں پہنکتی اور قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے۔

☆ اس ہیرے کی موجودگی میں انسان خوف و ہراس کا شکار نہیں ہوتا۔ اگر یہ ہیرا انگوٹھی

میں لپکے طور پر استعمال کیا جائے تو سانپ حملہ نہیں کر سکتا۔ اگر چشمہ الماس کے پانی سے

پانی سے دھو کر استعمال کیا جائے تو اسے صحت حاصل ہوتی ہے۔

☆ یہ ہیرا عزت و وقار اور عقل و دانش کی علامت ہے۔ اگر یہ ہیرا انگوٹھی میں پہنا جائے تو

بیل اور شہر کی باغی بخت بڑھتی ہے۔ طیب و حکیم اسے کشتہ کیسیا میں استعمال کرتے ہیں اور تریاق

بھی ملاتے ہیں اگرچہ یہ ہیرا عقل ہے اس ہیرے سے پارہ بھی قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆ اگر یہ ہیرا پاس ہو تو جادو کے اثرات سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اگر شکم پر باندھا

جائے تو معدہ و طاقتور ہو جاتا ہے اور صحت شاندار رہتی ہے۔

☆ اگر یہ ہیرا انداز ہو تو اسے منحوس سمجھا جاتا ہے جبکہ سرخ داغ والا ہیرا خون سے سمجھا جاتا

ہے۔

☆ الماس منہ میں ڈالا جائے تو دانت کمزور ہو جاتے ہیں اور اگر اسے نگل لیا جائے تو جگر

کا ریزہ زہر ہو جاتا ہے اور چند لمحوں میں یہ مہلک ہیرا جیتے جاگتے انسان کو موت کی تاریک وادی

میں دھکیل دیتا ہے بہت سے لوگ ہیرے سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ اور ازمنہ قدیم میں خطرناک

لوگوں پر دانت ہونے والے افراد یہ ہیرا پاس رکھتے تھے تاکہ خطرناک صورت حال میں اسے نگل

کر اپنی زندگی کا فائدہ کر سکیں۔ آج بھی کئی مقامات پر اگر غریب شہر فاقوں سے ہلاک ہو جاتا

تھا ہیرا شہر ہیرے کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔

☆ جس علاقے میں ہیرے کی کانیں ہوں وہاں اکثر و بیشتر آسمانی بجلی گرتی ہے۔

☆ یہ ہیرا جہاں زیرات میں استعمال کیا جاتا ہے وہیں اسے بادشاہ اپنے تاج شاهی کی

نشت بھی دیتے ہیں۔

☆ الماس کو تراشنے کے لئے مہارت اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس دوران ہاتھوں

میں ہیرے کے مضبوط دستانے پہنے جاتے ہیں۔ اس کو تراشنے کا عمل بصارت پر بھی اثر انداز ہوتا

ہے۔

☆ گوکٹڈہ اور برازیل میں بے شمار ہیرے پائے گئے یہ ہیرا کنکروں اور چھروں کے درمیان اور عام طور پر کونکے کی کانوں میں کھردری شکل میں دستیاب ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی تراش خراش کی جاتی ہے تو اس کی جھللا ہٹا اور روشن شعاعیں بے مثل ہوتی ہے۔

☆ ۱۹۵۶ء میں ایک جوہر تراش مسٹر برک نے ہیرے پر کندہ کاری اور نقش بنانے کا فن متعارف کرایا۔

☆ سیاہ رنگ کا الماس شیشہ کانٹے کے قلم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ ایک سخت ترین ہیرا ہے اس لئے چٹانوں میں سوراخ کرنے کے لئے اس کی نوک والے برے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ یونانی حکماء کے نزدیک اس کا مزاج گرم خشک ہے جبکہ یہ چوتھے درجہ کا سرد خشک ہیرا ہے۔

☆ اگر کوئی نادانستگی میں یہ ہیرا یا اس کی کئی نگل لے تو اس کو گائے کا تازہ دودھ پلا کر کرائیں۔ یا چند عدد کھل پیس کر دودھ میں پلائیں۔

☆ اس الماس کو مختلف ادویات کے ساتھ جب دانتوں پہ ملا جاتا ہے تو دانت ٹپکلیں اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔

☆ کشتہ الماس قوت باہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔

☆ الماس برج حمل، برج اسد اور برج میزان کے حامل افراد کو راس ہے اور یہ ان کے لئے مبارک مانا جاتا ہے۔

☆ بہت سے لوگ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے نام بھی الماس رکھتے ہیں۔

☆ الماس پر آگ اور لوہا بے اثر ہیں اور اس کی موجودگی خیالات فاسدہ اور باطل پہلوں سے بچاتی ہے۔

یہ بہت خوبصورت، خوش رنگ اور آب و تاب والا نگینہ ہوتا ہے۔ یہ دس اقسام میں بھی

☆ نیلا ہوتا ہے۔  
☆ گلابی  
☆ سبز  
☆ بنجی  
☆ نیلیوں  
☆ داندار  
☆ سفید  
☆ ہلکا پیلا  
☆ بھورا  
☆ پیلا  
☆ سیاہ

ان کے رنگوں کی بناء پر الماس کی درجہ ذیل اقسام بھی مشہور ہیں۔

شرقی الماس:

یہ شرعی رنگ کا خوبصورت ہیرا ہوتا ہے۔

نیلا الماس:

اس ہیرے کا رنگ نیلا اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔

سفید الماس:

اس ہیرے کا رنگ شفاف سفید اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔

سیاہ الماس:

یہ کالے رنگ کا چمکدار ہیرا ہوتا ہے۔

نو شادری الماس:

اس سیر سے کارنگ ٹیگن ہوتا ہے اور اس وجہ سے نو شادری الماس کہلاتا ہے۔

نقری الماس:

اس سیر سے کارنگ سونے کی مانند چمکدار ہوتا ہے۔

بلوریں الماس:

یہ سیر اشکے کی طرح شفاف اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔

آسانی الماس:

اس سیر سے کارنگ آسانی ہوتا ہے۔

بزر الماس:

اس سیر سے کارنگ بزر اور پچکیلا ہوتا ہے۔

پورٹ الماس:

اس سیر سے کوئی بیانی مرکبات کی بنا پر یہ نام دیا گیا ہے یہ بھی نہایت چمکدار ہوتا ہے۔

کاربونیڈ و الماس:

اس سیر سے کوکاربونیٹ کی زیادہ مقدار کی وجہ سے کاربونیڈ و الماس کہا جاتا ہے۔

☆ دیوچرم سلید

☆ کرپا دیوچرم (سیاہ)

☆ ساکرپا دیوچرم (سرخ)

☆ ماحور دیوچرم (زرد)

کرپا دیوچرم (سیاہ دیوچرم)

☆ ناکال (کالی گلیروں والا)

پورٹ الماس:

اس سیر سے کام بھی کی بیانی اجڑاؤ کی بنا پر رکھا گیا ہے۔ الماس کا شمار سب سے ترین پیرا میں ہوتا ہے اور اس کو یا قوت اور ظلم سے بھی کافی ممکن نہیں ہے۔ بلکہ یہ بات محاورہ میں شہ ہے کہ سیر سے سے ہی کاٹا جاسکتا ہے۔

بزرعام طور پر بزرگ ہوتا ہے تاہم بعض اقسام میں اس کارنگ ہکا زرد و زردی مائل بزر بزر اور سرخ سیاہ اور سیاہی مائل بزر ہوتا ہے۔

الماس کی صلابت:

الماس بہت سخت ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ الماس کو اگر سندان پر رکھ کر اٹھوڑے سے پست کاغذ پر اٹھوڑا اپٹ جاتا ہے اور سندان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں تاہم اس بات کی ذی حد تک مبالغہ آرائی ہے۔ ماہرین نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی پتھر یا قوت اور ظلم سے نہ کاٹا جاسکے تو وہ الماس ہے۔

الماس کا رنگ:

عام طور پر الماس بزرگ ہوتا ہے لیکن بعض سیروں کا رنگ زرد و ہکا بزر و زردی مائل بزر سیاہی مائل بزر بزر اور سرخ سیاہ ہوتا ہے۔ زرد رنگ کی نسبت بزر رنگ کے سیر سے زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

قدرد قیمت کے لحاظ سے اس کے رنگوں کی ترتیب یہ ہے۔

☆ ناکال

☆ ماحور



سوم درجہ: سبز  
چہارم درجہ: سفید  
پنجم درجہ: زیتونی

نیلگوں الماس نایاب اور قیمتی ہوتا ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کے الماس کا مایاب نہیں ہوتے لیکن ان میں یہ عیب ہوتا ہے کہ تھوڑے بہت دودھیا مکمل رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے کم قیمت جواہرات میں گئے جاتے ہیں۔

**الماس کی برقی قوت:**

الماس میں طاقت انعکاس زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ دوربینوں میں استعمال ہوتا ہے تاہم اس میں برقی طاقت زیادہ نہیں ہوتی اگر اسے رگڑیں تو تھوڑی سی برقی قوت پیدا ہوتی ہے جو صرف 30 منٹ تک رہتی ہے۔ اس میں فاسفورس کی قوت صرف گرمی سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ روشنی سے بھی ظاہر ہوتی ہے چنانچہ سورج کی شعاعوں کے سامنے رکھنے سے یہ طاقت ظاہر کرتا ہے اور دور لے جانے پر بھی یہ کچھ دیر تک قائم رہتی ہے جو کسی چیز کے ڈھانپنے سے بھی زائل نہیں ہوتی۔ یہ ان کنڈکٹر آف الیکٹر سٹی ہے۔

**الماس کے کیمیائی مرکبات:**

الماس خالص کاربن سے بنتا ہے۔

**استعمال:**

یہ دوربینوں میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں شعاعوں کو منعکس کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر اس کو افقی انداز میں رگڑا جائے تو برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے تاہم اس پتھر کا شمار غیر موصل کے طور پر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پتھر نہایت خالص قسم کی کاربن سے بنا ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ زمین کی اندرونی تہہ ابھی تک بہت زیادہ گرم ہے اور اس کے اندر کئی

صفت پر چٹائیں پھیلی ہوئی شکل میں ملتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ کونکے پر شدید دباؤ سے ہیرا وجود میں آتا ہے۔ اگرچہ ہیرے کی کانیں الگ ہوتی ہیں مگر بعض اوقات یہ کونکے کی کانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

**الماس کے طبی افعال:**

زمانہ قدیم سے ہی اس کے کئی ایک خواص مانے جاتے ہیں۔ یونانی حکیم کہتے ہیں اس کو علاج گرم و خشک اور چوتھے درجہ میں سرد و خشک ہے۔ تعلیق مقوی قلب ہے یعنی گلے میں لٹکانا دل کو تقویت دیتا ہے۔ بخون الادویہ میں ہے کہ پیٹ پر باندھنے سے نساہتھم کو رفع کرتا اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ الماس کے پانی سے غسل کرنا فالح، القوہ، رعشہ، جذام اور جذر کو مفید ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مثلث شکل بنا کر ایک بازو پر باندھا جائے تو صرع کو دور کرتا ہے۔ اگر ادویات کے ساتھ بطور مسی دانٹوں پر ملا جائے تو انہیں سخت کرتا ہے لیکن اس مقصد کیلئے استعمال کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ ایک ذرہ بھی معدہ میں جا کر مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر لیا جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ جس فرد کے پیٹ میں الماس کا ذرہ چلا جائے اسے گائے کا ہڈی دودھ پلا کر قے کرانیں یہاں تک کہ یہ ذرہ باہر نکل جائے اور پھر پھلی کا صابن دیں جس سے تھوڑے روز بعد درست ہو جائے گا۔ ویسی ٹونکے کے طور پر کھٹل پانی میں پیس کر دودھ ملا کر پلانا بھی تریاق الماس ہے۔

ناخالص ہیروں سے جذام، ذوات الحجب اور یرقان کی طرح کے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ الماس جس میں بیست درجہ چہارم ہوا اس کا کشتہ انسان کی قوت باہ و عمر اور آرام میں ترقی دیتا ہے۔

**الماس کے کھری خواص:**

تھون اکسیر میں ہے کہ الماس پینپنے سے جسم صحت مند رہتا ہے اور ہر قسم کا خوف دور

ہوتا ہے۔

☆ الماس کو حاملہ عورت کے زانو سے باندھیں جو درد زہ میں مبتلا ہو اس کو دلالت بخیر ہو گی۔

☆ اگر الماس بازو پر باندھا جائے تو دشمنوں سے حفاظت کرتا ہے۔ میاں بیوی میں محبت بڑھاتا ہے۔

☆ الماس پر سورج کا خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ لوگ جن کا برج حمل ہو ان کیلئے خوش بختی کا پتھر ہے۔ یہ وقار اور عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ الماس قوت ارادی کو بلند کرتا ہے۔

☆ الماس طبیعت میں تیزی پیدا کرتا ہے۔

☆ الماس ذہانت کو بڑھاتا ہے۔

☆ الماس سوچ بچار کرنے والوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

☆ الماس روشنی پھیلاتا ہے کیونکہ اس پر سورج کی حکمرانی ہے۔ خوشیاں بڑھاتا ہے۔

☆ مصروف لوگ نہیں تو انہیں طمانیت اور خوشی دیتا ہے جس سے وہ زیادہ عرصہ کام کر سکتے ہیں۔

☆ الماس کی برقی شعاعیں قوت حیات اور قوت کارکردگی کو بڑھاتی ہیں۔

☆ سیاروں کے لحاظ سے الماس کا تعلق سورج سے ہے جو قوت بھروسہ اور صحت کا مالک ہے۔

☆ کہا جاتا ہے کہ آگ اور لوہا اس پر اثر نہیں کرتے اس لئے پہننے والا برقی سے محفوظ رہے گا۔

☆ الماس پیٹ پر باندھنے سے آدمی بچش اور درد سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ الماس مقوی قلب، دافع خوف و ہراس ہے۔

☆ الماس سوتے وقت سر پر باندھا جائے تو نمرے خیالات نہیں آتے۔

☆ الماس آدمی کو موذی جانور مثلاً سانپ اور بچھو سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ اگر الماس بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے تو آفات سے محفوظ رہیں گے۔

☆ الماس امیر ہونے کی نشانی ہے۔

☆ الماس بچوں کو مرگی سے بچاتا ہے۔

☆ الماس پہننے خوش بختی، دولت مندی، عقل و دانش اور قوت دیتا ہے۔

☆ الماس کے تاریخی واقعات:

☆ اس پتھر سے پیشار واقعات منسوب ہیں ایک نوجوان ڈاکٹر کا میلس یونارڈس بڑے

دماغ سے کہتا ہے کہ ہیرا خوف و ہراس دور کرتا ہے اور مجسٹروں کو مانتا ہے۔ اگر ہیرا بائیں ہاتھ

کی انگلی میں پہنایا کھائی پر باندھا جائے تو سپینے والا اپنے دشمنوں اور تمام برائیوں سے محفوظ رہے

گا۔ نیز لوگوں میں ہر لعزیز ہو گا۔ لوگوں کا یقین ہے کہ ہیرا "لکی اسٹون" ہے جو سپینے والے

کو اس آتا ہے لیکن بعض اوقات اس کا نتیجہ مختلف بھی ہو سکتا ہے۔

☆ ایک فرانسیسی سپاہی سیلون کے بدھ مندر سے "بودھ کی آنکھ" نامی ہیرا جب چرا کر لے

ہائے لگا تو ایک آدمی نے دیکھ کر اسے روکنے کی کوشش لیکن اس کی ضرب کاری سے اسے موت

کی آغوش میں سونپا۔ اس نے مرتے ہوئے اس منوس پتھر کو جی بھر کے کوسا۔ آخر یہ منوس ہیرا

سلطان ترکی کے پاس فروخت کیا گیا اس کیلئے بھی یہ ہیرا منوس ثابت ہوا اور وہ اس کے خریدنے

کے فوراً ہی غریبے بعد اپنی محبوب بیوی کے ہاتھوں مارا گیا جو اس ہیرے کی آب و تاب دیکھ

کندہوش ہو گئی تھی۔

☆ اس کے بعد اس ہیرے کی نعمت ساری دنیا میں مشہور ہو گئی۔ پھر یہ ہیرا ترکی سے

نیز بنگالہ جہاں سے پھر اسے چرا لیا گیا اور مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہوا 1983ء میں ایک سوداگر

کے ہاتھ فروخت ہوا۔

☆ ملکہ الزابتھا دوم آف ہسپانیہ تعویذ کے ساتھ ایک خوبصورت ہیرا بھی اپنے گلے میں

پہن کر تھی جو اسے بے حد اس آیا۔ وہ جب بھی عوام میں نمودار ہوتی تو اس ہیرے کی چمک سے لوگوں کی نظریں ٹپڑ ہو جاتیں۔ ایک مرتبہ اس ہیرے نے اس کی یوں جان بھائی کہ ایک بار اس کا ایک دشمن چاقو سے اس پر حملہ آور ہوا اور چاقو کا وار اس کے سینے پر کیا۔ چاقو ہیرے سے پر لگا اور ٹکے بیٹھ گئی۔

ہیرے کے متعلق بے شمار روایات بیان کی جاتی ہیں کہ بعض ہیرا پسند والوں کو ہیرا اس آیا کہ اس کے مالک نہ صرف امیر بن گئے۔ بلکہ ہیرے کے باعث ان کی شخصیتوں کو چار چاند لگ گئے۔ لیکن اس کے ساتھ اس کی محسوس کی بھی معتدود داستانیں شہرت پذیر ہیں بعض آدمیوں نے زمانہ قدیم میں ہیرے کو نگل کر اپنی جانوں کا خاتمہ کر لیا اور بعض اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے۔ عورتیں دلاویزی اور امارت کیلئے ہیرا پسندی ہیں اور مرد اس کے لئے شاید ہیرا ان کی امارت کا سبب بن جائے۔ یاد رکھیں ہر چیز ہر شخص کیلئے نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی ہیرا پسند سے پہلے مشورہ کر لیا جائے کہ کونسا ہیرا موافق ہے تاکہ ممکن نقصان سے بچا جاسکے۔ آج کل ہیرا مصنوعی طور پر بھی بنایا جاسکتا ہے اسی تناظر میں ”کیا ہیرا ہار گیا؟“ کے عنوان سے فیما برار نے ایک انگریزی تحقیقی مضمون کا ترجمہ و تخلص کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔

ہماری نظروں سے دور زمین کی گہرائی میں جو ہنگامہ مچا رہتا ہے اس کے نتیجے میں ہمیں سیال سونا یعنی تیل بھی حاصل ہوتا ہے اور ان گنت مفید معدنیات بھی، قدرت کا اپنا انتخاب ہوتا ہے وہ مختلف چیزوں کو نعمتوں میں ڈھالنے کیلئے چنتی رہتی ہے، برس ہا برس کے تغیرات کی چیز کو کیا بنا سکتے ہیں اس کی مثال ہیرا بھی ہے۔

سخت و قابل بیان دباؤ، آگ کی حدت، پے در پے رگڑے اور اٹھانچ سے کوئی ٹوٹ بھی سکتا ہے لیکن جسے قدرت منتخب کر لیتی ہے وہ ہیرا بن جاتا ہے۔ ہیرا بننے والے کاربن کا قدرت منتخب کرتی ہے اور جب ہیرا بن جاتا ہے تو اس کے دن بدل جاتے ہیں، وہ حسین گلے، نازک انگلی کی زینت بنتا ہے اسے خوبصورت قیمتی نرم گداز ہسٹل جاتا ہے، بھاؤ بڑھ جاتے ہیں۔

زمین سے نکلنے کے بعد ہیرے کی قسمت تو بدلتی ہی ہے (ویسے ہیرا کچھڑ میں بھی ہیرا کی ہوتا ہے) لیکن ہزاروں برس سے انسان کا یقین چلا آ رہا ہے کہ ہیرا جن کو اس کو جانے ان کی قسمت بکسر بدل دیتا ہے، یہ صرف انہی کو اس آتا ہے جنہیں قدرت اس کا مستحق بناتی ہے اور سچی ہی ہوتے ہیں جن میں اسے پرکھنے کی ”نظر“ ہوتی ہے۔ آج ہیرے جو ہرات کو پرکھنے کیلئے پیش موجود ہیں، لیکن اس کے باوجود آخری فیصلہ ”نظر“ ہی کرتی ہے اور ”نظر“ کی اہمیت تو ہم مشرقی والوں سے زیادہ کون جانتا ہے شاعر مشرق نے کہا تھا:

”تیرا اعلان نظر کے سوا کچھ نہیں“

کہا جاتا ہے ”ہیرے کی قدر جو ہری جانتا ہے“ ایک زمانہ تھا کہ بادشاہ اور امراء خود ہیری ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ ترین تجارت ہیرے جو ہرات ہی کی ہوتی تھی۔

ہیرا اسلحہ زمین سے 150 کلو میٹر کی گہرائی میں بڑی مشکل سے بنتا ہے چنانچہ نادرو جناب ہوتا ہے اس بنا پر مرکز توجہ رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تاریخ ہیروں کے تذکروں سے بھری ہوئی ہے۔ انسانی فزائے میں موجود ٹیکڑوں برس پرانے ہیرے آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے دکھ رہے ہیں، ان سے دیو مالائی داستانیں بھی وابستہ ہیں کیونکہ ان کی چمک میں دیکھنے والوں کو کھو کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

انسان زمانہ قدیم سے ہیرے کو اس کی ”تاشیر“ کی بناء پر استعمال کرتا چلا آ رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ یہ صرف امراء ہی کے حصہ میں آتا تھا، لیکن کھوج، کھدائی اور ٹنگ کے جدید طریقوں نے ہیرے کو کبھی کی دسترس میں پہنچا دیا ہے۔ بے حد سخت ہونے کی بنا پر دیگر جو ہرات کی طرح اس کی باریک تراش خراش ممکن نہیں تھی، چنانچہ قدیم ادوار میں اسے تراش خراش کے غرضی ”تاشیر“ کیلئے استعمال کیا جاتا تھا، آج جدید ٹیکنالوجی سے اس کو باریکی سے تراش کر اس کے ضمن میں اضافہ کیا جاتا ہے اور اس کے چھوٹے سے ذرے کو بھی استعمال کر لیا جاتا ہے ایک وقت تھا کہ جب کھدائی اور کھوج کے جدید طریقے نہیں تھے، اس کے ذخائر کا سراغ



لگا ہوا مشکل ہوتا تھا، لیکن اب اس کی موجودگی کا سراغ لگا کر اسے تلاش کر لیا جاتا ہے، چنانچہ اب یہ عام فرد کی دسترس میں بھی آ گیا ہے، اس کے چھوٹے ٹکڑے اب سبھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہیرازیر زمین اتنی خفیاں جمیل چکا ہوتا ہے کہ اس کا حسن اور اس کی چمک دمک راتوں ہلکی ہوتی ہے، چنانچہ انسانی ہاتھوں تک پہنچنے کے بعد زمان و مکان کی تبدیلیاں اس کا حسن مائل نہیں کر پاتیں۔ اسی لئے کہتے ہیں ”ہیرا ہمیشہ کیلئے ہوتا ہے۔“

علم الخیم کی رو سے الماس حسن اور فنون لطیفہ کے سیارے زہرہ سے منسوب ہے۔ کہتے ہیں یہ جن کو اس آتا ہے انہیں سخت مضبوط، طاقتور اور پرکشش بنادیتا ہے۔ مقبول اور پرلغز بنانا اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس نعمت کی اہم تاثیر سمجھی جاتی ہے، ماہرین علم الخیم یا جوئی سمجھتے ہیں کہ پسینے والے کے زائچے میں زہرہ کی جو پوزیشن ہوگی اسی کے پیش نظر اس کے اثرات دیکھے جائیں گے۔ لیکن محبت کرنے والے نجومیوں کو خاطر میں لائے بغیر ایک دوسرے کا کہہ رہے کا تھوہ دیتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی محبت کی طرح دمکتا ہے اور اس سے محبت میں بھی چمک آ جاتی ہے، لیکن ہر چمکنے والی چیز سونا اور ہیرا نہیں ہوتی۔ ہیرے سے مشابہ بہت سے دیگر ”خیم“ بھی پہچان جاتے تھے کہ یہ ہیرا نہیں ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا انسان ہیرا بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ کیا اب یہ کہنا درست ہوگا کہ قدرت کا تخلیق کردہ یہ عظیم اور عجیب تحفہ جسے ہیرا کہتے ہیں، انسان کے ہاتھوں ہار گیا ہے اور اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھا ہے؟

لیکن ابھی کچھ باتیں طے ہونا باقی ہیں، مثلاً کیا اسٹینس سہیل کے طور پر ڈائمنڈ کی اہمیت ختم ہو جائے گی؟ ممکن ہے قدرتی یا نیچرل ڈائمنڈ کی اصطلاح متعارف کرانا پڑے اور شوقین افراد صرف نیچرل ڈائمنڈ استعمال کریں، لیکن ان کی پہچان کیسے ہوگی؟ یہ کام تو ڈائمنڈ کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیاں ہی کر سکتی ہیں، اس طرح ان کی اجارہ داری مزید بڑھے گی، کیونکہ پرکھنے والی ”نظر“ کو تو مات ہو چکی ہے۔

قدرتی ہیرا جن پر اسرار حالات میں جنم لیتا ہے وہ حالات انسان میں اس کیلئے کشش

ہیرا کر دیتے ہیں، کیونکہ ہر اسراریت میں انسانی دلچسپی منسلک ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ”معلوم“ ہیرا کر دیتے ہیں بننے والا ہیرا ”نامعلوم“ تو توں کے ہاتھوں بننے والے ہیرے کی جگہ لے سکے گا؟ دنیا بھر میں نجوم یا ستاروں کے علم کی بنیاد پر بھی ہیرے پہنچ جاتے ہیں، اگر نجومیوں نے اعلان کر دیا کہ ”جادوئی اثرات“ صرف قدرتی ہیرے ہی کے ہوں گے تو عین ممکن ہے قدرتی ہیرا اپنی قدر و قیمت برقرار رکھے۔ فی الحال تو تمام تر انسانی کوششوں اور محاذ آرائی کے باوجود قدرت کی بالا دستی برقرار ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کی اس کامیابی پر ہونے والے مطالعے کی تخصیص وترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

نیویارک میں ہیروں کی تجارت:

نیویارک میں ہیروں کی تجارت کا مرکز ڈائمنڈ ڈسٹرکٹ ہے، یہاں جو اہرات کی بیگزوں و کانٹین ہیں ان میں سے ایک جو ہر شناس ”لیو“ ہیروں کی پرکھ میں مصروف تھا اس کا ذریعہ معاش ہی ہیروں کی پرکھ، اصل و نقل کی شناخت، ان کے معیار اور قیمت کا تعین کرنا ہے۔ وہ تین چھوٹے ہیرے دیکھ رہا تھا، ہر ایک نصف قیراط سے بھی کم تھا، ان میں سے ایک گولبی دوسرا بے رنگ تیسرا ہلکا سبز تھا، اس نے گلابی ہیرے کو اٹھایا اور آئی گلاس سے اس کا معائنہ شروع کیا، اس طرح وہ پتھر سے روشنی کے انعکاس، چمک، صفائی، شفافیت، شکل اور تراش کا معیار جانچ رہا تھا۔ اس نے اسی طرح سے دو پتھروں کو بھی دیکھا اور پھر فیصلہ دیا کہ اصلی ہیرے تینا بہت عمدہ ہیں۔

لیکن لیو ناکام ہو گیا۔ ہیرے بیچنے اور خریدنے کیلئے اس نے برسہا برس جو محنت کی تھی وہاں گئی، اس نے جن پتھروں کا مشاہدہ کیا تھا وہ لاکھوں برس کی ارضیاتی ”زیاضتوں“ کے اثرات سے پیدا ہونے والے قدرتی ہیرے نہیں تھے بلکہ انہیں لیبارٹری میں بنایا گیا تھا جو

یونین میں واقع ہے۔ لیو بیروں کا واحد جوہری نہیں ہے جو دھوکہ کھا گیا، بلکہ جس کو بہت سی مصنوعی طور پر بنائے گئے اصل ہیرے دکھائے گئے اس نے ان کے اصلی ہونے کی تصدیق کی۔ دراصل ان ہیروں میں ہیروں والی ہر بات ہے، بس یہ ویسے نہیں بنے جیسے قدرست بنائی ہے۔ ہیروں کی تجارت کو خطرات:

ہیروں کے زیورات کی عالمی صنعت 60 ارب ڈالر کی ہے اور مصنوعی ہیروں نے اس کو ہلا کر رکھ دیا، سٹھیک ڈائمنڈ کیوں کہ بالکل اصلی لیکن قدرتی کے مقابلے میں سستے ہیں، اس لیے اصل ہیرے بیچنے والوں اور انہیں رکھنے والوں کا دیوالیہ ہو سکتا ہے۔

ہیرے بنانے کیلئے دو ٹیکنالوجیز استعمال ہو رہی ہیں، دونوں امریکی کمپنیاں ہیں، ہاپلو نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسی سال اپنے رنگین اور بے رنگ ہیروں کی فروخت شروع کرے گی، جبکہ GEMESIS نے اپنے رنگین اور بے رنگ ہیروں کی فروخت کا آغاز کر دیا ہے، ان میں ہار اور زرد ہیرے بھی شامل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کی قیمت قدرتی ہیروں سے 75 فیصد کم ہو گی۔ کم از کم مزید تین کمپنیاں مصنوعی ہیرے بنانے کی کوشش کر رہی ہیں، یوں ہیروں پر سے مادرارضی کی اجارہ داری ختم کر دی گئی ہے۔ ہیروں کی مارکیٹ زیادہ تر فریب نظر پر ہے، ذرا بڑے سائز کے ہیرے تو واقعی نایاب ہوتے ہیں، البتہ چھوٹے ہیرے غلام اور یا قوت کے مقابلے میں عام پائے جاتے ہیں، لیکن انہیں دیگر جواہرات کی نسبت نایاب سمجھا جاتا ہے ان تمام وجوہ کی بنا پر تمام جواہرات کی قیمت ہیرے سے کم رکھی جاتی ہے، حالانکہ یا قوت اور غلام ہیرے کے مقابلے میں ہزاروں گنا زیادہ نادر نایاب ہوتے ہیں۔

ہیروں کو بے حد منہ بگاڑنے میں مارکیٹنگ کی شعبہ بازی اور اس کی تجارت پر چند کمپنیوں کی اجارہ داری ہے۔ ہیروں کی کان کنی کرنے والی پانچ کمپنیوں کا 90 فیصد مارکیٹ کنٹرول ہے۔

DE BEERS نے مارکیٹنگ اور اشتہارات کے ذریعے ہیرے کو مزید قیمتی بنا دیا۔ یہ ہیرے کی کان کنی کرنے والی سب سے بڑی کمپنی ہے، اس نے شاید تاریخ کا سب سے موثر

سlogan "A Diamond is forever" اس کمپنی نے تنہا اپنی اشتہار بازی کے ذریعے بنایا۔ گوشت اور کھٹ مٹ کی عالمی علامت بنا دیا، چنانچہ آج یہ صورتحال ہے کہ امریکہ میں ہیرے کو گوشت اور کھٹ مٹ کا تعلق تھا کف سے ہوتا ہے۔ یعنی کسی کو دینے کیلئے فریب سے چاہئے والے 85 فیصد ہیروں کا تعلق تھا کف سے ہوتا ہے۔ لیکن اگر مصنوعی ہیرے سستے داموں مارکیٹ میں بھر دیئے گئے تو ہیرے خریدے جاتے ہیں۔ لیکن اگر مصنوعی ہیرے سستے داموں مارکیٹ میں بھر دیئے گئے تو کیا ہوگا؟ ہیرے کرشل کی طرح عام ہو جائیں گے۔ کارٹیکو انسٹیٹوٹ کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ اگر مصنوعی ہیرے مارکیٹ میں بڑی مقدار میں آگئے تو ہیروں کی مارکیٹ کریش ہو جائے گی۔

De BEERS ایک خاندان کی کمپنی ہے یہ 1888ء میں قائم کی گئی اور 20 ویں صدی

میں ہیروں پر اس کی اجارہ داری رہی، اس کی خواہش اور کوشش ہے کہ ہر اس مینیکالوجی کو روک دیا جائے جس میں جواہرات کے اس کے کاروبار کو متاثر کرنے کی ذرا سی صلاحیت ہو چنانچہ ڈی بی نے اپنی ڈائمنڈ مشین بنا ڈالی، یہ اور بیٹیل مشین جیسی ہی تھی، جس کا موجد ٹریسی ہال تھا، چنانچہ ڈی بی پر اس کی کمپنی نے پینٹ قانون کے تحت مقدمہ دائر کر دیا، چھ سال تک قانونی جنگ چھڑی رہی، بالآخر ڈی بی پر 25 ملین ڈالر ہرجانے کے طور پر دینا پڑا۔

امریکی جنرل الیکٹرک کے سائنسدانوں نے جواہرات کے معیار کے ہیرے 1960ء کی دہائی میں بنا لیے، لیکن ناقابل بیان دباؤ اور حرارت کو سہارنے والا ساز و سامان ناقابل برداشت حد تک مہنگا تھا، پھر ایک کیرٹ کا محض ایک ہیرا بنانے میں اس مشین کو پورا ایک ہفتہ لگ جاتا تھا، جیسے جیسے میسر مل سستا اور مشین بہتر ہوتی گئی سائنسدان کم وقت اور کم قیمت میں ہیرے بنانے کی صلاحیت بڑھاتے چلے گئے۔ سائیریا میں روسی سائنسدانوں نے امریکی سائنسدانوں کے مقابلے میں زیادہ کم وقت میں ہیرے بنائے، چنانچہ سوویت یونین نوٹا تو روسی سائنسدانوں نے اپنا مارکیٹ تلاش کرنے کی کوشش کی اور ڈی بی پر زنی ان کی خدمات حاصل کر لیں۔ ایک



سامندان نے بتایا کہ کمپنی نے ہمیں شیر کے طور پر مقرر کیا، ہم نے کچھ عرصہ اس کیلئے کام کیا لیکن میرا خیال ہے کہ وہ صرف ہم پر نظر رکھنا چاہتے تھے۔

1996ء میں ایک امریکی صنعت کار کارٹر کلارک روس کے تجارتی دورے پر تھا اسے خیال آیا کہ کیوں نہ ہیرے سازی کی صنعت لگائے، چنانچہ اس نے وہاں سے 57 ہزار ڈالر میں ڈائمنڈ گرو جیمز فرید لیا، وہ واشنگٹن مشین کے ساز کا آگے تھا، امریکا آکر اس نے GEMESIS بنائی جو آج سوکیرٹ فی ہفتہ کے حساب سے ہیرے بنا رہی ہے۔

دوسری جانب اپالو ڈائمنڈ لیبارٹری کا بانی رابرٹ لائینا ریس خفیہ طور سے ایک نئی ٹیکنالوجی پر کام کر رہا تھا، چنانچہ اس کی کمپنی نے سیکنڈ کٹرز میں سلیکون کی جگہ نصب کرنے کیلئے ڈائمنڈ کے ٹکڑے تیار کر لئے، یہ سب کچھ تکنیک میں رد و بدل کے ذریعے کیا گیا جس میں ہیرے کے ننھے بیٹوں سے مزید ہیرے لگائے جاتے تھے، یہ عمل انتہائی حرارت اور ہوا والے جیمز میں ہوتا تھا، جہاں ہائیڈروجن اور قدرتی گیس کا آمیزہ بھی ملایا جاتا تھا، اس کے نتیجے میں کاربن کے ایٹم بنتے تھے، جو "بیٹوں" پر گر دو غبار کی طرح جمع ہو جاتے تھے، یوں یہ بہتیرے کی قلمیں بنتی جاتیں۔

سامندان یہ دیکھ کر مبہوت ہو گئے کہ کیمیکل ویپور ڈپوزیشن یا سی وی ڈی سے اعلیٰ درجے کے اصلی شفاف ہیرے بن رہے ہیں جن میں بے رنگ ہیرے بھی شامل ہیں، اپنی پریشر کے طریقے سے یہ ناممکن نہ تھا۔

اپالو لیبارٹری ابھی تک ایک کیرٹ سائز سے بڑے ہیرے بنانے میں زیادہ کامیاب نہیں ہوئی۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ 2006ء تک دو کیرٹ ہیرے بنالے گی۔ اس لیبارٹری نے آئندہ چھ ماہ میں لگژری جیولری ڈیزائنرز کی شراکت سے اپنے ہیرے مارکیٹ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، یہ ہیرے قدرتی ہیروں کے مقابلے میں تیس فیصد کم قیمت پر دستیاب ہو گئے، فی الوقت اصلی مصنوعی ہیروں پر لاگت زیادہ ہے، جس کی وجہ سے ان کی قیمت بھی

قدرتی ہیروں کے قریب ہے، لیکن اب تیزی کے ساتھ مصنوعی ہیروں کی قیمت کم ہو جائے گی۔ GEMESIS اپنے رنگا رنگ فینسی ہیرے قدرتی کے مقابلے میں معمولی فرق سے مل رہی ہے، وہ ایک کیرٹ کا زرد ہیرا 4800 ڈالر میں دیتی ہے جو ریشل میں 18 ہزار ڈالر کا بیک ملتا ہے۔ اگرچہ مصنوعی ہیرے بنانے کا کام مہنگا ہے لیکن ماہرین کہتے ہیں کہ ہیروں کی ایک کان کوڈ نے اور اس سے ہیرے نکالنے کے مقابلے میں یہ سستا ہے، یہی نہیں بلکہ کان سے وہاں تک ہیرے پہنچانے میں جو اخراجات ہوتے ہیں، وہ بھی ختم ہو گئے ہیں۔

اس صنعت میں آنے والے افراد قیمت کو کم کر سکتے ہیں، یہ واضح نہیں لیکن وہ بڑے اداروں کی طرح اس میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ ہیرے کو روزمرہ استعمال کی سستی چیز بنادیا جائے، دو ڈائمنڈ اسٹیمبلش میٹ کو مشتمل بھی نہیں کرتا چاہتے، کیونکہ ڈائمنڈ اسٹیمبلش میٹ نے پہلے ہی اپالو اور GEMESIS کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ وہ لوگوں کو جعلی چیزیں دے رہے ہیں، لیکن ان دونوں کمپنیوں کا کہنا ہے کہ وہ سننے لگا بکوں کیلئے کلچر ڈھیرے بنا رہے ہیں، وہ لوگ جو ہیرے پہننا چاہتے ہیں لیکن قدرتی ہیروں کے متحمل نہیں ہو سکتے اور ایسے لوگوں کی مارکیٹ کا تخمینہ اپالو نے 2 ارب ڈالر سالانہ لگایا ہے۔ معاملات کو شفاف رکھنے کیلئے GEMESIS اپنے ہیروں پر لیز کے ذریعے لیبل لگا رہا ہے کہ یہ قدرتی ہیرے نہیں ہیں، جبکہ اپالو کا کہنا ہے کہ ہر مصنوعی ہیرے کے ساتھ ایک ٹیٹیکٹ ڈینا چاہیے۔

قدرتی ہیروں پر اجارہ داری رکھنے والی کمپنیاں پروپیگنڈے کی جنگ میں آگے ہیں، انہوں نے لیبارٹری ڈائمنڈ کو مستحکم کا نام دیا ہے، جبکہ مصنوعی ہیرے بنانے والے ان کیلئے کلچر ڈکی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ یہ اصطلاح انسانی مداخلت سے بننے والے سچے ہیروں کیلئے مستعمل ہے، لیکن اس اصطلاح کو استعمال کرنے کا کم از کم ایک مقدمہ جرمی کی عدالت میں وہاں چلے گا۔

ڈی بیورز کی تحقیق بتاتی ہے کہ 94 فیصد عورتیں قدرتی ہیرا ہی چاہتی ہیں، سامندان



ویل دے سکتے کہ ان کا بنایا ہوا ہیرا کیسیائی اور طبعی اعتبار سے قدرتی جیسا ہی ہے۔ لیکن سائنسدان اس بات کی اہمیت نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے جو ایک ہیرے کو خرد سے والے ہیرے اور وصول کرنے والی عورت کیلئے قیمتی اور اہم بناتی ہے۔ اب ڈی ہیرے نے یہ اشتہاری مہم شروع کی ہے۔ باورداشتی سے حاصل ہونے والے ہیرے اصلی اور قدرتی ہیں۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ اب انسانی ساختہ اور مصنوعی ہیروں میں تمیز مٹ جائے گی یا اس کیلئے ڈی ہیرے کو ساختہ طریقہ وضع کرنا ہوگا، کیونکہ فی الوقت نیو یارک کے انٹرنیشنل جیولوجیکل انسٹیٹیوٹ کے پاس ہی ایسی قیمتی اور جدید ترین خوردبین ہے جو زیر زمین بننے والے ہیرے میں قدرتی طور پر موجود اجزاء اور بیرونی کا سراغ لگا سکتی ہے یہ اپالو نے فراہم کی ہے۔ دراصل جب زیر زمین کوئی ہیرا بن رہا ہوتا ہے تو اس عمل کے دوران اس میں ایسے ذرات شامل ہو جاتے ہیں جو انسانی ساختہ ہیرے میں نہیں ہوتے، جو ہیرا بالکل بے عیب یا بہت صاف ہوں گے بارے میں شبہ ہوتا ہے کہ یہ انسان کی کارستانی ہے، لیکن یہ بے عیب ہیرا قدرتی بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہایت مشکل، پیچیدہ اور مہنگا طریقہ بھی ہے، 40 ہزار ڈالر مالیت کی مشین، ہیرے سے ہلکی انفراریڈ لائٹ گزارتی ہے اور کئی مراحل پر ہیرے کی جانچ پڑتال ہوتی ہے، لیکن اس طریقے کو بھی اپالو کے بنائے ہوئے ہیروں نے شکست دے دی، اس کے بعد تیسرا زیادہ مہنگا طریقہ اختیار کیا گیا، یہ ایک لاکھ ڈالر کی مشین ہے، اس میں قدرتی اور کچھڑ ہیرے کی دیو لینتھ دکھائی گئی، قدرتی ہیرے کی دیو لینتھ 741 نیو میٹر اور اپالو کے ڈائنڈم کی دیو لینتھ 737 نیو میٹر تھی۔

گویا فی الوقت قدرتی اور کچھڑ ڈائنڈم میں تفریق کا کوئی مصدقہ اور مستحکم طریقہ نہیں ہے، ہیرے بنانے والے جلد ہی اپنے ہیروں میں قدرتی عیب ڈال کر ہر مشین کو دھوکہ دینا گئے، ایسی کئی کئی کڑ بنانے والی کمپنیاں سی وی ڈی حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہیں، پھر بڑے پیمانے پر کچھڑ ہیرے بننے لگیں گے اور وہ پہلی سے پہلی مشین کے معیار پر پورے اتریں گے۔ یہ طے

ہے کہ ہر ایکٹ کیلئے رہے گا، لیکن قدرتی یا کچھڑ...؟  
ہے کہ ہر ایکٹ کیلئے رہے گا، لیکن قدرتی یا کچھڑ...؟

معنوی ہیرے بھی محبت کیلئے موثر ہیں گے؟  
انسانی ثقافت پر ہیروں کے اثرات بہت گہرے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ مصنوعی ہیرے ان پر کس طرح اثر انداز ہوں گے۔ رومن سے لے کر مغل تہذیب تک کبھی نے ہیروں کو ان کا پائدار بلند والا مقام دیا ہے۔ قرون وسطی کے یورپی بادشاہ اسے عفت و عصمت کی علامت کے طور پر پہنا کرتے تھے۔ اس کی قیمت اور اہمیت یوں بھی زیادہ تھی کہ یہ کرۂ ارض کی پراسرار افق و گہرائیوں میں جنم لیتا اور اربوں سال کی آتش فشانی کے دوران سطح زمین پر آتا تھا، اسے اللہ تعالیٰ کی منافی کا شاہکار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب جب کہ انسان اسے لیبارٹری میں بنانے لگا ہے کیا اس کی قدر و قیمت برقرار رہے گی؟ یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا مصنوعی ہیرے بھی قدرتی ہیروں کی طرح محبت کیلئے موثر ہیں گے؟ کیا پراسراریت کا متلاشی انسان پراسرار حالات میں جنم لینے والے قدرتی ہیرے کی جگہ مصنوعی ہیرے کو دے سکے گا؟

ہیرا کی تیاری کا عمل:

سطح زمین سے 150 کلومیٹر سے بھی زیادہ گہرائی میں 1200 ڈگری کے درجہ حرارت اور دباؤ 50 کلو بارز سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حرارت اور دباؤ کاربن کی بھاری مقدار کو کھینچ کر کے نرم سیاہ گریٹائیٹ بنا کر سخت شفاف قلموں میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ ہیرے کی قلمیں ہوتی ہیں جو بعد ازاں میگنیا یا آتش فشاں سیال مادے کے پھٹ پڑنے سے سطح زمین کے نزدیک آ جاتی ہیں، آتش فشاں مادے میں ٹھنڈی ہو کر یہ قلمیں نرم نیلی چٹانوں کی شکل میں پائی جاتی ہیں جن میں کبر لائٹ کہا جاتا ہے۔

مصنوعی طریقہ:

اسے GEMESIS لیبارٹری کا طریقہ کہا جاتا ہے، یہاں بھی حرارت اور دباؤ کا

بنیادی کردار ہے لیکن اس کا استعمال زیر زمین نہیں بلکہ سرائے کے ایک کنیئر میں کیا جاتا ہے۔  
برقیاتی حرارت اور ہائیڈرائک پریشر سے کام چلایا جاتا ہے، ایک ملی میٹر کے اصلی ہیرس  
کو "جی" کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حرارت اور دباؤ سے اس کے گرد موجود کاربن قبول کی  
شکل اختیار کر لیتی ہے۔

اپالو ہارٹری کے سائنسدانوں نے کیمیکل ویپور ڈیپوزیشن کے طریقے سے قدرتی گیس اور ہائیڈروجن کو خش و اشتر سائز کے چیمبر میں حرارت پہنچائی، چنانچہ کاربن کا پلازما بن گیا، چیمبر کی تہہ میں موجود کاربن کی تہہ پر اس پلازما کو بارش کی طرح برسایا گیا، رفتہ رفتہ پلازما جم کر سخت ہونے لگا اور ہیرے کی شیت بن گئی، جسے جواہرات کی شکل میں تراش لیا گیا۔

آج انسان نے بالکل اصلی جیسا ہیرا خود تیار کر لیا ہے لیکن 50 سال سے سائنسی ذرائع استعمال کر کے ہیرے بنانے کی کوشش جاری تھی۔ 1954ء میں اس وقت کچھ کامیابی حاصل ہوئی جب نیویارک میں ٹریسی ہال نامی سائنسدان نے ایسی مشین ایجاد کی جو کچی چیز پر بے حد دباؤ اور حرارت کا اطلاق کر سکتی تھی۔ 16 دسمبر کو اس کی مشین نے آئرن سلفائیڈ اور ہیرے کے دو ٹیکوں پر دباؤ اور حرارت کا اطلاق 38 منٹ تک کیا اس سے کچھ بہت چھوٹے چھوٹے پتھر وجود میں آئے جن کی خنکی اصلی ہیروں جیسی تھی لیکن ہیرے کی طرح ان میں آنکھیں خیرہ کرنے والی چمک نہیں تھی۔ ان کا قلمی ڈھانچہ ناقص تھا چنانچہ یہ ہیرے صنعتی استعمال کیلئے موزوں سمجھے گئے لیکن جیسے ہی اس کامیابی کا اعلان ہوا ڈی بیئر ز کے ہیروں کی قیمت گر گئی۔

گھڑیوں میں ہیرا کا استعمال:

الماس، ہیرا نہایت قیمتی پتھر ہوتا ہے اور چونکہ یہ انعکاس کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتا ہے اس لئے اسے دور بینوں میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ واضح نظر آئے۔ وہ دور بین میں جن

میں طاس والے حد سے استعمال ہوتے ہیں وہ کافی مہنگی ہوتی ہیں مگر ان سے دور کی اشیاء پوری طرح صاف نظر آتی ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہوتا ہے کہ الماس کی انعکاسی طاقت عام آئینوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ جب اسے کان سے نکالا جاتا ہے تو یہ دھند اور بے رنگ ہوتا ہے مگر چونکہ چتر کسی رنگ کی معمولی سی جھلک دیتے ہیں۔ ہیروں کے ذخائر 1725ء میں برازیل اور 1767ء میں افریقہ سے دریافت ہوئے اس سے قبل ہیروں کی تجارت میں ہندوستان پر فخر تھا۔ مصنوعی طور پر سفید کاربن سے ایک سبب جتنا ہیرا بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی تمام بالا و نواؤں اور کاربن کہلاتی ہیں۔ اسے صنعتی مشینوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہ زمینوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ متحرک مشینی آلات میں نہیں گھسٹتا اور اسے کاٹنے کیلئے ہی کا بروہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مصنوعی طور پر ہیرا تیار کرنے کیلئے گریفاٹ اور کوئلہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اصلی ہیرا پھانسنے کا طریقہ:

ہیرے کو پرکھنے کے لئے چار "k" استعمال ہوتے ہیں پہلا "K" کٹ ہے دیکھا جاتا ہے کہ ہیرے کو کس خوبی سے تراشا گیا ہے دوسرا کلیئر ہے یعنی اس میں کوئی عیب تو نظر نہیں آتا ہاں میں داغ دھبے تو نہیں ہیں، عیبوں کی مزید تشریح بھی کی جاتی ہے یعنی عیب کتنا زیادہ ہے، کیڑا یہ ہیرے کا وزن ہوتا ہے ایک، کیڑا 200 ملی گرام کے مساوی ہے۔ آخر میں کلر اس کی رنگت دیکھی جاتی ہے۔ ہیرا مصنوعی یا اصلی اس کی تختی کا درجہ دس ہوتا ہے۔

ہیرے کے طلسمی اثرات:

بیرا بننے سے جسمانی تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ بیرا آئیپ کے اثر کو ختم کرتا ہے۔  
 فوسٹاڈر ای میں چٹنگ پیدا کرتا ہے۔ حافظے کو تیز کرتا ہے۔ ذہنی پریشانی کو ختم کرتا ہے۔ بیرا بچے  
 کو بہنایا جائے تو بچہ جلد اور جن سے محفوظ رہتا ہے۔ بیرا دروزہ میں جلتا عورت کے زانو سے

باندھنے پر عورت کو جلد اولاد ہو جاتی ہے۔ اس کے درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ خوف چاہتا رہتا ہے اور حیرت انگیز طور پر اُسے سکون محسوس ہوتا ہے۔

ہیرا پسینہ والے کو تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کو ہاتھ میں پسینے سے دل کو سکون ملتا ہے۔ ہیرا ہیٹ پر باندھے سے نظام ہضم درست رہتا ہے۔ اس کو پسینے والا خوش ذہن رہتا ہے۔ یہ خوش بختی کی علامت ہے۔ سوتے وقت سر پر باندھ لیا جائے تو سینہ میں نہ سے خواب نہیں آتے اور سونے والا سانپ بچھو سے محفوظ رہتا ہے۔ ہیرا پسینے والا مرض نسیان سے محفوظ رہتا ہے۔ بازو پر باندھے سے دشمنوں کے وار سے بچا رہتا ہے۔ بیوی اور شوہر کے مابین پیار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہیرا پسینے والے کی عینائی تیز رہتی ہے۔

ہیرے کے کرشمے:

ہیرا مقوی قلب ہے۔ برص کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔ مٹانے کی پتھری کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کا کشتہ انسان کو قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ موجودہ دور کی بہت سی لاعلاج بیماریاں مثلاً کینسر وغیرہ کے لیے بہترین دوائی ہے۔ معدے کے امراض میں مفید ہے۔ عورتوں کے ہانچہ پن میں اس کے کشتہ کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کے لیے اس کا کشتہ بیکار کھانا مرض کو دور کر دیتا ہے۔ پڑانے نزلہ اور بلغم میں مبتلا افراد کے لیے اسے کسیر کا کام کرتا ہے۔ جذام کے لیے بہترین دوائی ہے۔ خون کی خرابیوں کو ٹھیک رکھتا ہے، ہیرے کو حکیم اور اطباء کے مشورے کے بغیر ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر اس کا ایک معمولی ذرہ بھی معدہ میں چلا جائے تو فوری طور پر موت واقع ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لیے کسی قابل تکیہ سے ہی اس کا کشتہ لے کر استعمال میں لانا چاہیے غلط استعمال سے یہ قاتل اور جذام جیسے امراض بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

ہیرا لقوہ اور ریشہ کے امراض میں بھی فائدہ دیتا ہے۔ دق، ہسل اور گنٹھیا کی بیماریاں

کے لیے بھی دوا ہے۔  
ہیرے کا ذکر تین ہزار سال قبل مسیح کی کتابوں میں موجود ہے۔ ہیرا زیادہ تر کوئلے کے ساتھ کانوں سے نکلتا ہے۔ ہیرا کافی مراحل طے کرنے کے بعد سینکڑوں برس میں تیار ہوتا ہے۔

برص کا علاج:

ہماری جلد میں قدرتی طور پر ہلکا سا سفید رنگ شامل ہوتا ہے جو جلد کو ملائم رکھتا ہے۔ یہ کم و بیش ہر شخص میں پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض افراد میں یہ پیدا ہونے کی صورت پر مفقود ہوتا ہے۔ چنانچہ صرف ان کی پوری جلد سفید ہوتی ہے بلکہ بال بھی سفید اور آنکھیں گلابی ہوتی ہیں اور انہیں تیز روشنی میں دیکھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے تاہم بعض افراد میں جلد کا رنگ بعض مقامات سے چھوٹے چھوٹے جھونے کی صورت میں اڑ جاتا ہے تو یہ برص کہلاتا ہے۔

برص کے صحیح اسباب ابھی تک دریافت نہیں کئے جاسکے۔ بعض حکماء اس کا باعث نقصان نسل کی پھیلی کا استعمال کہتے ہیں جو برص کا باعث بنتی ہے۔ جسم پر اس قسم کے دھبے آنکھ کی بیماری میں بھی بالخصوص عورتوں کو پڑتے ہیں جن کے لئے آتشک کے اصول علاج کو اپنانا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ:

ہلکا ٹیلا لا جوڑ رقی اور الماس (ہیرا) نصف رقی درمیانی انگلی میں پھینیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔



## زبرجد

## (BERYL)

زبرجد کو انگریزی میں بیرل کہا جاتا ہے۔ حکیم ارسطو لکھتا ہے کہ زمرہ اور زبرجد ایک ہی کان سے نکلتے ہیں یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شمس و قمر و زحل ایک ہی برج میں ہوں۔

زبرجد کی خصوصیات:

- ☆ زبرجد مٹانہ کے لئے مفید ہے۔
- ☆ زبرجد کا منجن دانوں کو مضبوط اور چمکدار بناتا ہے۔
- ☆ زبرجد کا سرمہ آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔
- ☆ زبرجد حاملہ عورت کی ران پر باندھنے سے درد نہ نہیں ہوتا ہے۔
- ☆ زبرجد ہلکے نیلے اور ہلکے سبز رنگ کا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔
- ☆ زبرجد مصائب اور مشکلات سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ☆ زبرجد کی چمک دمک بلور کی طرح ہوتی ہیں۔
- ☆ زبرجد کے سامنے سانپ بصارت سے محروم ہو جاتا ہے۔
- ☆ دمہ، کھانسی کے لئے طبی طریقے سے زبرجد کا کشتہ تیار کیا جاتا ہے۔
- ☆ زبرجد کا لاکٹ گٹے میں ڈالنے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔
- ☆ زبرجد کی موجودگی میں دماغی الجھنیں دور ہو جاتی ہیں۔
- ☆ زبرجد اسکاٹ لینڈ، پاکستان، مصر، امریکہ اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔

## زبرجد کی مشہور اقسام:

زبرجد کی بارہ مشہور اقسام ہیں، لیکن چار اقسام زیادہ مشہور ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

زمرہ زبرجد:  
یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

زمرہ زبرجد:  
اس پتھر کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔

اکوامرآن:  
اس کا رنگ زمرہ جیسا ہوتا ہے۔

گولڈن بیرل:

یہ سبزی رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

عربی میں اس کو زبرجد کہا جاتا ہے۔

سنسکرت میں اس پاری بھدر کہتے ہیں۔

انگریزی میں بیرل کہتے ہیں۔

مختلف زبانوں میں اسے پاری ارینا کہتے ہیں۔

زبرجد کے دیگر نام:

یہ سبز زرد نیلے رنگوں میں ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا جو ہر نہایت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

پاری بھدر، ہلکا آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔

بھاری بھدر، اسے سائیمیر یا کا پاری بھدر کہتے ہیں۔ یہ ہلکے سبزی مائل نیلے رنگ کا

ہوتا ہے اور چمکدار ہوتا ہے۔

امریکا۔

اکوامرآن چڈاسولٹ، یہ کارکینک کی قسم کا ہوتا ہے یہ سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

اس میں زردی مائل سبز رنگ والے لکڑی بھاری بھدر کہا جاتا ہے۔

اقسام کے لحاظ سے اسے درج ذیل میں تقسیم کیا گیا ہے۔  
زبردہ مصری:

یہ سرفی مائل رنگت کے ہوتے ہیں۔

زبردہ کبراسی:

یہ زردی مائل بزرگت کے ہوتے ہیں۔

زبردہ ہندی:

یہ زرد اور سرخ رنگوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔

عام طور پر زبردہ اور زمرہ دونوں تانبے کی کان سے نکالے جاتے ہیں۔

انگریز اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں:

☆ ہیرل یعنی زبردہ

☆ اکوامرائن جسے مسکرت میں پاری بھدر کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ

ہیرل کارنگ زردی مائل اور پاری بھدر کا بزرنگوں ہوتا ہے۔  
اکوامرائن:

یہ بھی زبردہ کی ایک قسم ہے۔ اس میں یہ اقسام بھی پائی جاتی ہیں۔

☆ ہماری بھدر:

☆ پاری بھدر:

زبردہ کے طبقی افعال:

☆ زبردہ انسان کو سانپ کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ اس پر نظر پڑتے ہی سانپ اندھا ہو جاتا ہے۔

☆ جذام جیسے موذی مرض کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے زبردہ اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

زبردہ کو استعمال کرنے سے مرض مسر الجبل سے نجات ملتی ہے اس کے علاوہ چتری

زبردہ پانی سے چرائی کھائی کو ختم کر دیتا ہے اس کے علاوہ سر کے میں ٹھس کر دہری

نکالنے سے شفا ہوتی ہے۔

بھدرات چشم و قلوبت نکاو میں اضافے کیلئے زبردہ بہت شافی ثابت ہوتا ہے۔

زبردہ کا آئینہ بنا کر گلے میں پہننے سے مرگی کے مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

بہت سے شفا دیتا ہے۔

زبردہ انسان کو تانگہائی اموات آفات اور حادثات میں تحفظ دیتا ہے برے اثرات

کو دور رکھتا ہے۔

زبردہ کا تخمینہ دانتوں کی تمام بیماریوں میں بطور دوا اثر کرتا ہے۔

زبردہ خواتین میں وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

زبردہ کے خواص زمرہ جیسے ہیں اگر دانتوں پر بطور مخمّن ملا جائے تو انہیں صاف رکھتا

ہے۔

زبردہ چشم کو صحت بخشتا ہے۔

زبردہ چتری میں مفید ہے۔

زبردہ پیشاب کی زیادتی یا کمی کو درست کرتا ہے۔

زبردہ آنکھوں میں بطور مسدّد الا جائے تو ان کی بصارت کو بڑھاتا ہے۔

زبردہ کی تاریخی اہمیت:

زبردہ کی مختلف حکماء دین اکابرین اور ماہرین نے بہت تعریف کی ہے یہ ایک

معتبر اور جبرک چھڑ مانا جاتا ہے جس کی اپنی ایک تاریخ ہے شہشاہ ہمایوں نے اپنی طویل حلاوتی

کے دوران زبرد کی انگوٹھی استعمال کی تھی مشہور سیاح ابن بطوطہ سفر کے دوران ہمیشہ انگوٹھی پہنا کرتا تھا اور اس نے اپنے سفر نامے میں زبرد کا خصوصی تذکرہ کیا ہے کیونکہ یہ سونے کا بہترین مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے جنت کے محل مکان اور خوش و فخر وہی ہے زبرد کے بنے ہوئے ہیں۔

### زبرد کے کھری خواص:

- ☆ زبرد کے پینے سے صرع دور ہوتا ہے۔
- ☆ اگر عورت کے زانو پر زبرد باندھا جائے تو درد زہ سے جلد آرام آتا ہے۔
- ☆ جن ایام میں قمر برج حوت میں ہو اور کوئی شخص زبرد کو کشتی کی شکل میں کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی انگشتی میں جڑوا کر پہنے تو وہ تمام مصیبتوں اور بیماریوں سے بچا رہے۔
- ☆ جب قمر برج سرطان میں تو مچھلی کی شکل کا بنا کر سیسہ کے ساتھ کندے سے باندھا جائے تو مایہ گیر کو بڑی پھلیاں ہاتھ آئیں گی۔
- ☆ زبرد جگہ جگہ خیلہ رنگ یا ہلکے سبز رنگ کا پیننا بہتر ہے۔
- ☆ زبرد جان لوگوں کیلئے باعث برکت ہوتا ہے جو سفری کاموں میں ہوں۔ خطرناک ایجنٹ، گارڈ، ڈرائیور، ریل اور جہازوں کے ملازم وغیرہ کیونکہ یہ حادثات سے بچاتا ہے۔
- ☆ جو زواہلوں کو خصوصاً اس کا پیننا مفید ہے۔

☆ زبرد مثل زمرہ کے سبھی مائل ہے ایک قسم اس کی زردی مائل بھی ہوتی ہے یہ پتھر جبکہ کا بھی ہوتا ہے اور زمرہ کی کان کا ادنی پتھر ہے اس کا مزاج سرد اور خشک ہے مزاج میں تانبے کے اجزاء بھی شامل ہیں اس کے متعلق سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ جب ہوائی حرارت اور زمین کے بخارات تانبے کو اس کی کان میں پکاتے ہیں تو تانبے سے بھی بخارات

ہوتے ہیں۔ یہ بخارات گندھک سے متاثر ہو کر اور موسم کی تبدیلی سے ایک جگہ جمع ہو کر زبرد بن جاتے ہیں اور ان کی صفائی سے یہ پتھر مصفی ہو کر سبزی کی جھلک دکھاتا ہے۔

### زبرد کے دستیابی مقامات:

زبرد پتھر اسکاٹ لینڈ، مصر، امریکہ، برازیل اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔

### زبرد کے کیمیائی عناصر:

یہ پتھر انسان کیلئے بڑی اہمیت کا حامل ہے اس کی اہمیت کی سب سے بڑی وجہ اس میں پائی جانے والی دھات ہے جس کا کیمیائی نام ہیرٹیم ہے اس کو جب ریڈیم کے ساتھ ملا یا جاتا ہے تو اس میں نیوٹران اور الیکٹران متحرک ہوتے ہیں۔ یہ دھات دو ہزار پچاس ڈگری فارن ہائٹ تک نہیں پہنچتی اور لاکھوں برس تک اصل شکل میں رہتی ہے۔ یعنی اس پر وقت اور موسم کا اثر نہیں ہوتا۔ سائنسدانوں کو اس سے بہت دلچسپی ہے کیونکہ ایٹمی ہتھیار (ایٹم بم وغیرہ) کی تیاری میں الیکٹران نیوٹران کا استعمال ہوتا ہے۔ جو اس دھات کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں اس کے علاوہ تمام دھاتوں میں یہ سب سے زیادہ مستحکم اور ہلکی دھات ہے جو زبرد میں پائی جاتی ہے۔ زبرد کے کیمیائی اجزاء میں ایکوٹائٹ، ہیرٹیم، ہیرٹیم، ہیرٹیم، ہیرٹیم اور ایلومینیم پائے جاتے ہیں۔

### زبرد سے علاج:

### اسقاط حمل کے لئے:

بعض جوڑوں کے غلیوں میں تخلیقی خرابیاں ہوتی ہیں اور ان کا حمل ٹھیک طرح سے نہیں ہو سکتا اور اگر قرار پا بھی جائے تو بچے جسمانی یا ذہنی طور پر معذور پیدا ہوتے ہیں۔ مزید اس مسئلہ کے دوران سوزش، بخار، پلیریا یا مخصوص وائرس سے ہونے والی سوزش اسقاط کا باعث ہو سکتی ہے۔ کوئین اور سیسہ کے مرکبات جنین کے اخراج یا موت کی وجہ سے بن سکتے





چو شباب کے راستے ریح و ریحہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زبردہ کثرت استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں اس قدر زیادہ اور دلاور دلاور اشنانی چکر استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بے خوابی کا علاج:

ایک سحرست شخص کو روزانہ کم و بیش آٹھ گھنٹے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچان کو اس سے زیادہ اور بڑھوں کو اس سے کم ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایک آدمی روز نیند نہیں لے سکتا تو اس کی پوری ہو جاتی ہے۔ ہر شخص ایک معقول عرصہ میں نیند میں جاسکتا عادی ہوتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بے خوابی کا شکار ہے۔ بے خوابی ہر قسم کی ہو سکتی ہے۔ تکمل اور انتہائی مختصر۔ چنانچہ علامات کو مد نظر رکھ کر علاج کرتا چاہیے بے خوابی کے اسباب مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

طبعی:

بستر کی خرابیاں، مکرے میں ضرورت سے زیادہ سردی یا گرمی، شور، ہلکے ہلکے غوری، بدبو، مکرے میں چمچر بکھل یا جوئیں وغیرہ۔

نفسیاتی:

پریشانیوں، ذہنی دباؤ، خواہشات، دوہشت، انتظار، نفرت، احساس کثرت، ہنسی، مکاری، بستر میں کسی اور کی موجودگی وغیرہ۔

جسمانی:

بخار، دوریں، کان کی بیماریاں، دورانِ شون یا مخصوص دل کی بیماریاں، دوسری بعض تغیر، معدہ، اعصابی بیماریاں، دماغی بیماریاں، پھر اگر گردوں کی بیماریاں، کھانسی، زکام وغیرہ اس کا علاج یہ ہے کہ زبردہ کثرت استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## کالسیڈونی

(CHALCEDONY)

یہ دراصل عقیق ہی کی ایک قسم ہے۔ اس میں سنگ ستارہ (پریس PRASE) اور کبیا OCCIA، چلہا، ہار و لاکھ، سنگ سلیمانی اور ہارن سٹون HORN STONE شامل ہیں۔ یہ زرد، بھورے، دودھیا، سفید، خاکی، نیلے اور ہزر رنگ میں پایا جاتا ہے۔ کالسیڈونی سے رتن اور ازار اور دیگر اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

کالسیڈونی کی ماہیت اور رنگ:

اس کی ماہیت عقیق جیسی ہے صرف رنگ کا فرق ہے۔ اس کا رنگ زرد، بھورا، دودھیا، سفید، خاکی، ہزر اور نیلا ہوتا ہے۔ اس کی چمک مرواریدی ہے۔ شفاف براق ہوتا ہے۔ اس کا راجہ سوراجدار ہے۔ یہ زیورات میں جڑا جاتا ہے اور اس سے نازک قسم کے ظروف بھی بنتے ہیں۔ ان کا رنگ عموماً بھورا ہوتا ہے جو رپ میں اس سے چاقو کے دستے، علم کی پیا کے اوزار، واسلے اور دیگر اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

کالسیڈونی اور عقیق کو رنگنے یا عقیق کی خراب دھاریں ٹھیک کر کے عمدہ رنگ دینے کے طریقے موجود ہیں۔

زور رکھ:

یہ عقیق کے شمرے سے تعلق رکھتا ہے اور سارہ یعنی زرد کہلاتا ہے۔ اس کی سات اقسام

ہیں۔

بکر رنگ

کابی

☆ زرد

☆ سفید

☆ سیاہ

☆ نیلگوں

☆ پکا نیلا رنگ

یہ انگوٹھیوں میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ پرانے زمانے میں اس کی مہر بھی بنائی جاتی تھی۔ یہ پتھر آسیب اور کئی بیماریوں سے بچاتا ہے اس کا شمار اچھے پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے زمانہ سلف میں اسے سارو کہتے تھے۔ سارو عربی لفظ ہے جس کے معنی زرد کے ہیں۔

☆ اس پتھر کو عربی میں سارو کہا جاتا ہے۔

☆ انگریزی میں اس کا نام نیلائٹن ہے۔

☆ اردو میں اس پتھر کو زراکھ کا نام دیا جاتا ہے۔

☆ شکرکرت میں بھی اس پتھر کو زراکھ کہا جاتا ہے۔

☆ کالسیدونی اور رنگ:

یہ پتھر عقیق کی طرح کا ہوتا ہے اور مختلف رنگوں میں ملتا ہے یعنی سرخ، براؤن اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے بعض علاقوں میں سیاہ، سفید، نیلے اور گلابی رنگ میں بھی پایا جاتا ہے خاص بات یہ ہے کہ ہر رنگ کے پتھر میں پتلا رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔

☆ کالسیدونی کے کیمیائی عناصر:

☆ ایلمینیم

☆ میکنیز

☆ زرد آکسائیڈ

☆ سیاہ

☆ منصف محمد بن منصور نے اس کی سات قسمیں لکھی ہیں۔

☆ جن کا رنگ بیکری طرح ہو۔

☆ گلابی رنگ

☆ زرد

☆ سفید

☆ سیاہ

☆ نیلگوں

☆ پکا نیلا رنگ

☆ بڑے بڑے جوہری کالسیدونی پتھر کی مندرجہ ذیل قسمیں بتاتے ہیں۔

☆ مونٹ روڈراکھ:

☆ اس کا رنگ زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔

☆ سارو:

☆ اس کا رنگ بھورا زرد ہوتا ہے۔

☆ سنگ سلیمانی روڈراکھ:

☆ اس پر سرخ و بنز رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

☆ روڈراکھ زبرجد:

☆ اس کا رنگ سفیدی مائل زرد ہوتا ہے۔

☆ روڈراکھ کی ماہیت عقیق ہی ہے بس فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ زرد، بھورا، سفید، خون سا



سرخ، موم ساز رد اور سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دوبار آگ دی جائے تو اس کا رنگ سفید یا زرد ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ دھوپ میں رکھنے سے بھی اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔

اس سے انگشتریاں، گلینے، گھڑیوں کی چابیاں، انگشتریوں کی مہریں اور کیچین بننے ہیں۔ جب اس کی مہر کو گرم کر کے گرم راکھ سے نکالتے ہیں تو باسانی نکل آتی ہے اور نیش کو شرب نہیں پہنچاتی۔ اس پتھر پر آج تک مختلف ملکوں میں عجیب و غریب نقش اور تصویریں کندہ کی گئی ہیں۔

کالسیڈونی کے طبی افعال:

نکسیر پھوٹنا:

رودرا کھ پتھر کے استعمال سے نکسیر پھوٹنا (ناک سے خون بہنا) بند ہو جاتا ہے۔

مردانہ طاقت:

رودرا کھ پتھر سے طاقت مردی (قوت باہ) میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

پھوڑے پھنسیاں:

رودرا کھ کے استعمال سے انسانی جسم کے تمام فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں اور

پھوڑے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ہسٹیریا:

رودرا کھ عورتوں کے خاص مرض ہسٹیریا میں بہت مفید و موثر ہے۔

پھلہیری:

برص یعنی پھلہیری کیلئے رودرا کھ کا پتھر بہت مفید ہے۔

حیات و عمر:

رودرا کھ کے استعمال سے انسان کو صحت و تندرستی اور طویل عمری حاصل ہوتی ہے۔

انقسام:

رودرا کھ کے پتھری انقسام اس کے رنگوں کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہیں ان میں مذکر اور موٹ پتھر بھی ہیں۔ عربی زبان میں زردی مائل بھورے پتھر کو سارہ کہا جاتا ہے جبکہ سرخ اور سبز رنگ کے دھاری دار پتھر کو سلیمانی کہتے ہیں۔ مذکر پتھر کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے جبکہ موٹ زردی مائل سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

کالسیڈونی کے کسری خواص:

بلور تعویذ:

اسے بلور تعویذ نگلنے میں ڈالنے سے مرگی کے مرض سے شفا حاصل ہوتی ہے اور یہ مرگی کے دورے سے بچاتا ہے۔

دافع آسیب:

یہ پتھر دافع آسیب و بلیات ہے یہ انسان کو بھوتوں اور چڑیلوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

مقامات میں کامیابی دلاتا ہے۔

دشمن پر غلبہ:

اس پتھر کو استعمال کرنے والا اپنے دشمن پر غلبہ پالیتا ہے یعنی دشمن مغلوب ہو جاتا ہے۔

یہ دشمن کو زیر کرنے میں مدد دیتا ہے۔

کالسیڈونی کے عام خواص:

یہ جن بھوتوں کو نکال دیتا ہے۔

۶۰ راتوں میں لوگوں کا خیال تھا کہ اس بیمار کے چلنے سے کٹولے بکھڑے ہو جائیں گے۔  
 حاصل ہوئی ہے۔

۶۱ اگر اسے قیصر کو شہر پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے اور اگر شہر نہ پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے۔  
 ۶۲ عرب اور ترک اب بھی اسے قیصر اور عظیم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ تہ بہ تہ ہوتا ہے۔

۶۳ یہ چتر پینٹے والے کی صحت اچھی ہوتی ہے۔

۶۴ یہ چتر طویل زندگی اور خوش بختی دیتا ہے۔

۶۵ اسے ہر شخص ملکہ سمجھتا ہے خواہ وہ کسی ماہر میں پیدا ہوا ہو۔ سب کا تصور یہ ہے کہ انجرات سے مشقہ کرے گا۔

کلی اسٹون:

رومانہ چتر پیارہ عطار سے تعلق رکھتا ہے اور عطار درج سلیڈ اور برن جیٹا  
 عراقی کرتا ہے چنانچہ یہ چتر سلیڈ اور جیٹا اور کوہ واقع آتا ہے۔ یہ 22 مئی سے 21 جون کے  
 درمیان پیدا ہونے والے افراد کا چتر اسٹون ہے جن کے نام کے حرف اول ک، ل، ن، م، و  
 شروع ہوتے ہیں۔

کاسپہ وئی سے عطار:

حسابیت (المرئی) کا عطار:

انسانی جسم بعض اشیاء کے لئے تیار ہونے لگتا ہے اور وہ اس تیار ہونے والی کاشی  
 حسابیت یا المرئی کی صورت میں کرتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض لوگ جب کسی خاص جسم کی کاشی  
 ڈالتے دیکھتے ہیں تو ان کے سر سے جسم پیدا ہونے لگتا ہے جیسے جن کے اندر پانی ہوتا ہے  
 ہے۔ حسابیت کا یہ عمل صرف قیرونی ہلکے یا کسی محدود کاشی ہوتا ہے۔ کاشی انسانی جسم کی صورت

۶۰ راتوں میں لوگوں کا خیال تھا کہ اس بیمار کے چلنے سے کٹولے بکھڑے ہو جائیں گے۔  
 حاصل ہوئی ہے۔  
 ۶۱ اگر اسے قیصر کو شہر پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے اور اگر شہر نہ پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے۔  
 ۶۲ عرب اور ترک اب بھی اسے قیصر اور عظیم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ تہ بہ تہ ہوتا ہے۔  
 ۶۳ یہ چتر پینٹے والے کی صحت اچھی ہوتی ہے۔  
 ۶۴ یہ چتر طویل زندگی اور خوش بختی دیتا ہے۔  
 ۶۵ اسے ہر شخص ملکہ سمجھتا ہے خواہ وہ کسی ماہر میں پیدا ہوا ہو۔ سب کا تصور یہ ہے کہ انجرات سے مشقہ کرے گا۔

حسابیت کے جسم میں سب سے پہلے یہ پائے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ کاشی کس  
 لئے تیار ہوئی ہوگی کہ یہ عطار مختلف سوپ، ادا، ریش، اور لکڑی کے لکڑی  
 ہونے والی کاشی میں سے کسی ایک کا ہونا چاہیے کہ یہ عطار مختلف سوپ، ادا، ریش، اور لکڑی کے لکڑی

حسابیت جسم کے مختلف حصوں میں سے پیدا ہونے والی کاشی ہے۔

۶۰ راتوں میں لوگوں کا خیال تھا کہ اس بیمار کے چلنے سے کٹولے بکھڑے ہو جائیں گے۔

۶۱ اگر اسے قیصر کو شہر پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے اور اگر شہر نہ پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے۔

۶۲ عرب اور ترک اب بھی اسے قیصر اور عظیم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ تہ بہ تہ ہوتا ہے۔

۶۳ یہ چتر پینٹے والے کی صحت اچھی ہوتی ہے۔

۶۴ یہ چتر طویل زندگی اور خوش بختی دیتا ہے۔

۶۵ اسے ہر شخص ملکہ سمجھتا ہے خواہ وہ کسی ماہر میں پیدا ہوا ہو۔ سب کا تصور یہ ہے کہ انجرات سے مشقہ کرے گا۔

حسابیت کے جسم میں سب سے پہلے یہ پائے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ کاشی کس  
 لئے تیار ہوئی ہوگی کہ یہ عطار مختلف سوپ، ادا، ریش، اور لکڑی کے لکڑی

۶۰ راتوں میں لوگوں کا خیال تھا کہ اس بیمار کے چلنے سے کٹولے بکھڑے ہو جائیں گے۔  
 حاصل ہوئی ہے۔  
 ۶۱ اگر اسے قیصر کو شہر پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے اور اگر شہر نہ پہنچا دیا جائے تو صبح کو کھانا نہ کھا پکا ہے۔  
 ۶۲ عرب اور ترک اب بھی اسے قیصر اور عظیم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ تہ بہ تہ ہوتا ہے۔  
 ۶۳ یہ چتر پینٹے والے کی صحت اچھی ہوتی ہے۔  
 ۶۴ یہ چتر طویل زندگی اور خوش بختی دیتا ہے۔  
 ۶۵ اسے ہر شخص ملکہ سمجھتا ہے خواہ وہ کسی ماہر میں پیدا ہوا ہو۔ سب کا تصور یہ ہے کہ انجرات سے مشقہ کرے گا۔

لا جو رد، زمرہ 3، 5 رتی کے استعمال کرنا مفید و موثر ہیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

صفر اپن کا علاج:

یہ گہری بیماری ہے۔ اس کی وجہ صفراء کی کثرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کالسیڈونی 5 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اعصاب کی سوزش کا علاج:

اس مرض میں اعصاب کے متعلقہ جسمانی حصوں میں کمزوری اور درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات متعلقہ حصہ میں حس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات عمل معکوس میں درد محسوس ہوتی ہے۔ نیز فالج اور پٹھوں کا ضیاع بھی ہو سکتا ہے یہ فیاضیتس وجع المفاصل پیری ریٹیا، طیریا، کوڑھ اور خناق کے بعد ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کالسیڈونی 6 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں اگر اتر اضافی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

## سنگِ سلیمانی

(ONYSE)

یہ انسان کے ہاتھن کی طرح کا پتھر ہے۔ اسے آگس، شوہام اور کارنیکل بھی کہا جاتا ہے۔ عرب میں پائے جانے والے اس عقیق کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ نیلگوں پر دوں والا بھورا رنگ کو کہلاتا ہے۔

پہلے پہل خیال کیا جاتا تھا کہ اس سنگینے کے ساتھ ایک جن منسلک رہتا ہے۔ مگر بعد میں اس خیال کی تردید ہو گئی۔ یہ مشہور جواہر از قسم عقیق ہے۔

سنگِ سلیمانی کی اقسام:

عرب کے سنگِ سلیمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ سنگِ سلیمانی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک عام اور دوسرا شرقی۔ شرقی سنگِ سلیمانی بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ سنگِ سلیمانی کی ایک اور قسم ہے جسے مارواگس کہتے ہیں۔ یہ رودراکھ اور سنگِ سلیمانی کا مرکب ہے۔ اس میں طہقے بھی انہی کے معانی دیتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل بھورا یا زیتونی ہوتا ہے۔ اس کے طہقے سفید یا بھورے لکھ کے ہوتے ہیں۔ جن سے یہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ سنگِ سلیمانی کی ایک قسم نیلگو (NICOLE) ہے۔ اس کے گہرے بھورے رنگ کی زمین پر نیلگوں نشان پڑے ہوتے ہیں۔

اس پتھر کی مندرجہ ذیل اقسام مشہور ہیں جن کی پہچان اس کے خاص رنگ ہیں۔

بلیک اونکس (Black onyx)

بلیو اونکس (Blue onyx)

وائٹ اونکس (White onyx)



☆ ریڈ اونکس (Red onyx)

سنگِ سلیمانی کی ماہیت:

اس کے خواص و ماہیت بھی حقیقی جیسی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ سیاہ یا مکمل یا بھورا ہوتا ہے اور اس پر سفید یا سبز یا بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ اس پر نقش و نگار اور کتبے بھی کندہ کئے جاتے ہیں۔ پتھر میں جلد کے رطوبات جذب کرنے کی زبردست خاصیت ہے مزاج کے اعتبار سے یہ پتھر سرد اور خشک ہوتا ہے۔

☆ اس پتھر کو عربی میں حجرِ سلیمانی کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں اسے سنگِ سلیمانی کہتے ہیں۔

☆ سنسکرت میں اسے پانگ کہتے ہیں۔

☆ انگریزی میں اس پتھر کا نام اونکس ہے۔

سنگِ سلیمانی کے رنگ:

یہ سرخ سفید پیلے اور سیاہ رنگ میں ملتا ہے اور اس پر دوسرے رنگوں کی کبیریں اور دھاریاں دکھائی دیتی ہیں جو بھورے سفید اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں۔

سنگِ سلیمانی کے سحری خواص:

زمانہ قدیم میں یہ جواہر باعث نزاع و فساد اور صرع کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے اندر ایک جن مقید ہوتا ہے جو رات کے وقت بیدار ہو کر پسینے والے مضرط کرتا ہے۔

بلند خیالی:

اس پتھر کے اثرات انسان میں بلند خیال پیدا کرتے ہیں اور وہ جھوٹ سے قوت

سنگِ لٹما ہے۔

سنگِ انصاف:

اس پتھر کے استعمال سے انصاف ملتا ہے محفل میں عزت ملتی ہے کاروبار میں اضافہ

ملتا ہے۔

سنگِ باری شہور اور عزت:

سنگِ سلیمانی (سیاہ و سفید رنگ) کے استعمال سے انسان میں کاروباری شہور پیدا

ہوتا ہے۔

سنگِ خواب:

سنگِ سلیمانی کی منفی خصوصیات یہ ہیں کہ اسے استعمال کرنے اور پاس رکھنے سے

سنگِ خواب آتے ہیں۔

سنگِ اشتعال:

سنگِ سلیمانی (سرخ یا زرد رنگ) انسانی مزاج میں غصہ اور برہمی و اشتعال پیدا کرتا

ہوتا ہے۔

سنگِ استون:

سنگِ سلیمانی کا تعلق سیارہ زحل سے ہے۔ زحل برج جدی کا حکمران ہے۔ چنانچہ

انسانی کے افراد کا موافق پتھر یا کئی استون ہے۔ یہ پتھر ان افراد کو رس آتا ہے جن کے نام

سنگِ سلیمانی 22 دسمبر تا

سنگِ سلیمانی کے کیمیائی اجزاء:

سنگِ سلیمانی میں بھی دوسرے پتھروں کی طرح چند کیمیائی عناصر کے اجزاء موجود

ہوتے ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

- ☆ کروم
- ☆ زرکونیم
- ☆ ٹیکسٹ
- ☆ آکسیجن
- ☆ سیلیکا
- ☆ ایلومینیم
- ☆ کربن

سنگِ سلیمانی کے طبی افعال:

دفعِ حمل اور درد:

اس پتھر کو استعمال کرنے سے حاملہ عورت کی زچگی میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور

کم ہو جاتا ہے۔

دردِ مثنیٰ:

مثنیٰ میں درد ہو تو سنگِ سلیمانی کے استعمال سے درد دور ہو جاتا ہے۔

سوزاک:

یہ پتھر پیشاب کی نالی میں انفیکشن اور سوزاک جیسے موذی مرض کا خاتمہ کرتا ہے۔

امراضِ چشم:

سنگِ سلیمانی سرمد بنا کر استعمال کرنے سے موتیا بند، ناخونہ جیسے امراضِ چشم کو دور کرتا ہے۔

ہے۔

بستر پر پیشاب کرتا:

سنگِ سلیمانی کے استعمال سے بچوں کے بستر پر پیشاب کرنے کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

ہے۔

یرقان:

سنگِ سلیمانی جسم میں خون کی کمی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اور یرقان سے بچاتا ہے۔

پیشاب کی جلن:

پیشاب میں جلن کو دور کرنے کیلئے سنگِ سلیمانی بہت اکسیر ہے۔

زخم و پوٹ:

سنگِ سلیمانی زخموں کو جلدی بھرتا ہے اس کا باریک سفوف بنا کر زخم پر ڈالنے سے زخم

تھیک ہو جاتا ہے۔

قالج و لقوہ:

سنگِ سلیمانی قالج اور لقوہ کے مریض کیلئے بہت شفا بخش ہے۔

ذیابیطس کا علاج:

ذیابیطس کی دو اقسام ہیں۔ اول الذکر میں پیشاب بار بار آتا ہے۔ لیکن اس میں شکر

پائی جاتی ہے اور یہ گاڑھا ہوتا ہے جب کہ موخر الذکر میں پیشاب بالکل پانی کی طرح نظر آتا

ہے۔ وہ لوگ جو آرام طلب، ست اور بسیار خور ہوتے ہیں۔ وہ اس موذی مرض کا آسانی سے

دور ہو جاتے ہیں۔ خوراک میں چاول، مٹھی چیزیں اور چکنائیوں والا کھانا بھی ذیابیطس کا

بامعش بنی سکتا ہے۔ ذیابیطس کے شکار افراد کے بچے بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں چنانچہ

ذیابیطس میں مبتلا والدین اپنے بچوں کو خوراک میں ہمیشہ احتیاط کروائیں۔ یہ بیماری عموماً چالیس

سال کی عمر کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن استثنائی صورتیں بھی ملتی ہیں اس لئے عمر کے ہر دور میں  
خود راگ اور ورزش کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ ابتدائے میں مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم  
میں روز بروز کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اگر کوئی زخم لگ جائے تو وہ آسانی سے ٹھہرنے میں  
نہیں آتا۔ اکثر جسم پر چابچا پھنسیاں لگتی ہیں جو اودیات سے وقتی طور پر ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن پھر  
وہ بارہ نمودار ہو جاتی ہیں۔ کھانسی اور بخار تیزی سے ہونے لگتے ہیں۔ پیشاب اور بیکاس کی بار  
بار شکایت ہوتی ہے۔ ذیابیطس میں دل کا فعل متاثر ہوتا ہے، خون کی تالیاں موٹی ہونے لگتی ہیں  
اور خون کی گردش مت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کے ہاتھ پاؤں سن رہتے ہیں نہ تھک  
مہافت کی کمی دیکھ کر مریض کا پیش خیر متاثر ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ خالص چاندی کی انگوٹھی میں سنگ سلیمانی چھنیں۔ انہی دنوں  
کا نمہ ہوگا۔

پیشاب کے قطرے نکلتے کا علاج:

اس مرض میں انسان کو پیشاب پر کنٹرول نہیں رہتا۔ یہ جتان یا گردہ کی خرابی کی  
علامت ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سنگ سلیمانی ہرقی استعمال کریں۔ ان دنوں کا نمہ ہوگا۔

سنگ شیم

(JASPER)

اس حجر کا شمار بھی جینی کی اقسام میں کیا جاتا ہے۔ اور اگر بڑی ٹپا اسے کھینچ  
Jasper کہا جاتا ہے یہ گہرے بزرنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ خالص سنگ پیشاب بھی کہتے ہیں۔ یہ پتھر  
قرمہا ہے۔ اس کا کھانا مٹے بھی جینی کی ایک قسم نکال دیتا ہے۔  
اس میں طور ہے، اور کوئی رنگ بھی پائے جاتے ہیں۔ سنگ شیم کے سنگہ لکھنا

پائین لکھتے ہیں کہ اس کا رنگ دھووا ہوا ہے۔ اس کے اس کی دس قسمیں لکھی  
ہیں۔ تیری قسم کو رنگ ہوئی ہے۔ اس کو ایری رہا (AERIRUSA) کہتے ہیں۔ اس کا  
رنگ دھوکا دھوکا ہوا ہے۔ اس کا رنگ دھوکا دھوکا ہوا ہے۔ سب اقسام کے سنگہ لکھنا  
رنگ جسم میں ہے۔ اس سے لڑا کھائی رنگ خرقی قوم میں اور بادہ و احتمال ہوتا ہے۔  
انسانی حالت پر چھوٹے جسم میں ہے۔ سنگ شیم جو کھانا کھاتا ہے۔ اس کا رنگ

اس حجر کو اگر بڑی ٹپا سے کھینچا جائے۔

اس حجر کو اگر بڑی ٹپا سے کھینچا جائے۔

اس حجر کو اگر بڑی ٹپا سے کھینچا جائے۔

سنگ شیم کی اقسام:

اس حجر کو اگر بڑی ٹپا سے کھینچا جائے۔

اس حجر کو اگر بڑی ٹپا سے کھینچا جائے۔



☆ سفیدی مائل ہبز یا انگوری رنگ

☆ زردی مائل ہبز رنگ

☆ کافوری یعنی سفید رنگ

کب انگریزی میں اس کے مندرجہ ذیل اوصاف ہیں۔

کافوری پتھر:

اس پتھر کا رنگ سفید کافوری ہوتا ہے۔

انگوری پتھر:

یہ پتھر سفید انگوری ہوتا ہے اس لیے اسے انگوری پتھر کہا جاتا ہے۔

بلوری پتھر:

اس پتھر کا رنگ بلوری چمک دار ہوتا ہے۔

لیمونی پتھر:

یہ پتھر پیلا رنگ کا ہوتا ہے۔

کیمیائی عناصر:

سلیکا بریشیم زرد کورنیم یا ٹرائٹ میکا۔

سنگ یشم کے رنگ:

سلیٹی، ہبز، سرخی مائل سرخ، نیلا، پیلا۔ یہ پتھر خواہ کسی رنگ میں بھی ہو اس میں ہلکی رنگ کی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔

## مصری سنگ یشم

(JASPER)

گردی شکل، رنگ گہرا سرخ، زرد نیلگوں بھورے رنگ گلوں کے مختلف الالوان طبقے

ہوتے ہیں۔

دھاری دار سنگ یشم:

رنگ بھورا، نیلا، زرد۔ یہ عموماً ایک رنگ ہوتا ہے۔ اس پر ہبز، سرخ، بھورے یا خاکی

رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

چٹنی سنگ یشم:

یہ ایک قسم کی سلیٹ ہے۔

سنگ یشم:

اس میں بہت شفاف اور گیس ہوتی ہے۔

مام سنگ یشم:

یہ سرخ و بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

مقیس سنگ یشم:

زردی یا سرخی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

مصری سنگ یشم کی ماہیت:

رنگ ہبز، زرد، سرخ، بھورا یا سیاہ اور انہی رنگوں سے دھاریاں اور طبقے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ باقی ماہیت حقیقی ہی ہے۔ اس کے بھی ظروف بنتے ہیں۔ جڑت اور گلکاری ہوتی ہے۔

## مصری سنگ یشم کے سحری خواص:

- ☆ مصری سنگ یشم گرون میں لٹکائیں تو خشتاق کو فائدہ دیتا ہے اور درد نگہ دور ہو جاتا ہے۔
- ☆ مصری سنگ یشم سے خوف دور ہو جاتا ہے۔
- ☆ مصری سنگ یشم جنون اور امراض وہم میں فائدہ پہنچاتا ہے۔
- ☆ بعض لوگوں کو ایک قسم کا جنون ہو جاتا ہے۔ جس سے اُسے وہم ہو جاتا ہے کہ لوگ مجھے مار رہے ہیں۔ اور اس طرح یہ بھی لوگوں کو پھینکے لگتا ہے۔ مصری سنگ یشم کے استعمال سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم کے پینے سے تیغ اور سینہ سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم گلے میں پینے سے کھانسی کے وقت خون آتا بند ہو جاتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم عورت کے زانو میں باندھیں تو عورت درد زہ سے خلاصی پائے گی۔

☆ جس وقت قمر برج جوزا میں ہو۔ اگر اس وقت اس پر انسانی شکل کھود کر بنائیں تو تمام جسم کے درد دور ہوں گے۔

☆ مصری سنگ یشم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہیے اور بیست درجہ دوم کی ہو۔

☆ مصری سنگ یشم خفقان والا دل پر لٹکائے تو گھبراہٹ اور خفقانی کیفیت دور ہوگی۔

☆ مصری سنگ یشم کم نظر کیلئے مفید ہے۔

☆ بائیں ہاتھ میں مصری سنگ یشم کی انگشتی پہننا چشم بد، جادو سے بچاتا ہے۔

کالے جادو کا توڑ:

مصری سنگ یشم انسان کو جادو، سحر، سفلی اور شیطانی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

قوت فیصلہ:

مصری سنگ یشم انسان کا حوصلہ بلند کرتا ہے اور قوت فیصلہ میں اضافہ کرتا ہے۔

## حصول دولت:

مصری سنگ یشم انسان کو دولت کے حصول میں مدد دیتا ہے۔

## بڑی حوادث:

مصری سنگ یشم غوطہ خوروں کو سمندری بلاؤں اور آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

## کردار سازی:

مصری سنگ یشم کے استعمال سے انسان عیاشی، بدکلامی، غرور، تکبر، فضول خرچی اور

دوسری برائیوں سے بچا رہتا ہے۔

## نفس پرستی:

مصری سنگ یشم انسان میں تشدد و پسندی کے رجحان کو ختم کرتا ہے اور نفس پرستی اور خود

فرضی سے بچاتا ہے۔

## نگلی اسٹون:

مصری سنگ یشم کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے مشتری برج حوت اور برج قوس پر حکمرانی

کرتا ہے چنانچہ سنگ یشم کا برج بھی قوس اور حوت ہے اس لحاظ سے یہ پتھر قوس اور حوتی افراد کا موافق

اورنگی اسٹون ہے یہ پتھر ان قوس افراد کا برج اسٹون ہے جو 23 نومبر سے 22 دسمبر کے دوران پیدا

ہوئے یا وہ حوت افراد جو 20 فروری سے 20 مارچ تک کی مدت کے اندر پیدا ہوئے۔

## مصری سنگ یشم کے طبیبی افعال:

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ سنگ یشم کی خوراک طاعت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ دل کو

طاقت دیتی ہے اندرونی زخموں، پچپش اور سوزش پیشاب میں اس کا پلانا فائدہ مند ہے۔ اس کی

نمک ایک دانگ یا بارہ جو ہے۔

وہم اور وسواس:

سنگ یشب انسان کو وہم اور وسوسہ میں مبتلا ہونے سے بچاتا ہے۔

بواسیر:

اس پتھر کے استعمال سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔

جنون و نسیان:

اس پتھر کے استعمال سے مراق و نسیان اور جنون سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

تریاق زہر:

یہ پتھر زہر کے اثر کو زائل کرتا ہے یہ سانپ کے زہر کیلئے بھی تریاق ہے۔

جگر اور معدہ:

سنگ یشب جگر اور معدہ کی بیماریوں میں مفید ہے اور نظام انہضام کو بھی درست کرتا

ہے، بد ہضمی سے بچاتا ہے۔

سیلان الرحم:

یہ پتھر عورتوں کے موذی مرض لیکوریا (سیلان الرحم) کو ختم کرتا ہے۔

بلڈ پریشر و تپ و دق:

یہ پتھر بلڈ پریشر اور تپ و دق کو ختم کرتا ہے اس کے علاوہ پیاس میں تسکین دیتا ہے اور

دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔

مصری سنگ یشم سے علاج:

مسوزوں کی سوزش کا علاج:

دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی غذا میں جب سڑاؤ پیدا ہوتی ہے تو مسوزوں میں

سوزش ہو جاتی ہے۔ چونکہ دانت مسوزوں میں نصب ہوتے ہیں۔ اس لئے سوزش دانت کے ارد گرد کو پلٹ میں لے کر پیپ کا مرکز بنا دیتی ہے۔ مسوزے ملے ہو جاتے ہیں، دانت کا ارد گرد حصہ خراب ہوتا ہے اور دانت ٹپنے لگتے ہیں۔ منہ میں لعاب زیادہ پیدا ہوتا ہے جو کہ حلق میں گرتا ہے۔ بار بار ذکاڑ آتے ہیں اور منہ سے بد بو آتی ہے نیز دانت میں درد ہوتا ہے اس کا سب سے اہم علاج دانتوں کی صحت کے بارے میں پوری توجہ ہے۔ کھانا کھانے کے بعد خلال کرنا اور منہ صاف کرنا مفید ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 6 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بھگنڈر کا علاج:

فشلو کی عام اقسام حسب ذیل ہیں۔

☆ یہ کسی شریان اور ورید کے درمیان غیر معمولی قسم کے رابطے کی وجہ سے ہوتا ہے جس کا سبب ورید کا زخم ہو سکتا ہے۔

☆ اس میں تھوک منہ کے اندر جانے کی بجائے منہ سے باہر نکل آتا ہے۔

☆ یہ مثانے اور اندام نہانی کے درمیان ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کی وجہ بچے کی پیدائش کے مابعد اثرات بھی ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بچگی کا علاج:

یہ ذیائیا فرام کے یکا یک بچنے کے عمل سے ہوتی ہے جو کہ گلے سے آنے والی گھاس نالی ٹیوب کو بند کرتا ہے جب کہ انسان سانس اندر لے جا رہا ہو۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 3 رتی اور سرخ دھاگہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔



## گلا بیٹھنے کا علاج:

☆ گلا بیٹھنے کی وجہ سے بولنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اس کی وجوہات دو قسم کی ہو سکتی ہیں۔  
☆ مقامی بیماریاں، پرانی کھانسی، گلے کی خرابیوں اور بولنے والے نغہ دھول پر دھارے  
اکثر دو چار روز کے آرام اور سوزش دفع کرنے والی دواؤں کے استعمال سے ورم جاتا رہتا ہے  
اور آواز کھل جاتی ہے۔

☆ پیچھڑوں کی خطرناک بیماریاں گلے اور سانس کی نالیوں کا سرطان، رسولیاں اور  
پھوڑے جن کی وجہ سے آواز یا تو بالکل ختم ہو جاتی ہے یا اتنی مدھم ہو جاتی ہے کہ اسے سنا نہیں  
ہوتا ہے۔ پہلے تشخص کر لینی چاہیے کہ آواز میں خرابی کسی رسولی یا سرطان کی وجہ سے تو نہیں۔  
مریض کو کم بولنے اور زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کی جائے جب کہ جسمانی کمزوری  
دور کرنے کے لئے فولاد کا شربت یا گولیاں دی جاسکتی ہیں۔ نیز اچھی صحت کے لئے پھل کی تیل  
اس کی گولیاں دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ شیم 2 رتی استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## ہسٹیر یا کا علاج:

یہ عورتوں کی بیماری ہے۔ یہ دماغی امراض کی مختلف اقسام میں سے ایک ہے۔ اس  
میں مریض کو دورے پڑتے ہیں جن کے دوران وہ چیختی چلاتی ہے اور بے ہوش بھی ہو جاتی  
ہے۔ یہ مرض دو تیز آؤں کو زیادہ ہوتا ہے۔ شادی کے بعد اس مرض میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔  
چنانچہ اکثر اطباء ہسٹیر یا کا علاج شادی قرار دیتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ شیم استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## موروثی کا علاج:

آتشک میں مبتلا والدین کے بچے پیدا ہونے پر آتشک کے دوسرے درجے میں مبتلا

ہوتے ہیں۔ آتشک زدہ بچے کی ناک بیٹھی ہوتی ہے۔ نیز ہونٹ کٹے پھٹے، ماتھا باہر کو نکلا ہوا،  
بناں بیڑی اور دانت چوڑے چوڑے اور زیادہ فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بچہ بھی  
آتشک کے دوسرے مریضوں کی طرح بتدریج تیسرے درجے میں داخل ہو جاتا ہے۔ آتشک  
کے علاج میں فلسطین کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔  
اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ شیم استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## کالی کھانسی کا علاج:

پانچ سال تک کی عمر کے بچوں میں شدید ترین متعدی بیماری کالی کھانسی ہے۔ جب یہ  
بیماری کسی ایک بچے کو ہو جائے تو اس کے قریب آنے والوں کو سات سے چودہ دن کے اندر  
ماں کی نالیوں میں شدید قسم کی سوزش اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کھانٹے کھانٹے بچے کی  
ماں مل جاتی ہے۔ ایک دن میں درجنوں دورے پڑ سکتے ہیں جس کی وجہ سے کھایا پیتے کی  
صورت میں خلل آتا ہے۔ دودھ پیتے بچوں کے لئے دودھ چھنا ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس کے  
تجربہ میں کمزوری، مہو، نیا، دماغ میں جریان خون اور آنکھوں میں خون بہنے کی تکالیف ہو سکتی ہیں۔  
بانی نام طور پر 21 دن رہتی ہے۔ طب جدید میں اس کا حتمی علاج نہیں ہے۔ کھانسی کے  
بیمار دسے کہ مرض کی شدت کو کم کیا جاسکتا ہے۔ بچوں کو دبا کے دھوکے میں بھیڑ بھاڑ میں نہ  
بٹسنے دیں۔ بچوں کو کالی کھانسی سے بچاؤ کے ٹیکے اب حکومت کی طرف سے مفت لگتے ہیں۔ یہ  
بیماری فیصد بچوں کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے اس لئے بچوں کو شروع ہی میں یہ لگوا لینا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ شیم، سرخ کپڑا، سرخ دھاگہ اور کا پر کی انگوٹھی  
استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## یا قوت

(RUBY)

یا قوت کو ہندی میں مائک، سنسکرت میں مانکیہ پدم راگ اور انگریزی میں لوبس اور

رومن کہتے ہیں۔

یا قوت کی پہچان:

بہت سے رنگینے یعنی پلک، لعل، رومانی اور پیکھراج وغیرہ یا قوت سے بہت زیادہ ملے

ہیں اور یا قوت بنا کر فروخت کر دیے جاتے ہیں۔ خوردبین سے دیکھنے پر یا قوت دونوں جانوں

سے مختلف رنگ کا نظر آتا ہے۔ جبکہ دیگر پتھر اس خصوصیات سے عاری ہوتے ہیں یا قوت کو

صرف الماس سے کاٹا جاسکتا ہے اگر یہ کسی اور پتھر سے کٹ جائے تو یہ یا قوت نہیں ہوتا ہے۔ یہ

نیلیم، زمرد، پیکھراج اور بھیکیم کو کٹ سکتا ہے۔ اگر اس کی شعاع فلورسینس سے پار ہو جائے تو اس پر

نقطی سمجھا جاتا ہے۔

بعض جوہری کہتے ہیں کہ ایک سفید کاغذ پر یا قوت رکھیں اور اسی کا نذر پر کبوتر کے ذریعے

کا تازہ قطرہ ڈالیں اگر یا قوت اور قطرہ کا رنگ یکساں ہو تو یا قوت خالص اور عمدہ ہوگا۔ تاہم

شناخت کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کا وزن اور خواص دریافت کر کے معلوم کریں کہ یہ کتنا عمدہ

ہے چنانچہ اصلی یا قوت صرف الماس سے کٹ سکتا ہے اگر کوئی کم قدر جوہر اسے کٹے تو یہ

یا قوت نہ ہوگا۔

اگر یا قوت میں چیر ہو اس کا رنگ دودھیا ہو، اور اس میں ابرق ہو، آہ نہ ہو، سیاہی نہ

کا ہو، داند اریا زردی مائل رنگ کا ہو تو اسے ناقص اور بے کار سمجھا جاتا ہے۔

یا قوت کی انگوٹھی منگنی میں پہنانا اچھا شگون سمجھا جاتا ہے۔ یا قوت کو شہر اندے بھی لپائی

سراہا ہے اور اسے اپنے محبوب کے ہونٹوں سے تشبیہ دی ہے یا قوتی لب، یا اعلیں ہونٹ کہا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یا قوت آب شیریں سے بنتا ہے جو ایک طویل عرصہ تک دو پتھروں

میں رہتا ہے جو گاڑھا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور حدت سے ٹھوس شکل میں آ جاتا ہے۔

یا قوت کی خصوصیات:

یا قوت طامعون سے بچاتا ہے۔

یا قوت کا سرمہ ابصار کے لئے اکسیر ہوتا ہے۔

یا قوت بطور دوا استعمال کرنے سے زہر کا خاتمہ کرتا ہے دل اور اعشائے بدن کو

بالتکلیف دھو دیتا ہے۔

اگر یا قوت کے پیالے میں شراب ڈالی جائے تو وہ نشلی نہیں رہتی۔

یا قوت کو صاف کرنا ہو تو اعلیٰ کا پانی استعمال کرنا چاہیے۔

یا قوت کی موجودگی میں انسان طاقتور اور مستقل مزاج رہتا ہے۔

یا قوت سرگی اور بیہوشی جیسے امراض سے بچاتا ہے۔

یا قوت سے شیطانی وساوس سے نجات ملتی ہے۔

دل کی بیماری میں یا قوت کی انگوٹھی پہنا مفید ہے۔

سرخ یا قوت پاس رکھنے سے قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اگر حاملہ عورت یا قوت کا نگینہ پاس رکھے تو اسے اسقاط حمل کا خوف نہیں رہتا۔

یا قوت غریبانی اور آسمانی بجلی سے محفوظ رکھتا ہے۔

یا قوت کی موجودگی میں دشمن مغلوب رہتا ہے۔

یا قوت کی اقسام:

شرقی یا قوت

لعل رومانی

☆ جیس روہی

☆ روہی سل

☆ کارلیم سیاہ

☆ مانچا زرد

☆ کوپاک دو دھیا

چونکہ یہ پتھر ایک دیکھتے ہوئے کو نکلے کی مانند دکھائی دیتا ہے اور رات کو روشنی نکالتا ہے اس لئے شب چراغ بھی کہا جاتا ہے۔

اس کی درج ذیل اقسام بھی آج کل خاصی معروف ہیں۔

☆ چولادون (گہرا سرخ)

☆ بنوی (سیاہی مائل سرخ)

☆ تاجاوت (شکاف والا)

☆ گنگول (زردی مائل)

☆ اٹلسی

☆ آتش

☆ کھیرا (کستھئی رنگ والا)

سرخ یا قوت:

یہ بلوریں چمک کا حامل ہوتا ہے۔ کیوتر کے خون جیسا سرخ اور ارغوانی مائل ہوتا ہے سب سے بہترین انار یعنی انار مانی رنگ کا سمجھا جاتا ہے۔

☆ سرخ حرری (زیادہ سرخ)

☆ سرخ اووی (گلابی)

☆ سرخ نارنجی

سرخ لیموی (پتہ لیموں کے رنگ جیسا)

قوت کے رنگ:

قوت کی چمک بلور جیسی ہے۔ یہاں تک خیال کیا جاتا ہے کہ اندھیری رات میں یہ رنگ کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا رنگ قرمز کی کیوتر کے خون جیسا سرخ، گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔ اس طرح زرد، کیو، بنز اور سفید رنگ بیان کرتے ہیں اور پھر ان کی مختلف قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ان سب میں رشتائی یعنی انار کا رنگ عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ گہرے سرخ گلابی، ارغوانی اور زردی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ یہ پتھر مزاج کے لحاظ سے سرد خشک اور معتدل ہے۔ یہ پتھر تک سخت ہے اور اسے ہیرے سے کاٹا جاسکتا ہے۔

سرخ میں اقسام:

☆ آہنی رنگ

☆ سرخی رنگ

☆ انجروہی رنگ

☆ پتہ رنگ

اس پتھر میں انکاسی قوت اور برقی قوت بھی ہوتی ہے دھواں، پانی، روغن وغیرہ اس میں لپٹ کر رہتے ہیں۔

قوت کے کیمیائی مرکبات:

اس میں 98.5 حصہ الیومینیا، 5 حصہ آکسڈ آف آئرن، 5 حصہ چوچان مرکب ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سرخ رنگ کے یا قوت کے علاوہ کوئی یا قوت گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اگر سرخ یا قوت کو گرمی دی جائے تو اس کی چمک بڑھتی ہے اور سرخی مائل سفید ہوتی ہے۔ اگر گرمی پہنچانے سے وہ خراب ہو جاتا ہے۔ درحقیقت دھواں، پسینہ، اور بدبو یا قوت



کارنگ خراب یعنی اس کے رنگ کو ہلکا کر دیتے ہیں۔

یا قوت کے عیب:

جب یہ معلوم ہو جائے کہ یا قوت خالص ہے پھر اس کے عیب اور خالصی کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ عیب اور شکاف اسے کم قیمت کر دیتے ہیں۔ مبصرین یا قوت کے یہ عیب یہ ہیں۔

☆ چر (شکاف)

☆ دودھک (یعنی دو دھیا رنگ دار)

☆ ابرق (جس میں ابراق جسے پردے ہوں)

☆ ڈابھا (بے آب)

☆ نیوی (خراب سیاہ رنگ)

☆ پاریک (شکاف دار دو دھیا رنگ داغوں والا)

☆ جوتلا (کسی عیب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہونا)

☆ جاوا (کسی عیب کے ساتھ گلابی یا سیاہ رنگ ہونا)

یا قوت کے طبعی افعال:

حکماء عرب و فارس کہتے ہیں کہ یا قوت پسینے والا ہمیشہ استقلال و معدودہ اوقات رکھتا ہے اس کی ایک خوراک مرگی، جنون، ہیضہ، طاعون اور اجزائے خون کو شفا دیتی ہے۔ فی الواقع کو باقاعدہ متحرک رکھتی ہے یہ تمام زہر مثلاً سانپ کا زہر اور جزی بوٹیوں کے مہلک زہر کو دور کرتا ہے۔ ہوا کو ہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ نفی کا اس حالت میں لاتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ آنکھوں کے نزدیک پہنچا جائے تو اس کے ڈالا جائے تو سب شکایات چشم دور کر دیتا ہے۔ اگر دھان کے نزدیک رکھا جائے تو اس کے

مرد و زور کرتا ہے۔ دل کو استقلال دیتا ہے۔

پیشہ و معدے کے تمام امراض، خون کے تمام امراض، امراض قلب، ہائی اور لو بلڈ پائٹرام البصیان (سوکھے کا مرض) اسقاط حمل، اختلاج قلب اور نبض کی رفتار کو اعتدال میں رکھنے میں اس کا جواب نہیں، مرگی، پاگل پن، طاعون، گھٹیا، عرق النساء، نفرس وغیرہ میں بھی کارساز و نافذ دیتا ہے، جریان، سیلان الرحم اور نقاہت کیلئے بے حد مفید پایا گیا ہے، زہر کے اثرات کو دور کرتا ہے، سانپ اور دشمنوں کے دیے ہوئے زہر سے اس کو پسینے والا عموماً محفوظ رہتا ہے، آنکھوں کے قریب رکھنا، آنکھوں کے امراض میں مفید ہے، منہ کے قریب رکھا جائے تو منہ کی بیماریاں دور کرتا ہے جن کو سردی زیادہ لگتی ہو ان کیلئے بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔

یا قوت کے سحری خواص:

شیطان کو دل میں اضطراب ڈالنے سے روکتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے جو نفس یا قوت کی انگشتی پہنتا ہے۔ خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے اور ہیضہ، طاعون اور کجی کے محفوظ رہتا ہے نیز پسینے والے کیلئے باعث عزت و رفعت ہوتا ہے۔ گہرا سرخ رنگ بہتر ہوتا ہے۔

برج عقرب والوں کو جسم کے اندرونی امراض دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خود اعتمادی جتنی ہے۔ مشکلات کا آخر دم تک مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے۔ پرانے خیالات کے مطابق فم دور کرتا ہے۔ دشمن مغلوب رہتے ہیں۔ بیماری سے محفوظ رکھتا ہے اگر بائیں طرف نہیں تو گھٹیا سے محفوظ رکھتا ہے۔

اس سے طاقتور برقی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اس کا ستارہ مرنخ ہے اور یورینس سے اس کا گوارشتہ ہے جن لوگوں میں کم ہمتی اور جھجک ہو ان کو پہننا چاہیئے۔ یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے جو ہر حال بہتر نتائج پر ختم ہوتی ہیں۔

روح کو طاقتور بناتا ہے، وسوسہ شیطانی دور کرتا ہے، دلی مرادیں حاصل ہوتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے، ترقی عزت و رفعت بھی حاصل ہوتی ہے، فراخ دلی اور محبت بڑھاتا ہے۔ ازدواجی زندگی کیلئے نہایت مفید اور پر تاثیر مانا جاتا ہے، مزاج میں پھرتی اور چستی پیدا کرتا ہے۔ خود اعتمادی، ہمت، طاقت، شجاعت، ہوشیاری اور زیر کی پیدا کرتا ہے، خیالات کے جھوم کو دور کرتا ہے اور ذہنی یکسوئی اور ارتکاز پیدا کرتا ہے، دشمنوں سے محفوظ رکھنے والا گردانا جاتا ہے، عرق النساء، جمع المفاصل، کو دور کرتا ہے اور اگر خاندان میں یہ بیماری ہو تو بچوں کو اس بیماری سے محفوظ رکھتا ہے، تعلقات بڑھاتا ہے، پر غلوص دوستی اور محبت حاصل ہوتی ہے اسلئے اس کو زمانہ قدیم شادی کا بہترین تحفہ کہا جاتا ہے، سینے والا اگر خطرے میں ہو تو اس کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔

### سرخ یا قوت (Ruby)

یہ درجہ اول کا پتھر ہے، اس کی چار بڑی قسمیں ہیں، درجہ اول کا شفاف روہی کی ہزار روپے فی قیراط ہے مگر طبی اور سحری فوائد حاصل کرنے کیلئے کسی بھی درجہ کا سرخ یا قوت پہنا سکتا ہے، لہذا کم قیمت ہونے کی وجہ سے درجہ سوئم (Semi Precious) کے سرخ یا قوت کا انتخاب کیا گیا ہے، تاکہ عام لوگ بھی اس کے خواص سے فائدہ اٹھا سکیں، اس کے بے شمار گم اور قسمیں ہیں۔

### یا قوت سے علاج:

### یا قوت کے طلسمی اثرات:

اس کو پہننے والا طاعون اور ہیضہ سے محفوظ رہتا ہے۔ لوگ اس کی عزت اور احترام کرتے ہیں جس نے یا قوت پہنا ہوا ہو۔ یہ شیطانی وسوسوں کو دل سے دور کرتا ہے۔ روح کو قوت عطا کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے انسان میں حوصلہ، عزم، خود اعتمادی اور چستی پیدا ہوتی

بے خوف اور بیوی کے درمیان محبت کو بڑھا کر ازدواجی زندگی میں خوشگوار تہلیل لاتا ہے۔ روزی میں ترقی اور اسلاف کا باعث ہے۔ بچوں کو مرگی کی حالت میں گلے میں یا قوت لٹکانا چاہئے۔ دورے ختم ہو جاتے ہیں۔ اسے گلے میں لٹکانے سے بچہ بڑی نظر سے بچا رہتا ہے۔ جس نے یا قوت کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو اس پر آسانی بجلی نہیں گرتی۔ اس کے پہننے سے بچوں کے دلوں پر خوف ہیبت اور رعب زیادہ ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے مصائب و آلام کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہننے والا گنٹھیا کے مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ کمر بہت لوگوں میں ہمت، حوصلہ اور جھجکنے والے لوگوں میں دلیری پیدا کرتا ہے۔ اس کو پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ رات کو سوتے وقت پہننے سے پریشان خواب اور احتلام سے بچا رہتا ہے۔ انسان کو غم و فکر سے نجات عطا کرتا ہے۔

### یا قوت کے کرشمے:

یہ مصیبتی خون ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ اس کو منہ میں رکھنے سے دل کو فرحت اور لذت حاصل ہوتی ہے پیاس کی شدت ختم ہو جاتی ہے بلند پریش کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔ مرض قلب اور متھوی دماغ ہے۔ امراض چشم کے لیے بہترین دوا ہے آنکھوں کی بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں چمک بھی پیدا کرتا ہے۔ بواسیر کے مرض کو دور کرتا ہے۔

جسمانی کمزوری، سستی، نامردی کو ختم کرتا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض اور خفقان میں فائدہ دیتا ہے۔ اعضائے رحمہ کو قوت بخشتا ہے۔ جگر اور معدے کے امراض کے لیے مفید ہے۔ لاکھوں آنکھوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ نبض کی رفتار کو اعتدال پر رکھتا ہے۔ منہ کی

### نبض کے درود کا علاج:

ماہواری کے ابتدائی ایام میں ہر لڑکی کو درود ہوتا ہے لیکن چند ماہ بعد معمول کا مسئلہ بن



جانے کے بعد درود شتم ہو جاتا ہے تاہم بعض لڑکیوں کو اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ ان کی کٹھنیاں پھرنا مشکل بن جاتا ہے۔ شہروں میں رہنے والی اور آرام طلب لڑکیوں کو دوسری لڑکیوں کی نسبت درد کم ہوتا ہے۔ کبھی یہ درد توجن کی طرح لہروں میں آتا ہے تو پیڑھ میں بل پرستہ قیامت کبھی یہ مسلسل درد کی صورت میں جاری رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کمر میں بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ جسم میں کمزوری، ہاتھ پاؤں بھاری، بھوک غائب اور متلی اس کی اہم علامات ہیں۔ درود گرم پانی کی گھور کرنے سے افادہ ہوتا ہے۔ بعض لڑکیوں میں تو بلوغت کی ابتدا اسی سے درد ہوتا ہے۔ ان میں رحم کا منہ اتنا تنگ ہوتا ہے کہ وہاں سے گاڑھے خون کے اخراج پر دردمس ہوتا ہے۔ بعض میں خون کے نکاس کا راستہ تو موجود ہوتا ہے لیکن جھلیاں باہر نکلنے پر ہی اختتام پانچا ہوتا ہے۔ بعض لڑکیوں کو درد غدودوں کے مسائل اور نفسیاتی وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی پہلی اور دوسری انگلی میں بالترتیب یا قوت استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کیل مہاسے کا علاج:

نوجوان لڑکے لڑکیوں کو عام طور پر آغاز شباب میں چہرہ پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ پہلے ایک پھنسی نمودار ہوتی ہے جو کہ سرخ اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اس میں پیپ پڑتی ہے اور درمیان میں ایک سیاہ رنگ کا کیل بن جاتا ہے۔ یہ پھنسیاں چہرے پر جا بجا بڑی تعداد میں نمودار ہوتی ہیں۔ جراثیم جلد کے مہاسوں میں سے کسی ایک میں سوزش پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اس کی دوسری قسم میں سیاہ کیل نہیں ہوتا بلکہ صرف گلابی رنگ کی بے شمار پھنسیاں بار بار نمودار ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ مرض جوانی کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی جان نہیں چھوڑتا۔ اکثر مرلیضوں کو کیل مہاسوں کے ساتھ ساتھ اور بھی شکایات لاحق ہو جاتی ہے۔ ان کے علاج کے لئے ناظر خواہ توجہ دینی چاہیے۔ مرلیض کی قوت مدافعت میں مسلسل کمی، بار بار پھنسیوں کی پیدائش کو دعوت

دی ہے۔ بھرکی خرابی بھی ان پھنسیوں کا باعث بنتی ہے۔ ان کے فوری علاج کے لئے اشنی یا کھنکھن مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن علاج بند کرنے کے چند روز بعد یہ دوبارہ نکلتا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ یا قوت 9 تا 7 رقی استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

جنف کی بندش کا علاج:

جب کسی لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد باقاعدگی سے ماہواری نہ آئے تو وہ ابتدائی بندش جنف میں مبتلا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے نسوانی آلات کی تکمیل نہیں ہوئی۔ بندش جنف کے دیگر اسباب مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

مرکزی اسباب:

- ☆ دماغ میں حقیقی عدم تکمیل
- ☆ غدہ خامیہ کے جوہروں کی کمی
- ☆ غدہ خامیہ اور دماغ کی رسولیاں اور سلطان وغیرہ

نفسیاتی اسباب:

- ☆ ذہنی صدمات
- ☆ جذباتی کشمکش
- ☆ حمل کا خوف
- ☆ خاندانی جھگڑا
- ☆ بھوک کی کمی وغیرہ

غضوی اسباب:

- ☆ جھجیدہ اور مزمن امراض
- ☆ غذا کی بیماریاں اور قسم ڈیاہٹس



☆ گھڑ

☆ کلاہ گردہ کی بیماریاں

☆ وٹامن اور پروٹین کی مسلسل کمی

☆ جگر کی خرابیاں

☆ برقان

☆ گردوں کی مزمن سوزش

☆ خون اور فولاہ کی کمی

☆ غدود کی وجہ سے موٹاپا وغیرہ

☆ مقامی اسباب:

☆ نفسیاتی آلات کی نامکمل تخلیق

☆ بیضہ دانی کی رسولیاں

☆ بیضہ دانی کے جوہروں کی کمی

☆ اندام نہانی میں روکات

☆ رحم کا غائب ہونا

☆ مردانہ پن

☆ مہلک امراض

☆ پرانی سوزش

☆ اندام نہانی یا بیضہ دانی کی دق۔

☆ علاج:

☆ اس مرض کے علاج کے سلسلہ میں تین نکات قابل غور ہیں۔

☆ جسمانی آلات مکمل اور درست شکل میں ہیں۔

☆ بڑی کی جسمانی نشوونما مکمل ہو چکی ہے یا نہیں۔

☆ مریض کی عمر اٹھارہ سال سے کم اور چالیس سال سے زیادہ نہ ہو۔

☆ نوٹ: اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض لڑکیاں ذرا دیر سے بالغ ہوتی ہیں اس لئے حیض جلد نہ آنے پر انہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

☆ اس کا علاج یہ ہے کہ یا قوت 5 رقی کا چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ بائیں بازو میں سرخ کپڑا یا دھماکا استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

☆ ناک کی بیماریوں کا علاج:

☆ ناک کان اور گلے کی بیماریوں کا باہمی رابطہ ہوتا ہے اس لئے ناک کی بیماریوں

☆ پر فوری توجہ دینا چاہیے۔

☆ ناک کی تھلیوں کی پرانی سوزش کی وجہ سے ناک سے بدبو آنے لگتی ہے۔

☆ پرانے زکام اور اعصابی تکالیف کی وجہ سے خوشبو یا بدبو سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔

☆ مسلسل زکام یا بار بار ناک صاف کرنے سے ناک کے ارد گرد کی ہڈیاں کے خلا میں

☆ سوزش ہو جاتی ہے۔

☆ ناک کی سوزش جب پرانی ہو جائے یا بار بار ناک کریدنے سے ناک کے اندر زخم ہو

☆ جاتے ہیں۔

☆ بچوں اور نوجوانوں میں ناک پر چوٹ لگنے اور بڑوں میں ہلڈ پریش وغیرہ کی وجہ سے

☆ خون بہتا ہے۔

☆ ناک سے سفید یا سرخ پانی بہتا ہے اور درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات سے بھی نظر آنے

☆ لگتے ہیں۔

ہناک میں سوزش، مسوں، کیسیائی حساسیت یا ناک کی ہڈی بڑھنے کی وجہ سے لگا ہوا  
چھینکیں آتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ یا قوت 7 تا 9 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔  
نمونہ کا علاج:

مجھڑوں کی سوزش کو نمونیہ کہتے ہیں۔ جراثیم کی مختلف اقسام مجھڑوں میں مختلف قسم  
کی سوزش کا موجب بنتی ہیں۔ اگر مریض میں قوت مدافعت کم ہو یا علاج میں تاخیر کر دی جائے تو  
مجھڑے میں پیپ بھر جاتی ہے جس کے بعد اگر سوزش ختم ہو بھی جائے تو سانس کی رگڑت  
موت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ بے چینی کے بعد جسم میں درد، جلی، سردی کے ساتھ بخار،  
تکلیف دہ کھانسی، چھاتی میں شدید درد جو سانس لینے سے بڑھے، اس کی اہم علامات ہیں۔  
مرض میں اضافے کے ساتھ ٹیغم کا رنگ بتدریج سرخ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو نمونیہ  
کا علاج کرنا چاہیے۔ علاج میں پہلی اہمیت مریض کی غذا کو ہے۔ گرم، مقوی اور سیال غذائیں  
دی جائیں مثلاً بخنی، آش جو، شہد، قہر، خمیری روٹی اور پرندوں کا گوشت وغیرہ۔ علاج کا دوسرا  
اہم حصہ جراثیم کو ہلاک کرنا ہے تاکہ زہر بادل پھیلنے کا خطرہ جاتا رہے۔ علاج کا تیسرا اہم حصہ ٹیغم کو  
نکالنا اور دو آرام دینا اور سانس کی آمد و رفت کو آسان بنانا ہے۔ اس مرحلہ پر خشک، تخیر، بخنی اور  
ٹیم اُبلانہ مفید غذائیں ہیں۔ مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کا موقع دیں تاکہ اس کی  
صحت جلد از جلد بحال ہو سکے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یا قوت 10 رتی استعمال کریں۔ بوقت ضرورت سفید مرجان  
اضافی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اعصابی درد کا علاج:

دانت کا درد اور سرد و اعصابی درد کی اقسام میں سے ہیں۔ اسی طرح آدھا تسی درد

سردی کا درد بھی اعصابی درد کی مثالیں ہیں۔ یہ مرض اکثر متعدی اور کمزور کرنے والے امراض  
کے بعد آتا ہے جن میں خون کی کمی، ذیابیطس، گنٹھیا، وجع المفاصل، بلیریا اور آتشک قابل ذکر  
ہیں چنانچہ مختلف مرض کا خاطر خواہ علاج اس درد کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اعصابی  
دردوں کی متعدد اقسام کا تعلق جسمانی خرابیوں کی بجائے ذہنی امراض سے زیادہ ہوتا ہے۔  
اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ یا قوت استعمال کریں۔

چپ دق کا علاج:

متعدی بیماریوں میں سب سے زیادہ ہونے والی بیماری تپ دق ہے۔ یہ ایک جراثیمی  
سوزش ہے جو بیماریوں سے تندرست افراد کو جراثیم کے ذریعہ لگ جاتی ہے۔ مریض کی سانس،  
کھانسی اور چھینک کے ذریعہ جراثیم گرد و نواح میں پھیل جاتے ہیں وہ لوگ جن کی قوت مدافعت  
کم ہے وہ اس ماحول میں سانس لیں جو جراثیم ان کی سانس کی نالیوں میں داخل ہو کر وہاں  
سوزش کر دیتے ہیں۔ تپ دق جسم کے کسی حصہ کو متاثر کر سکتی ہے مثلاً ہڈیاں، جلد، گردے، آنتیں  
لیں مشہور قسم مجھڑوں کی دق ہے۔ کھانسی، ٹیغم، گلہا، میٹھنا، وزن میں کمی، بھوک میں کمی، مسلسل  
کڑھلی، امداد کو پسینے اور بخار اس کی اہم علامات ہیں۔ بیماری بڑھنے پر ٹیغم کی مقدار میں اضافہ  
کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے۔ احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس جان لیوا مرض سے چھٹکارا  
حاصل کیا جاسکتا ہے۔ رہائشی کمروں میں ہوا اور روشنی کا معقول انتظام ہونا چاہیے۔ کمزوری  
اور بیماری کے دنوں میں بند کمروں اور بھیڑ بھاڑ سے پرہیز کریں۔ غذا میں دودھ، تازہ سبزیاں،  
پھل اور زیتون کا تیل استعمال کریں۔ چھوٹے بچوں کو تپ دق سے بچاؤ کے لئے بی سی جی کا  
بیکٹیریا لگوانا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یا قوت 2 رتی استعمال کریں۔ شدید صورتوں میں سفید مرادید  
بھرا اضافی علاج استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## تپ محرقہ:

ٹائی فائیڈ کے جراثیم گندے ہاتھوں، کھینوں اور مٹھائیوں کے ذریعہ سب سے آسانی سے جسم میں داخل ہو کر اسے دو مہینوں میں بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ابتداء نامکافی طبی کمزوری، متلی اور بخار سے ہوتی ہے۔ جسم میں درد ہوتا ہے اور بچوں میں اسہال بھی ہو سکتے ہیں۔ نبض کی رفتار بخار سے متناسب ہونے کی بجائے کمزور ہوتی ہے۔ ایک ہفتے بعد کمزور اور بیٹہ لگائی دانے نمودار ہوتے ہیں جسے موتی جھرہ کہتے ہیں۔ اس مرحلے پر تکی بڑھ جاتی ہے۔ غراب ہو جاتا ہے اور پیٹ کی سوزش بڑھ کر آنت پھٹ کر موت کا باعث بن سکتی ہے۔ مریض کی نبض کو فوری کمزور ہونا اور چہرے پر زردی اور پسینے اس بات کی علامت ہے کہ آنت میں سوراخ ہو کر پیٹ کے اندر جریان خون ہو رہا ہے۔ مزید برآں نمونیہ، دل کی بیماریاں، جوڑوں میں تکلیف، ہڈیوں میں سوزش، پیٹ کی سوزش اور خون کی تالیوں کی بندش ایسی پیچیدگیاں ہیں جو بخار ٹوٹنے کے بعد بھی اپنے اثرات دکھاتی رہی ہیں۔ ٹائی فائیڈ کے مریض کو ہر حالت میں ستر پر رکھا جائے۔ غذا میں ٹھوس کی بجائے نرم اشیاء زیادہ دیں لیکن اس میں تیزابی مشروبات اور کھجور جیز شامل نہ ہوں۔ غذا و دوا ہضم مقوی اور کم سے کم پھوک والی ہو چنانچہ نیم اُبلا سا گوانا بھی پکا کر دے سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کمزوری دور کرنے کے لئے وٹامن بی اور سی کافی مقدار میں دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یا قوت اور حجر القمر 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## مرجان

(CORAL)

مرجان بھی ایک سمندری جانور سے پیدا ہونے والا دلفریب اور چمکیلا موتی ہے۔ جسے بہت سی خصوصیات کی وجہ سے اعلیٰ جواہرات میں شمار کیا جاتا ہے۔  
مرجان کو پروالا، دورم، پروال، مونگا، دوم (Coral)، بسد، حقیق البحر، سوریلیم، چکلم، ساراجینی، ناز اور (ISIS NOBILIS) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک سمندری جانور کی پیدائش ہے فوٹو رنگ اور عمدہ چمک کے باعث زمرہ میں درج کیا جاتا ہے۔ مستندین کو یقین تھا کہ مرجان درجہ پانچواں ہے۔ لیکن مائیکروسکوپ کے ذریعہ اس میں وہ کمال دیکھے گئے ہیں جو اس کے موحد ہیں۔ انگریزی میں مرجان کو (ISIS NOBILIS) کہتے ہیں۔ مونگے کی جز کو بیخ مرجان کہتے اور بعض بسد کہتے ہیں۔

جو مرجان نہایت سرخ ہوا سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ اس میں اور رنگ بھی پائے جاتے ہیں عام طور پر سرخ رنگ کے علاوہ گلابی، بھورا، ہلکا زرد اور سفید مرجان بھی پایا جاتا ہے۔  
مرجان کی پہچان:

مرجان جیسے تیزاب میں حل نہیں ہوتا۔ مگر معدنیاتی تیزابوں میں حل ہو جاتا ہے۔  
لٹیک کے تیزاب کی وجہ سے یہ سیاہ بھی ہو جاتا ہے۔

مرجان کی خصوصیات:

مرجان کے بے شمار خواص ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔  
اگر نوزائیدہ بچے کو اس کی ماں کے دودھ میں مرجان گھول کر پلایا جائے تو وہ عرق کشادہ و مرگی کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔



☆ یہ زہر کے لئے بھی تریاق کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ اسے پیٹ پر باندھنے سے معدہ تقویت پکڑتا ہے اور بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مرجان کا سرمہ آنکھوں کو درد، جلن اور آشوب چشم سے محفوظ رکھتا ہے نیز آنکھوں کی مرئی کم کرتا ہے۔

☆ اگر چھوٹے بچے زیادہ روئیں تو ان کے گلے میں مرجان ڈالیں۔

☆ اگر مرجان کی مالا گلے میں ڈالی جائے تو کئی مہلک بیماریاں انسان سے دور ہتی ہیں۔

☆ اس کی موجودگی میں بچوں کو ڈراؤنے خواب نہیں آتے اور انہیں نظر نہیں لگتی۔

☆ حاملہ عورت اسے لاکٹ کی طرح زیب گلہ کرے تو اس کو اسقاط حمل کا خدشہ نہیں رہتا۔

☆ مرجان جادو کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مرجان پارے کو جڑی طور پر قائم بھی کر دیتا ہے۔

☆ لقوہ اور فالج میں مرجان بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ اگر جسم میں کپکپاہٹ یا لرزش ہو تو مرجان استعمال کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جوڑوں کے درد کے لئے مرجان کے گلینے والی انگوٹھی پہننی چاہیے۔

☆ حکیم جالینوس کے مطابق مرجان کا سفوف چھڑکیں تو بہتا ہوا خون بند ہو جاتا ہے۔

مرجان کی پیدائش:

قرآن مجید میں رب کریم نے اپنے انعامات عظیم کا ذکر فرماتے ہوئے سورہ زمر کی باریس آیت میں مرجان کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

﴿يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِآيِ الْآلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾

ترجمہ: "نکلے ہیں ان سے موتی اور مرجان، پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔"

در حقیقت مرجان سمندری شجر کی سرخ رنگ کی ٹھوس لکڑی پر سمندر کی تہہ میں سنگا رخ پھیلنے اور پھیلنے پھروں سے اگتا ہے۔ یہ درخت پھول، پھل اور پتوں سے محروم ہوتا ہے۔ اس کی جڑوں کا رخ کے خواص مختلف ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کو اطباء نسخ مرجان کے نام سے پکارتے ہیں۔ لوگوں میں زمرہ اور نلیم کی طرح مرجان نام رکھنے کا بھی رواج ہے۔ یہ نام زیادہ تر سرحدی علاقوں میں پھیل چکا ہے۔

تھام پتروں میں یہ واحد پتھر ہے جس کو جعلی نہیں بنایا جاسکتا۔ اس پتھر کو گوبر کے اُٹلوں کی بن میں جالایا جائے تو بالکل راکھ بن جاتا ہے اور یہ راکھ مختلف کاموں میں استعمال کی جاتی ہے۔

مرجان کے کیمیائی مرکبات:

علم کیمیا کی رو سے اس میں ایک فیصد میگنیشیا اور 36 فیصد کاربونیٹ آف میکیشیا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ گورائین مادہ کے باعث نہیں ہوتا بلکہ آکسڈ آئرن، کاربونیڈ ایلیمینڈ اور چونا اس کے رنگ دینے والے مادہ میں شامل ہوتا ہے۔

مرجان کی صلابت:

یہ انگوٹ اور دیگر تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا لیکن معدنیات کے تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کا کیا درگت تیزاب گندھک کے باعث ہوتا ہے۔

مرجان کے طبی افعال:

عکماہ کا بیان ہے کہ اگر بچہ کی پیدائش ہوتے ہی اس کی ماں کے دودھ میں مرجان گول کر لیا جائے تو بچہ کو تمام عمر مرگی کی بیماری نہ ہوگی اور کوئی درد اعضاء نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ہیں کہ اگر بچہ کو تمام عمر مرگی کی بیماری نہ ہوگی اور کوئی درد اعضاء نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ہیں کہ اگر بچہ کو تمام عمر مرگی کی بیماری نہ ہوگی اور کوئی درد اعضاء نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ہیں کہ اگر بچہ کو تمام عمر مرگی کی بیماری نہ ہوگی اور کوئی درد اعضاء نہ ہوگا۔

خاکتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ مفرح اور قابض ہے۔ فساد معدہ اور جنون کو مفید ہے۔ مریض میں  
یوست و برودت درجہ دوم کی ہے اور سیاہ مریجان میں سوم درجہ کی ہوتی ہے اس کے علاوہ سینہ  
کشیہ کرنے کے طریقے طبی کتب میں موجود ہیں۔ بطور سرمد آنکھوں میں استعمال سے درجہ  
سرخی اور آشوب چشم کیلئے مفید ہے۔  
مرگی:

مرگی کے مرض میں انتہائی فائدہ مند ہے، اس مرض کو دور کرنے کیلئے اس پتھر کی  
بنوا کر پہننی چاہیے، جس وقت شمس و قمر کا اتحاد یا اجتماع ہو اور زہرہ سے قرآن نہ ہو، اس وقت  
سونے اور چاندی ہم وزن کی انگوٹھی پر پتھر مریجان لگوا کر پہنا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔  
مقوی معدہ و جگر:

مرجان معدہ اور جگر کو تقویت دیتا ہے، یونانی حکیم جالینوس کے بیان کے مطابق اس  
پتھر کا سفوف بنا کر بے خون کی جگہ یا زخم پر چھڑکا جائے تو خون بند ہو جاتا ہے۔  
جوڑوں کا مرض:  
یہ پتھر جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے، خاص طور پر گھٹیا کو دور کرتا ہے۔  
پیٹ اور امراض معدہ:

مرجان پیٹ کے زخموں کو مند مل کرتا ہے، السر اور معدہ کے کئی امراض میں فائدہ  
پہنچاتا ہے۔

خون میں تیزابیت:  
یہ پتھر انسانی جسم میں تیزابیت یعنی خون کی تیزابیت دور کرتا ہے، ہاتھ پاؤں میں  
کو بھی رفع کرتا ہے۔

مرجان ہر قسم کے زہروں کا تریاق ہے، یہ زہر اور زہریلے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

مرجان خواتین کی بیماریوں کا شافی علاج ہے، اسے استعمال کرنے سے حاملہ خواتین  
بچوں کی کھانسی  
مرجان خواتین کی بیماریوں کا شافی علاج ہے، اسے استعمال کرنے سے حاملہ خواتین  
بچوں کی کھانسی

مرجان کے استعمال سے مردوں کے خاص امراض احتکام اور جریان دور ہو جاتے

مرجان تمام قسم کے امراض چشم (آنکھوں کی بیماریوں) میں مفید ہے۔

مرجان کو استعمال کرنے سے دائمی نزلہ، زکام، فالج، القوہ، رعشہ اور مرگی کے امراض  
ہلکتے ہیں۔

مرجان سے امراض خبیثہ مثلاً سوزاک، بواسیر، آتھک اور جذام جیسے موذی امراض کا  
تھکاوٹ ہوتا ہے۔

مرجان جسم میں خون کے اخراج (جریان) کو روکتا ہے۔

مقوی اعضائے رکبہ:

مرجان انسان کے تمام اعضائے رکبہ کو قوت دیتا ہے، دل کی گھبراہٹ اور بے چارگی  
کرتا ہے۔

مرجان کے بحری خواص:

- ☆ زمانہ متوسط میں مرجان جادو، زہر اور شیطانی خیالات کو دور کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔
- ☆ بچوں کے گلے میں اگر مرجان پہنایا جائے تو ان کا روتا کم ہو جاتا ہے۔
- ☆ اعلیٰ قسم کا مرجان زیادہ سُرخ ہوتا ہے اس میں سیاہی برائے نام بھی نہیں ہوتی۔
- ☆ اگر سات دانے گلے میں آویزاں کریں تو بہت سے امراض اور جادو دور  
ہے۔

☆ اگر بچوں کے بازو پر باندھیں تو خواب میں چونک پڑنے اور نظر بد کے دفعیے کیلئے مفید  
ہے۔

☆ اس کو دیر تک دیکھنا باعث تقویتِ بصر ہے۔

☆ محافظ نہیں ہے۔

☆ حاملہ کے گلے میں ڈالیں تو اسقاط سے محفوظ رکھتا ہے۔

مرجان کا نام اور ماہیت:

مرجان بہت مشہور گھینہ ہے، اس کا ذائقہ پھیکا ہے، اس کا مزج خشک اور سرد ہے۔  
سمندر کی تہ میں پایا جاتا ہے اور ایک جانور کی طرح نمو پاتا ہے، باہر سے اس کا خول اپنی تہ  
ہوتا ہے، پانی میں پیدا ہونے کے سبب سے اس کا مزاج سرد ہوتا ہے، یہ آرن اور کیشیم کا روپ ہے  
کا مرکب ہوتا ہے۔

مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں، مثال کے طور پر چند نام درج ذیل ہیں۔

مرجان: شکر ت میں مرجان کو پروال کا نام دیا گیا ہے۔

مرجان کا انگریزی نام Coral ہے۔

مرجان کو اردو میں موٹگا کہا جاتا ہے۔

کوریم پروال، پگالم، سادھو پی:

یہ مرجان کے ہندی نام ہیں، اسے دورم بھی کہا جاتا ہے۔

بسد:

مرجان کو فارسی میں مرجان کے علاوہ بسد بھی کہا جاتا ہے۔

عقیق البحر:

عربی میں مرجان کو عقیق البحر (سمندر عقیق) کہا جاتا ہے۔

کیسائی عناصر:

مرجان میں درج ذیل کیسائی عناصر کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ کیشیم، میگنیز، سلیکا،  
پائٹائٹ، آئرن، کروم، آرنیکا، کھینڈ، اس میں زیادہ مقدار آرن اور کیشیم کی ہوتی ہے۔  
رنگت:

مرجان کو اس کے بیرونی خول کے رنگوں سے پہچان لیا جاتا ہے، عام طور پر درج  
ذیل میں پایا جاتا ہے۔

عمدہ قسم کے مرجان کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔



☆ خون کیوتر کی مانند ارغوانی۔

☆ بھورا۔

☆ کالا۔

☆ پیلا۔

☆ گلابی۔

☆ سفید۔

مرجان کی مقام پیدا کس:

کچھ جواہرات یا نگینے پتھروں میں پیدا ہوتے ہیں لیکن مرجان پانی میں نمود پاتا ہے۔ یہ دراصل شہد کے جھتے کی طرح سوراخ دار رنگ کی لکڑی ہے، جو سمندر کی تہہ میں پتھر سے جڑی ہوتی ہے اور پتھر سے اُگتی ہے، اس کی شاخیں پتوں اور پھولوں سے عاری ہوتی ہیں، البتہ اس کی جڑ ہوتی ہے، عمدہ قسم کا مرجان زیادہ تر اٹلی کے ساحلوں پر پایا جاتا ہے۔

مذہبی حیثیت:

مرجان کو ہندو ازم میں خاص اہمیت حاصل ہے، یہ پتھر ہندوؤں میں بہت مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اس مذہب کی خواتین مرجان کو مذہبی احترام کے ساتھ بڑے شوق سے استعمال کرتی ہیں، ہندو اپنی رسومات میں اس پتھر کو اپنے دیوتاؤں کی بھیئت بھی چڑھاتے ہیں۔

لکی اسٹون:

مرجان علم الخیم کی رو سے برج اسد کے تحت پیدا ہونے والے اسدی افراد کے موافق یا سعد پتھروں میں سے ایک ہے، یعنی برج اسد والوں کا لکی اسٹون ہے، برج حمل کا حکمران سیارہ مریخ ہے، اس لحاظ سے برج حمل والوں کیلئے موافق پتھر ہے، ستارہ مریخ برج عقرب پر بھی حکمران ہے، اس لیے مرجان عقربی افراد کیلئے بھی سعد پتھر ہے۔

مرجان کی تاریخی اہمیت:

مسلمانوں میں اس پتھر کا احترام اس لیے بھی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمن میں شان کیلئے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے، اس سورۃ کی پاکیسویں آیت میں مرجان کا ذکر کیا ہے یہ قدرت کے بے شمار نعمتوں میں سے خاص نعمت ہے، اس کا دیدہ زیب رنگ، خواص، برکت اور افعال بہت مفید و لطیف ہیں، قرآن کریم میں مذکور ہونے کے سبب زمانہ قدیم سے اس پتھر کی تسبیح کا رواج چلا آ رہا ہے۔

مرجان سے متعلقہ معلومات:

الف لیلیٰ کے قصوں، علی بابا چالیس چور اور حاتم طائی کی کہانیوں میں مرجان کا ذکر ملتا ہے، اس کے علاوہ اس سے بعض روایات اور واقعات بھی وابستہ ہیں جو کہ بطور مثال درجہ ذیل ہیں۔

☆ ہاتل میں بیلیوں نے زمین (کرہ ارض) کو اپنے سینگوں پر اٹھا رکھا ہے، ان بیلیوں کی جہانگیر اور سنگ مرجان سے بنے ہوئے ہیں۔

☆ یونانی اور رومی اپنے بحری جہازوں اور ملاح کو سمندری آفات و حادثات اور تباہی سے بچانے کیلئے بادبان کے ساتھ مرجان پتھر کو باندھ دیتے ہیں، ان کے خیال میں یا ان کے خیال سے کے مطابق مرجان پتھر ان کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ وٹس دیوتا کے مجسمہ کی آنکھیں مرجان پتھر کی ہیں۔

☆ زیورس دیوتا جو یونانیوں کا دیوتا ہے، اس کا تاج مرجان سے بنا ہوا ہے۔

مرجان کے مثبت اثرات:

☆ مرجان کالے جادو اور شیطانی و سفلی اعمال کے اثرات سے بچاتا ہے۔

☆ اگر مرجان کو بچوں کے گلے میں باندھا جائے تو وہ سائے اور آسیب سے محفوظ رہتے

ہیں۔

☆ مرجان ان بچوں کو پُر سکون نیند دیتا ہے، جو سوتے میں ڈر جاتے ہیں، یا نامعلوم سے روتے ہیں۔

☆ مرجان کی دھونی سے بھوت، پریت، بدروحیں اور شیطان دور بھاگ جاتے ہیں۔

☆ مرجان کے اثر سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، یہ حصول رزق میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

☆ مرجان جادو ٹونا اور سحر کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مرجان کے پینے سے انسان کی طبیعت کفایت شعاری پر مائل ہوتی ہے۔

☆ مرجان نئی نوع انسان کیلئے آسودگی اور خوشحالی لاتا ہے۔

☆ مرجان ہاتھ میں پہنا جائے تو اس کے اثرات سے تنگ دستی اور غربت و مفلسی دور ہو جاتی ہے۔

☆ مرجان کو استعمال کرنے والوں میں مستقل مزاجی، عزیمت و استقلال اور خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

مرجان کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے استعمال کرنے سے اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو نقصان بھی نہیں پہنچتا کیونکہ یہ ایک بے ضرر پتھر ہے یعنی اس پتھر سے بنائی گئی دواؤں کے علاوہ استعمال سے نقصان نہیں ہوتا اور انسان پر اس کے صرف مثبت اثرات پڑتے ہیں۔

### مرجان استعمال کرنے کے اصول:

یاد رکھیے! کسی پتھر سے فائدہ اٹھانے کیلئے پتھر کو کھایا یا چبایا نہیں جاسکتا، بلکہ اس طرح استعمال کرنے سے معدہ اور آنتوں کو بے حد نقصان پہنچتا ہے اور اکثر اوقات اس کا نتیجہ موت ہے، اس کے درست استعمال سے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ قدرتی اور فطری طور پر ہر چیز کے استعمال اور اس کے فائدہ اٹھانے کا ایک طریقہ اور ترکیب و ترتیب ہے، چنانچہ کسی بھی چیز یا پتھر کو

بچے استعمال کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

### مرجان کا بیرونی استعمال:

بیرونی استعمال سے کسی پتھر سے فائدہ نہ پہنچے تو نقصان بھی نہیں ہوتا۔ بیرونی طور پر ہر جسم کے کسی حصے میں باندھا یا لٹکایا جاسکتا ہے۔ انگلی میں جڑوا کر انگلی میں پہنا جاسکتا ہے یا رات بوا کر گلے میں لٹکایا جاسکتا ہے یا کسی صاف اور پاک کپڑے میں سی کر تعویذ کے طور پر گلے، بازو، پیٹ کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔

### مرجان کا اندرونی استعمال:

اس کا مطلب ہے پتھر کو کھانے کی دوا کے طور پر منہ کے ذریعے استعمال کیا جائے صرف اس صورت میں کہ اس پتھر کا سفوف بنالیا جائے، سفوف بنانے کا طریقہ صرف ماہر طبیب اور حکیم ہی جانتے ہیں، عام لوگ کتابوں میں پڑھ کر یا سنے سنائے کھتے بناتے ہیں، تو اکثر اوقات سفوف کپارہ جاتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ماہر طبیب ہی سفوف بنوایا جائے، یا کسی مشہور و سناوا دار سے کا بنایا ہوا سفوف خرید کر استعمال کیا جائے، یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ سفوف طبعی نہ ہو۔

### مرجان سے علاج:

### دماغی جریان خون کا علاج:

دماغ میں خون جاری ہو جائے تو انسان پر غشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کا باعث دماغ کی کوئی خراب شریان ہوتی ہے جسے چوٹ آنے کی صورت میں انسان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اکثر فالج بھی ہو جاتا ہے۔ چوٹ آنے کی وجہ سے مذکورہ شریان پھٹ جاتی ہے جس سے خون جاری ہوتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر بھی دماغ سے خون جاری ہونے کا باعث ہو سکتا ہے۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے اور فوری طبی معائنے کا متقاضی ہے۔ خون جلد نہ آنے پر

پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ماہر انہ طبی رائے حاصل کریں۔ پتھروں کو اضافی طور پر استعمال کریں۔ سرخ مر جان، زمرہ اور حجر الترقہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

بخار کا علاج:

جب جسم کا درجہ حرارت نارمل (فارن ہیت) سے زیادہ ہو جائے تو یہ بخار کی علامت ہوتی ہے۔ بخار اپنے ساتھ چند دیگر علامات بھی لاتا ہے۔ مثلاً:

- ☆ نبض کا تیز تیز چلنا
- ☆ سانس لینے میں تہی ہو جانا
- ☆ سردی کا احساس ہونا
- ☆ چھینکیں آنا
- ☆ حلقی آنا
- ☆ قے آنا
- ☆ سر درد ہونا
- ☆ شدید بخار کی صورت میں بے ہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ بخار کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔ مثلاً:

- ☆ سرخ بخار
- ☆ ریاحی بخار
- ☆ دماغی بخار
- ☆ زرد بخار
- ☆ تپہ خرقہ

سرخ بخار

ریاحی بخار

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مر جان 5 رتی استعمال کریں۔ انشا واللہ فائدہ ہوگا۔

گٹھیا کے درد کا علاج:

یہ جوڑوں کی بیماری ہے۔ جس کی خصوصیت یہ ہے کہ مریض کے جسم میں یورک ایسڈ زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ خون ٹھیسٹ کریں تو اس میں یورک ایسڈ زیادہ پایا جائے گا یہ مادہ پیٹاب میں بھی پایا جاتا ہے اور گردوں میں پتھریاں بنانے کے ساتھ ساتھ جوڑوں میں درد اور سوزش کا باعث بنتا ہے۔ جدید تحقیق کی رو سے جسم میں الرجی اور کییمیائی نظام میں گڑبڑ کی وجہ سے یورک ایسڈ زیادہ بنتا ہے۔ مریضوں کی اکثریت میں بیماری کی ابتدا ہجر کے انگوٹھے کے جوڑ میں درد، اور دور دور ہوتا ہے۔ اس کے بعد فٹھے، گھٹنے، کلائی اور کندھے متاثر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بیماری کا تعلق غور اور شدید ہوتا ہے۔ مریض جوڑوں میں درد کی شدت سے نیند سے بیدار ہو کر رہتا ہے تو اکثر جوڑ سرخ اور متورم ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ بھوک میں کمی، بخار، کمزوری اور تھکی دیکھنے میں آتی ہے۔ درد شدت کی صورت میں آتا ہے۔ مرض کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ کان کی لوار جوڑوں میں پتھر کی مانند سخت گٹھیاں نظر آتی ہیں۔ پیٹاب میں البومین کا اضافہ ہو جاتا ہے اور گردوں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس بیماری کے نتیجے میں موٹاپا، ذیابیطس اور خون کی نالیوں میں بندش کے خطرات موجود ہوتے ہیں۔ اس مرض میں ہوا اور سردی سے احتیاط کریں۔ نرم غذا نہیں استعمال کریں اور قبض نہ ہونے دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مر جان 3 رتی استعمال کریں۔ انشا واللہ فائدہ ہوگا۔

موروثی آتشک:

آتشک میں جتنا والدین کے پیچ پیدا ہوتی طور پر آتشک کے دوسرے درجے میں جتنا



ہوتے ہیں۔ آٹھ زدہ بچے کی ناک ٹٹھی ہوتی ہے۔ نیز ہونٹ کٹے پھٹے، ماتھا باہر کو نکلا ہوا، ہڈیاں نیڑھی اور دانت چوڑے چوڑے اور زیادہ فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بچہ بھی آٹھ کے دوسرے مریضوں کی طرح بتدریج تیسرے درجے میں داخل ہو جاتا ہے۔ آٹھ کے علاج میں غسلیں کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ اور سفید مرجان 4 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### مرگی کا علاج:

مرگی ایک دماغی بیماری ہے جس میں مریض کو غشی کے دورے پڑتے ہیں اور غشی کے دوران مریض کے جسم کو جھٹکے لگتے ہیں اور اعضاء میں حرکات اتنے زور سے پیدا ہوتی ہیں کہ زبان دانتوں میں آکر کٹ سکتی ہے یا ہاتھ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ سکتی ہے۔ مورہیت، دماغی چوٹ، صدمات اور پاگل پن کو مرگی وجوہات قرار دیا جاتا ہے۔ مرگی کے مریض کے دماغ میں وحشت، ہم اور اوٹ پٹانگ خیالات کثرت سے جنم لیتے ہیں۔ مریض کے دماغ میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کی بنا پر وہ دوسروں سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنے لئے تصوراتی دشمن پیدا کر لیتا ہے اور خیالوں ہی خیالوں میں انہیں قتل بھی کر سکتا ہے۔ بعض اوقات وہ سچ بھی قتل کا ارتکاب کر سکتا ہے اس لئے مریض کو حفاظت سے رکھنا اور دوسروں کو اس سے محفوظ رکھنا بہ ضروری ہے۔ مرگی دماغ کے کسی خاص حصے کی بیماری نہیں بلکہ اعصاب کی خیرش ہے جس کا آغاز دماغ کے کسی بھی حصہ سے ہو سکتا ہے اس لئے ہر مریض میں یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے کہ دماغ کا کون سا حصہ بیمار ہے۔ اگر دماغ کے متاثرہ حصہ کی نشاندہی ہو جائے تو آپریشن کرنے سے مستقل آرام آ جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں بجلی کے جھٹکے بھی مفید و موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 6 رقی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### ہرنیا کا علاج:

ہرنیا کا کوئی عضو اپنی جگہ سے ہٹ کر کسی سوراخ کے راستے یا سوراخ بنا کر باہر نکلے تو اسے ہرنیا کہتے ہیں۔ ہرنیا زیادہ تر پیٹ کے اندرونی اعضاء میں ہوتی ہیں۔ اکثر لوگ فوطوں میں آتے اترتے ہی کو ہرنیا سمجھتے ہیں حالانکہ ناف کے ارد گرد چگیوں اور پیٹ کے آپریشنوں کے بعد جیت باہر نکل جاتا ہے۔ یہ بھی ہرنیا ہے۔ فوطوں میں آتے اترنے کے لئے سوراخ پیدا آئی تھامس سے ہوتا ہے۔ جھٹکے سے وزن اٹھانے اور ہر وہ کیفیت جس میں پیٹ کے اندر دباؤ پڑے، آٹوں کا باہر نکلتا ہرنیا کا باعث ہوتا ہے مثلاً بچوں میں کالی کھانسی کے شدید دورے، پرانی کھانسی، پیشاب میں مسلسل رکاوٹ کی وجہ سے زور لگا کر پیشاب کرنا، پرانی قبض، دھونا پاؤں اور حمل کے دوران پیٹ کے پھیلاؤ میں زیادتی اس کی عام وجوہات ہیں۔ ہرنیا کی اکثر قسمیں لینے سے واپس اپنی جگہ چلی جاتی ہیں جب کہ بننے جلنے سے اعمار و بارہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہرنیا میں گھٹن ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا تین گھنٹوں کے اندر آپریشن نہ کیا جائے تو دوران خون کا سلسلہ منقطع ہونے کی وجہ سے نقصان ہو سکتا ہے۔ ہرنیا کو باہر سے بار بار دبانے یا سہجھڑنے سے سوزش ہو سکتی ہے۔ ہرنیا کا بہترین علاج آپریشن ہے تاہم اگر آپریشن سے پہلے اور بعد دھونا پٹھوں کی کمزوری، پرانی قبض اور کھانسی کا علاج کر لیا جائے تو ہرنیا دوبارہ نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ وقتی سکون کے لئے بیٹ باندھتے ہیں جو زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور زرد لا جورد 8 رقی کا انگٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### ہرنیا کا علاج:

جگر میں صفراء پیدا ہوتا ہے اور پتے میں جمع رہتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرنے کے لئے باہر اور پتہ کیوں کو ہضم کرنے کے لئے بالخصوص صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ صفراء

آٹوں تک نہ جاسکے یا راست میں پتھری، سرطان یا رسولی کی وجہ سے رکاوٹ آجائے تو سطر اس میں پرزور ہوتا ہے۔ اس سے ایک تو ہضم کی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے صفراء کی غیر ضروری مقدار جسم میں داخل ہو کر پورے جسم کو زرد بنا دیتی ہے۔ جسم کی تمام تھلیوں اور انگوٹھوں میں سب رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ جسم کمزور، پانچاند سفید اور زخم لگنے کی صورت میں خون بہت بہنکارا ہے۔ اگر خاندانہ اور بیوی کے خون میں مطابقت نہ ہو تو حمل ضائع ہو جاتا ہے اور اگر حمل ضائع نہ ہو تو بچہ پیدا انہی طور پر یرقان کا مریض ہوتا ہے۔ اس بچے کے خون کے سرخ ذرات، خون کی عدم تقاروت کی وجہ سے لوٹ کر یرقان کا باعث بنتے ہیں۔ یرقان و پانی صورت میں بھی پھیلتا ہے۔ ایک خاص قسم کا وائرس چھوٹ یا مریض کے استعمال شدہ برتنوں کے ذریعہ مریض سے تندرست فرد تک پہنچ جاتا ہے۔ آنکھوں میں زردی اور جگر کا بڑھنا اس مرض کی عام علامات ہیں۔ یرقان کے علامات سے لا پرواہی موت کے دھانے تک پہنچا سکتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ 7-8 رتی کا گہرا سرخ مرجان سرخ دھاگے کے ساتھ دائیں بازو پر باندھیں۔ 5 رتی کا ہلکا نیلا لاجورد دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں پھنیں۔ بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر کاہری انگوٹھی حفظہ اللہ کام دے گی۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پچھڑوں کا علاج:

پچھڑوں میں موجود ہوا کی تالیوں کی سوزش کو بروکٹائٹس کہا جاتا ہے۔ یہ دوسرا نام ہوتا ہے۔

☆ حاد

☆ مزمن

اول الذکر میں بڑی ہوا کی تالی متاثر ہوتی ہے یا پھر ہوا کی چھوٹی تالیاں نمونیا کی وجہ سے متاثر ہوتی ہیں جب کہ ہوا کی بڑی تالی خود بخود بیمار پڑ جاتی ہے۔ یہ زیادہ وائرس کی ذریعہ

ہوتا ہے جس کی وجہ سے ناک اور گلے میں آنکھن ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی ناک یا کی آنکھن میں پچھڑوں میں موجود ہوا کی تالیوں میں دھوئیں یا نقصان دہ بو اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے بہت جلد آنکھن ہو جاتی ہے۔ اس مرض کی آنکھن حساس لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ عارضہ کٹائٹس کے حملے کے بعد ناک میں ٹھنڈک یا گلے میں خراش محسوس ہوتی ہے اور پھر کٹائٹس کھانسی کے ساتھ سستی اور بخار کی شکایت لاحق ہو جاتی ہیں۔

موثر الذکر کی بڑی بڑی وجوہات میں ہوا میں موجود گندے مادے، دھند اور سگریٹ دانی شامل ہیں۔ اس بیماری میں ہوا کی تالیوں میں موجود مادے کا رنگ گہرا سرخ ہو جاتا ہے مادہ کی پھر نیم سیال میوگس یا چھپ سے ڈھکا ہوا ہے۔ ہوا کی تالیاں تنگ ہو جاتی ہیں اور ان میں موجود گند ختم ہو جاتی ہے نیز ان کی دیواروں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ کھانسی اور نفثہ اس کی اہم علامات ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 9 رتی پہلی یا تیسری انگلی پر پھنیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سرخ سے بیمار ہونے کا علاج:

یہ ناکانی ستر کے دوران ہوتی ہے۔ اس کی عمومی علامات میں سر پھرانا، سرور، دھنسی عرصے شامل ہیں۔ ستارہ واصل اس سے متاثر ہوتے ہیں یہی ستارہ ٹریک کے تمام حادثات کا سرکار ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ درمیانی انگلی میں سٹیل کی انگوٹھی یا لوہے کی انگوٹھی لٹائیں۔ سر مرجان 5 رتی کا تیسری انگلی میں پھنیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## بیروج

(Aquamarine)

بیروج زیادہ تر رنگے (مونے دانوں) کی صورت میں ہوتا ہے، مسلمانوں میں اس کی تسبیح اور ہندوؤں میں اس پتھر سے مالا کا استعمال خاص طور پر ہندو سادھوؤں اور جوگیوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

بیروج کی ماہیت:

یہ پتھر زردی مائل پیلا ہوتا ہے جبکہ اس کی رنگت خوشنما اور چمک بلور جیسی ہوتی ہے اس کی بلوری چمک خوشنمائی کے سبب ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

☆ سفید اور سبز

☆ اسکاگی بیو (آسانی نیلا)

☆ سی بیو (سندری نیلا)

☆ ہلکا پیلا یا زرد۔

بیروج کی بعض اقسام کی پہچان ان کے رنگ ہیں اور رنگوں کے لحاظ سے اس کی اقسام میں بعض اقسام درج ذیل ہیں۔

☆ گہرا سبز بیروج

☆ گلابی بیروج

☆ آسانی رنگ کا بیروج

☆ سبزی مائل بیروج

☆ سمندری نیلا رنگ

زردی مائل بیروج  
بیروج کے مختلف رنگوں کی وجہ سے اس کے اثرات بھی مختلف ہیں، البتہ اس کے

اس قدر زیادہ تر رنگے ہیں۔

بیروج کے طبی افعال:

عرق و نسیان:  
یہ پتھر عرق اور نسیان یا بھول جانے کے امراض کو دور کرتا ہے اور ان کیلئے اکسیری

پتھر ہے۔

امراض چشم:

بیروج نگاہ تیز کرتا ہے، یہ تمام امراض چشم میں فائدہ دیتا ہے، بصارت انسانی میں

مداہ کرتا ہے۔

پاس کی شدت:

بیروج کے استعمال سے پیاس کی شدت (عطش) ختم ہو جاتی ہے۔

جلد کے امراض:

بیروج امراض جلد، خارش، دواہ، پھیل اور چھانجن وغیرہ کیلئے اکسیری ہے۔

بچان میں خوف:

اس پتھر کو بطور تعویذ گلے میں ڈالنے سے ان بچوں کو فائدہ ہوتا ہے جو سونے میں ڈرتے ہیں۔

دودھ کی کمی:

جن ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ کی کمی یا چھاتیاں خشک ہوں اس پتھر کے استعمال



سے ان میں دودھ آتا ہے۔

ہیضہ اور طاعون:

اس پتھر کے استعمال سے ہیضہ، طاعون اور کئی وبائی امراض سے بچا جاسکتا ہے۔  
ناسور اور زخم:

اس کے استعمال سے ناسور اور پرانے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔  
امراض رحم:

بیرون مورتوں کے خفیہ امراض، یعنی سیان الرحم (لیکوریہ) اور درم رحم میں شفا دیتا ہے۔  
زچگی کا درد:

اس کے استعمال سے عورت کو درد ذہ میں فائدہ ہوتا ہے، اور بچے کی پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔

جگر اور معدہ کے امراض:

بیرون معدے اور جگر کے امراض میں مفید ہے۔

برتھ اسٹون یا کچی اسٹون:

بیرون ماہ مارچ میں پیدا ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون ہے اور علم نجوم کے مطابق اس کا تعلق برجن قوس سے ہے جس کا حکمران سیارہ مشتری ہے، اس لیے یہ برجن قوس والے افراد کیلئے کچی اسٹون یا موائی پتھر ہے۔

بیرون کے سحری خواص:

تنگدستی و خوشحالی:

یہ پتھر انسان کی تنگدستی دور کرتا ہے اور اسے خوشحال بناتا ہے۔

نہا میں کیلئے:

بیرون خواتین کیلئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے اور اپنے اثرات سے انہیں فائدہ پہنچاتا ہے۔

کفایت شعاری:

یہ پتھر انسان میں بچت کی عادت پیدا کرتا ہے اور کفایت شعاری کی طرف راغب کرتا ہے۔

بلور طاعون:

بیرون کئی اقسام کے امراض میں بطور دوا کثیر ثابت ہوتا ہے۔

کلی و مقلی:

بیرون سے نگلی و مسرت اور غربت و مقلی دور ہوتی ہے، انسان میں فراخ دلی اور نگلی پیدا کرتا ہے۔

اوصاف حمیدہ:

بیرون کا استعمال انسان میں اوصاف حمیدہ پیدا کرتا ہے، بلند حوصلہ اور پر عزم بناتا ہے ایمان قلب اور مستقل مزاجی پیدا کرتا ہے، کردار کی تھکیل میں مدد دیتا ہے۔

مذہب سے بغاوت:

یہ پتھر انسان میں مذہبی بغاوت اور سرکشی کے جذبات کو ختم کرتا ہے اور دین کی پیروی میں مستحکم پیدا کرتا ہے۔

فدا ترس:

اس پتھر کے استعمال سے انسان میں خدا ترس اور دم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، یہ دل میں

خوف خدا پیدا کرتا ہے۔

حفاظت کے لئے:

یہ پتھر انسان کو ہر قسم کی عیاشی، بدکرداری اور برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

مقامات و دستیابی:

یہ درج زیادہ تر یو جین ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے، یہ پتھر درج ذیل ممالک میں پایا جاتا ہے۔

برازیل، سری لنکا، کیلی فورنیا (امریکہ)، روس، پاکستان، جنوبی افریقہ، بھارت، اٹلی اور تھائی لینڈ میں اس کے ذخائر موجود ہیں۔

کن جیڑوں کے درد کا علاج:

چھوٹی عمر کے بچوں میں کن جیڑے ایک عام بیماری ہے۔ یہ ایک سے دوسرے مریض کو سانس اور تھوک کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ مریض کے پاس جانے کے تقریباً 18 روز بعد بچے کو بخار، کمزوری، تھکی اور گلے میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ پھر کان کے آگے اور پیچھے والے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ٹھوڑی کے نیچے کے غدود میں بھی درد آ جاتا ہے۔ اور خوراک لگنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تقریباً پچیس فیصد بچوں میں بیماری کے اثرات فلوں، پانچاں ہوتے ہیں اور وہ ہاں درد کے ساتھ درم ہو جاتا ہے۔ اس کیفیت کے بعد ان میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ بچوں کو ابتداء ہی میں جن بیماریوں سے بچاؤ کے لیے گولے چائیں گے۔ ان میں کن جیڑوں کا ٹیکہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ طب جدید میں اس بیماری کا کوئی خاص علاج دریافت نہیں ہوا ہے۔ اس مرض میں آرام زیادہ ضروری ہے۔ عام طور پر جسمانی طاقت کا خیال رکھنا چاہیے۔ شہد، مام، اشیر اور سبز یاں مدد دیا کریں جس اور مرضی کا شور پی گئی ہو جاسکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یہ درج 5 رتی استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

سورب کا علاج:

بہنوں اور بعض اوقات مرد کے گوشوں کی سوزش، صوب، لپ، نلک یا کیگیل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جلد کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پیچیدہ ہوتا ہے اس لئے یہ ماہر لپس رائے کی مدد سے ہوتی ہیں۔ پتھر اس ضمن میں سونے پہ سہاگے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ یہ درج 5 رتی سرخ کپڑا سرخ دھاگے یا کاپر کی آٹھویں میں استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

چپش اور دست کا علاج:

اگر صرف دست آئیں تو اسے اسہال کہتے ہیں اور اگر ساتھ مرد بھی اٹھے تو یہ چپش ہے۔ چپش کی دو اقسام ہیں۔ کاذب اور صادق۔ اول الذکر میں پاخانہ کے ساتھ خون اور آنوں آتے ہیں جب کہ موخر الذکر میں پاخانہ بڑے نام ہوتا ہے۔ پس جانے کے بعد صرف آنوں اور خون خارج ہوتے ہیں۔ ایسی خوراک کھانا جو کھینوں سے بچا کر نہ رکھی جائے اس تمام سے ہوتی ہے۔ اگر دستوں کے ساتھ تھکی بھی شامل ہو تو مرض ہیضہ بن جاتا ہے۔ اس مرض میں سب سے پہلے مریض کی شدت علامات کا بندوبست کیا جائے۔ تھکے بند کئے جائیں اور دستوں کو گرم کیا جائے تاکہ جسم سے پانی اور نمکیات کا اخراج بند ہو جائے۔ جو پانی لکھ چکا ہے اس کی کمی کو پورا کیا جائے اور جراثیم کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہیضہ کے حملہ کے دوران مریض کو گرمی جسم کی کوئی غذا یا مشروب ہرگز نہ دیا جائے۔ پانی کا ہر گھونٹ یا غذا کا ہر قطرہ دستوں اور رتے میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ پیاس کی شدت کم کرنے کے لئے مریض کو برف چوڑھیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ یہ درج 3 رتی استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## فیروزہ

(TURQUOISE)

یہ فیروزی رنگ کا گھینہ ہے۔ جس کا رنگ ایک ہی ہوتا ہے۔ مشرقی فیروزہ کا رنگ ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔ مغربی فیروزے کو یون کہا جاتا ہے جس کا رنگ تبدیل ہو کر سبز بھی ہو جاتا ہے۔ اسے مسکرت میں اسے ہیراج، انگلش میں ٹرکوکس اور ترکی میں کہا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی ویرہنی رنگ یکساں ہوتا ہے۔ درجہ دوم کے بہترین جواہر میں سے ہے۔

فیروزے کی اقسام:

مشرقی فیروزہ:

اس کا رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

مغربی فیروزہ:

جسے یون بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ خراب ہو کر سبز ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس میں

فاسفیٹ اور چونا زیادہ ہوتا ہے اس لئے اسے یون کہتے ہیں۔

یہ نیلے، سبز اور سفید رنگ کا ہوتا ہے اسے گرمی پہنچائی جائے تو یہ بھورا یا سیاہ ہو جاتا

ہے۔ اس کی کئی اقسام ہیں جن میں مشہور یہ ہیں۔

☆ فنی فیروزہ

☆ سلیمانی فیروزہ

☆ اظہاری فیروزہ

☆ آسانی فیروزہ

عہد گنجی فیروزہ

ورلوی فیروزہ

آمنی فیروزہ

گہو فیروزہ

سماگی فیروزہ

سرایم فیروزہ

نیلے رنگ کی دھاری والے فیروزے کو ایلام کہتے ہیں۔ فیروزہ شیشے کو آسانی سے

کاٹ سکتا ہے۔ فیروزے کو تیز چکا چوں میں مصنوعی طریقوں سے بنانا بہت آسان ہے۔

اس کا ذائقہ پیچکا اور مزاج سرد خشک ہے۔ جس فیروزہ کا رنگ خراب ہو جائے۔ اسے

کا فیروزہ کہا جاتا ہے۔

اس کی سختی 6 درجہ کی ہے۔ یہ شیشہ کو کاٹ دیتا ہے۔ اس کا رنگ ہلکا، ہلکا اور سفید ہوتا

ہے طاقت انوکھا واحد ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو

جاتا ہے۔ یہ آگ کے آگے نہیں جھکتا الہوت رنگ بھورا ہو جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں

کرتا۔

فیروزے کے طبی افعال:

یہ مضر معدہ ہے۔ سر کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ آنکھوں میں اس کا سرمہ ڈالنے

سے بصارت تیز ہوتی ہے۔ جن اشخاص کی بصارت رات کو کم ہوتی ہے اس کے استعمال سے

درست ہو جاتی ہے یہ درم، درد، رتخ، خون، ناسورا اور کئی امراض کا علاج ہے۔ مگر اسے شہد کے

ناؤ ذیل کریم تو صرع، حمل اور تھکی کو شفا دیتا ہے۔ بچوں کے دھبے کیلئے اس کی ایک خوراک بھی

ملتی ہے چونکہ اس نسخہ کے استعمال سے معدے کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ گوند



کثیر الما لینا چاہیے۔

☆ فیروزہ امراض سر اور معدہ میں نہایت مفید مانا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کا سرمہ آنکھوں کیلئے کئی امراض کا شافی علاج ہے خاص طور پر رات کو زائل ہونے والی بصارت رکھنا دھکا کا علاج ہے۔

☆ فیروزہ قلی کے سفید ہونے کا شافی علاج مانا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ طحال، ورم، درد، گیس، جنون، ناسور، تلی صرع وغیرہ میں فائدہ کرتا ہے۔

☆ فیروزہ کا سفوف شہد کے ساتھ استعمال کرنا تمام امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

☆ فیروزہ اکثر حکماء کے مجربات میں سے ہے۔

☆ گردہ اور مثانہ کی پتھری کا علاج بھی فیروزہ سے ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ سانپ اور بچھو کے زہر کو زائل کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کا سرمہ بصارت کے لئے مفید ہے اور آنکھ کی سرفی زائل کرنے میں کام آتا ہے۔

☆ طبی طور پر فیروزہ صرع کے درد، جنون اور ناسور کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ نقصان دہ نہیں ہوتا۔

☆ فیروزہ کا پہننا فرحت قلب کا باعث ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ کے پہننے سے انسان دشمنوں سے خائف نہیں ہوتا اور کامیاب ہو جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کی موجودگی میں موذی جانور ایذا پہنچانے سے گریز کرتے ہیں۔

☆ نیلا فیروزہ بہت مفید ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ آگ اور بجلی سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ فیروزہ سے انسان غرقابی، نظر بد اور قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ فیروزہ بادی مزاج والوں کے لئے اور جنہیں عطار اور اس نہ آتا ہو بہت مبارک ہے۔

☆ فیروزہ گردے کی پتھری اور اسہال کے لئے طبی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کے سحری خواص:

☆ فیروزہ کی انگشتی پہنیں تو راحت دل بخشتا ہے۔

☆ فیروزہ خوف دور کرتا ہے۔

☆ فیروزہ دشمنوں پر فتح دلاتا ہے۔

☆ فیروزہ بکلی کرنے اور غرق ہونے سے بچاتا ہے۔

☆ فیروزہ سانپ بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگنے نہیں دیتا۔

☆ جو شخص نیا چاند دیکھ کر فیروزہ کو دیکھے تو اسے زر کثیر ہاتھ لگتا ہے۔

☆ فیروزہ نیلے رنگ کا پہننا مفید ہے۔ اس میں بہت سی خاصیتیں ہیں۔

☆ فیروزہ کو پاس رکھنے سے دشمن، آگ اور بجلی سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ فیروزہ عشق، احساس محبت، علم اور ہنر کو ترقی دیتا ہے۔ حاملہ عورت کیلئے مفید ہے۔

☆ فیروزہ کا خاصہ یہ ہے کہ ہوا کے اثر سے صاف اور مکدر ہوتا ہے۔ روغن اور مشک سے بھی مکدر ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ دل اور نگاہ کو تقویت دیتا ہے۔

☆ حکماء کا خیال ہے کہ نئے چاند کو دیکھ کر فیروزہ دیکھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔

☆ جو فیروزہ کو پاس رکھے وہ صدمہ قتل، برق، غرق، مار، اور نظرد سے محفوظ رہے۔

☆ جو شخص برج سرطان کی ساعت میں کیکڑے کی شکل کندہ کرے فیروزہ پہنے تو وحشی جانور اس کے پاس نہیں آئیں گے۔

☆ باوی مزاج والوں کیلئے یا جن کو عطار دنا قس ہو فیروزہ پہننا چاہیے۔ یہ تاقس تاثیریں کو زائل کرتا ہے۔

☆ فیروزہ بنیادی طور پر دو قسم کا ہوتا ہے اوسط درجہ کا پتھر ہے۔ یہ اپنی برکات اور خواص کی وجہ سے امیر اور غریب میں مقبول ہے درجہ دوم کے چھوٹے سائز میں پتھر موجود ہے۔

☆ فیروزہ پہننے سے دل کو راحت سکون اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔

☆ فیروزہ سے احساس تحفظ پیدا ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ راضی برضار رہنے کی عادت پختہ کرتا ہے۔

☆ فیروزہ دشمنوں پر فتح یاب کرتا ہے۔

☆ فیروزہ نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ فیروزہ علم و ہنر سیکھنے میں معاون ہے۔

☆ فیروزہ روحانی علوم کے مبتدیوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نیا چاند دیکھ کر مسنون دعائیں پڑھ کر فیروزہ پر نظر کرنے سے زکیر ہاتھ لگتا ہے۔ یہ آفاقی اور ذاتی محبت اور علوم و فنون میں بے حد ترقی دیتا ہے۔ حاملہ خواتین کو حمل خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے علاوہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی فرد پر قضائے ناگہانی آنے والی ہو

فیروزہ چٹخ جاتا ہے یا بچ سے ٹکرائے ہو جاتا ہے ایسی صورت میں اسے جتنی جلدی ہو سکے درجہ بالا سمندر میں پھینک دیں۔ صدقات و خیرات اور استغفار کی کثرت رکھیں۔ اگر انگوٹھی سے اس کا

نگ لٹک کر گر جائے تو بھی یہی عمل کرنا چاہیے اور اس کو سمندر یا دریا برد کر دینا چاہیے۔ جن لوگوں کے کام ہوتے ہوتے زک جائیں ان کو بڑے سائز کا فیروزہ پہننا چاہیے یہ ان اسباب کو رد کر

دیتا ہے۔ بد مذہب میں یہ نہایت متبرک پتھر ہے ان کے یہاں روایت ہے کہ اگر نامعلوم اسباب کی وجہ سے بیماری اور پریشانیاں ہوں تو اس پتھر کو پہننے سے کلی شفا کا میابی اور خوشی حاصل

ہوتی ہے۔

فیروزے سے علاج:

مرطبان (کینسر) کا علاج:

مرطبان یا کینسر کیا ہے؟ یہ دراصل جسم کے خلیات کے بے ربط اور بے ضابطہ نشوونما کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جسم کے اندر اس قسم کی نشوونما کو رسولی کہتے ہیں۔ رسولی دو قسم کی ہوتی ہے۔

☆ معصوم رسولی

☆ خبیث رسولی

اولا الذکر رسولی زیادہ خطرناک نہیں ہوتی سوائے خاص مقامات از قسم اعضائے ریبرہ وغیرہ کے جب کہ موخر الذکر قسم کی رسولی عموماً خطرناک ہوتی ہے کیونکہ یہ پھیلتی ہی رہتی ہے اور آخر کار کینسر کو جنم دیتی ہے۔ کینسر کے خلیات جسم کے کسی بھی حصے سے آغاز کر سکتے ہیں۔

اور اس ثابت سے اس کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً:

☆ پڈیوں کا کینسر

☆ خون کا کینسر

☆ جلد کا کینسر

یہ مرض نہ تو موروثی ہوتا ہے اور نہ ہی متعدی۔ اس کا علاج تین مستند اور بنیادی طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

☆ جراحت

☆ تابکاری

☆ کیموتھراپی

کینسر کی اہم علامات حسب ذیل ہیں۔

☆ جسم کے کسی سوراخ سے خون کا اخراج ہونا۔

☆ مستقل پھیوڑا جو کہ بالخصوص منہ زبانی اور ہونٹوں پر ہو۔  
☆ گلے کا مستقل پیسٹر رہتا۔

☆ مستقل بد ہضمی یا خوراک نکلنے میں دقت ہوتا۔

☆ جسم میں کسی بھی جگہ بالخصوص چھاتی پر گھٹی ہونا جس میں درد نہ ہو۔

آیا کینسر کا علاج ممکن ہے؟ اس کا جواب اثبات میں ہے بشرطیکہ اس کی تشخیص جلد کی جائے۔ مرض بڑھ جانے کی صورت میں یہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ کینسر کی وجوہات کا بھی تک علم نہیں ہو سکتا۔ تاہم بعض عوامل کی نشاندہی ضرور ہو گئی ہے مثلاً کیمیائی، فزیکل، بائیالوجیکل، ایکویوڑ اور سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کا کینسر ہو سکتا ہے۔ تہا کو والا پانچواں حصہ یا پھر کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ زندگی کی کثرت رحم کا کینسر کو جنم دے سکتی ہے۔ اسی طرح شراب کی کثرت خلق یا پھر کینسر کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ خوراک، مشروبات، اعتدال، جراثیم، ایسوسیئم کے برتنوں میں کھانا پکانے، اور جانوروں کے ساتھ رہنے سے کینسر نہیں ہوتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ معجزانہ صلاحیتوں کا حامل ہے اور دائیں ہاتھ کی اور بائیں سرخ دھماکہ باندھنا نیز چیلی انگلی پر کا پیر کی انگوٹھی اور تیسری انگلی پر سرخ مرجان پینا منہ ہوتا ہے۔ تاہم خیال رہے کہ سردیوں میں نیلیم 4 رتی اور مرجان 8 رتی جب کہ گرمیوں میں نیلیم 6 رتی اور مرجان بھی 6 رتی ہونا چاہیے۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

لاکڑا کا کڑا کا علاج:

مریض کے سانس کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں میں لاکڑا کا کڑا بھی ہے۔ بنیادی طور پر متعدی بیماری ہے جس کے وائرس سانس کی نالیوں کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ جب یہ بیماری شروع ہوتی تو ایک ہی علاقہ میں درجنوں بچے ایک وقت جتا ہوتے ہیں۔

بچوں کے قریب جانے کے تقریباً 15 روز بعد بیماری کا آغاز ہوتا ہے۔ بیماری کی ابتدا عام طور پر 10 سال سے کم عمر کے بچوں میں ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بڑے اس سے محفوظ ہوتے ہیں۔ گرم ممالک کے بچے اکثر اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اس مرض کا مہلک ہار ہو جانے تو دوسرا حمل عام طور پر نہیں ہوتا۔ پہلی علامت گلے کے اندر یا منہ میں دانے نکلنے سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد اگلے روز سے باقی جسم پر دانے نکلنے ہیں۔ زیادہ تر دانے پیٹ اور چھاتی پر ہوتے ہیں۔ ان کو بغور دیکھیں تو یہ گول نہیں بلکہ بیضوی ہوتے ہیں جب کہ پیچک کے داغ گول ہوتے ہیں۔ پہلے یہ رنگ دار رہے ہوتے ہیں۔ پھر یہ اونچے ہونے لگتے ہیں ان میں پانی بھرتا ہے۔ قشر سے آبلے نظر آتے ہیں۔ ایک ہفتہ میں اکثر ان آبلوں میں پانی کی جگہ پیپ بھر جاتی ہے۔ اس مرحلہ میں بخار بڑھ جاتا ہے۔ دانے اگر گلے کے اندر ہوں تو کھانا پینا مشکل ہو جاتا ہے۔ لاکڑا کا کڑا اس کچھ دانوں میں پانی نظر آتا ہے۔ کہیں پیپ ہے اور کہیں وہ مرجھا کر خشک ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی شدت چہرے اور ہاتھوں میں دھبے ہوتی ہیں جب کہ دانوں میں گھل جاتی ہے اور چپکے آجائیں تو ان میں اکڑن بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کھانے سے مرض میں اضافہ ہو کر زہر یا کھڑکھڑاہٹ ہوتا ہے۔ لاکڑا کا کڑا کا علاج کریں یا نہ کریں دونوں صورتوں میں 10 دنوں تک غم ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 5 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پولیو کا علاج:

پولیو ایک متعدی بیماری ہے جس کے جراثیم تلاعت کے ذریعہ بچوں کے پیٹ میں داخل ہو کر اعصاب پر اثر انداز ہو کر جسم کے کسی بھی حصہ کو مفلوج کر سکتے ہیں۔ عام طور پر بچوں کی ہانگیں اور ہاتھ مفلوج ہوتے ہیں۔ یہ بیماری بچوں میں پولیو کہلاتی ہے جب کہ بڑوں میں



اسے فالج کا نام دیا جاتا ہے جس کی دیگر وجوہات ہوتی ہیں۔ فالج پورے جسم کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ فالج اگر چھاتی کے عضلات کو متاثر کرے تو مریض سانس بند ہو جانے سے مر جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ پتھر بہت ٹھنڈا ہوتا ہے اس لئے یہ بچوں میں 2 رتی اور بزرگوں میں 5 رتی سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ بچہ فیروزہ کی جگہ سے شیل کا کڑا بھی پہن سکتے ہیں جو کہ ان کے لئے بہت مفید ہوگا۔

فیروزہ کو تہا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے ہمراہ دائیں بازو پر 8 رتی کا گہرا سرخ مرجان اور بائیں ہاتھ کی پہلی انگلی میں کا پر کی انگوٹھی پہنیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### پاؤں کے امراض کا علاج:

رزل پاؤں کے امراض پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ پاؤں کے امراض میں چھالے، پھوڑے، گومڑ، درد اور زیادہ پسینہ آنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاؤں میں چوٹ، موج، بخند، اترنا، پکلا جانا، ہڈی ٹوٹنا، جل جانا، کٹ جانا اور اکڑن وغیرہ بھی شامل ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### پاگل پن کا علاج:

یہ ایک دماغی مرض ہے۔ اس میں جتنا انسان اپنی ذات اور ماحول سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ مریض کو فرضی خطرات کا احساس ہوتا ہے۔ خیالی آوازیں آتی ہیں اور ماحول سے قطع نظر بدزبانی اور بے ہودگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بعض مریض یوں محسوس کرتے ہیں کہ کوئی ماورائی طاقت ان کی زندگی پر اثر کرتی ہے۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں، وہ اسی طاقت کی اطاعت میں ہوتا ہے ورنہ خود بخود رنیں جب کہ بعض مریض محسوس کرتے ہیں کہ بیرونی طاقتیں ان کی نگرانی میں۔ انہیں ان طاقتوں کی جانب سے ہمیشہ نقصان کا خدشہ رہتا ہے۔ بعض اوقات وہ کسی شخص کو انہی خیالات

سے وقت بوقت تک بھی کر سکتے ہیں۔ یہ صورت حال بڑھتے بڑھتے خود مریض اور اس کے آس پاس کے لوگوں کے لئے خطرناک بن جاتی ہے۔ جب تک مریض دورہ کی کیفیت میں ہوتا ہے اس کی طبیعت کو تیار نہیں ہوتا کہ اس کا کوئی دشمن اس کے خلاف سازش میں مصروف نہیں بلکہ وہ جانی تیار ہے۔ جنوں کی یہ کیفیت کبھی کبھی قوی ہوتی ہے۔ دورہ کا وقفہ گزر جائے تو مریض کئی روز مہمانوں کی طرح زندگی گزارتا ہے۔ تاہم اس دوران کوئی معمولی سی بات اس کے جذبات کو ہلکا کر جا رہا ہے جسم کا جنون پیدا کر سکتی ہے۔ مریض کو دوسروں کے لئے ضرورساں ہونے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کر دیا جائے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ، سرخ زمرود، اور حجر القمر 2 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### فرسٹ بائٹ کا علاج:

یہ مرض عموماً سردیوں میں پہاڑی علاقہ میں ٹھنڈ میں گھونسنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی شدت کا انحصار تین باتوں پر ہوتا ہے۔

☆ سردی کی شدت یا گہرائی کتنی تھی۔

☆ جسم کا کوئی حصہ یا حصے کس قدر منجمد ہوتے ہیں۔

☆ مختلف حصہ یا حصے کتنا عرصہ سردی میں رہے ہیں۔

منجمد حصہ میں خون کا دوران ہمیشہ متاثر ہوتا ہے۔ اس بات کا خطرہ بھی ہوتا ہے کہ انسان خون کی فراہمی مستقل ہو جائے اور منجمد حصہ خشکی کے باعث خراب یا ضائع ہو جائے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو سرخ شعاعوں کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ سرخ لکڑی سے سرخ دھواگے، سرخ مرجان، فیروزہ اور کا پر کی انگوٹھی سے پوری کی جاسکتی ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## سوزاک کا علاج:

یہ اعضائے تناسل کی ایک خبیث بیماری ہے چنانچہ جنسی امراض کے جس گروپ میں یہ مرض شامل ہے، اسے مجموعی طور پر امراض خبیثہ کا نام دیا گیا ہے۔ انگریزی میں انہیں (Venereal Diseases) یا مختصراً VD کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے "زہریلی بیماریوں"۔ یونانی دیو مالامی زہرہ حسن و عشق کی دیوی کہلاتی ہے اور مرد یا عورت کے گناہ کے نتیجہ میں ہونے والی جنسی بیماریوں کو بھی زہرہ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ جب کوئی مرد کی عورت کے پاس جاتا ہے یا کوئی عورت کسی بدچلن مرد کے پاس جاتی ہے تو جنسی تعلق کے 2 تا 5 روز کے بعد پیشاب کی نالی میں پہلے جلن اور پھر درد شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرے روز نالی سے پیپ برسنے لگتی ہے۔ یہ پیپ اگر ہاتھ کے ذریعہ آنکھ کو لگ جائے تو اندھا پن بھی ہو سکتا ہے۔ بیماری پھیلنے پر جوڑوں میں درد، خضیوں میں سوزش اور اس کے بعد پیشاب میں رگڑا جاتی ہے۔ عورتوں میں بے اولادی کے علاوہ اندام نہانی کے منہ پر پھوڑا نکل آتا ہے۔ یا پھر دانی میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ طب قدیم میں اس بیماری کو خنڈی اور پیشاب آورادہ سے دور کیا جاتا تھا لیکن اب طب جدید میں ایسی ادویہ موجود ہیں جو تیزی سے سوزاک کے جراثیم کو ہلک کر کے صحت بخشتی ہیں۔ علاج کے ایک ہفتہ بعد پیشاب کا کیمیائی معائنہ کرایا جائے۔ اگر پیپ ہوتا نسخہ بدل کر پانچ روز تک استعمال کر لیا جائے۔ پیشاب صاف ہونے تک جماع سے مکمل پابندی کریں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 4 رتی اور جراثیم کش استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## کان کی تکلیف کا علاج:

کان کا تعلق حلق سے براہ راست ایک نالی کے ذریعہ موجود ہے اس لئے یہ نالی دانی بیمار یوں کے علاوہ گلے کی خرابی سے متاثر ہو جاتی ہے۔

کان میں میل یا پھنسی کان کے اندر غارِ گوش کا باعث بنتی ہے۔

کان میں درد بذات خود کوئی بیماری نہیں لیکن یہ دیگر بیماریوں کی علامت کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔

طویل عرصہ تک ذریعہ زمین، زیر آب اور فضائی سفر کے علاوہ کان کی پرانی سوزش اور دھوپ کی وجہ سے بہرہ کن ہو جاتا ہے۔

بناووں، کمزوری یا کریدنے اور سوزش یا پھنسی کی وجہ سے کان میں زخم ہو جاتا ہے۔ کانوں میں میل جم جانے، عفویات کے استعمال اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے کان میں شامشائیں محسوس ہوتی ہے۔

کان میں بھی ہوئی میل، پھنسیاں، سوزش، گرمی، سردی، ورم، کان میں کسی کیڑے یا دھوپ لگنے کا داخل ہونا اور کان پر چوٹ درود کی عام وجوہات ہیں نیز دانتوں کی تکلیف سے کان میں درد ہو جاتا ہے۔ کان میں سوزش اور زہر باد ہو تو یہاں سے جراثیم خون کے ذریعہ دماغ تک پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح کان سے بہنے والی پیپ، کان کی سوزش اور پھنسی بالواسطہ دماغ میں ہمارے اور موت کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لئے کان کی سوزش اور پھنسی کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 3 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## زمرد

(EMERALD)

زمرد گہرے سبز رنگ کا ایک بیش قیمت پتھر ہے۔ اس کو مختلف ممالک اور مختلف زبانوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

سنسکرت: مرکت یا شم گرہ

پنجابی: پتہ

عربی و مصری: حجر الیماء

انگریزی: EMERALD

ہندی: پنا

جبکہ اس کو سیاک، سمرالڈ اور نیلم کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ کئی لوگ زمرد اور زبرجد کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ درحقیقت زبرجد اور زمرد بہت سے پہلوؤں سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

زمرد کی پہچان:

زمرد کا رنگ ہمہ وقت ایک جیسا رہتا ہے اس کی پہچان کسی ماہر جوہری سے کرنی چاہیے جو اس کی پہچان اس کے خواص، وزن، اور انعکاس کی قوت سے کرے گا۔  
زمرد کئی رنگوں کا استخراج بھی رکھتا ہے رنگوں کے لحاظ سے اس کی تقسیم کچھ یوں کی جاتی ہے۔

زمرد زحابی:

اس میں شہرہ رنگ نمایاں ہوتا ہے اور عام طور پر کھیاں اس پتھر سے کٹتی ہیں۔

زمرد سیدی:  
اس میں انسان کو اپنی شکل نظر آتی ہے اور اپنی آنکھیں بند ہوئی محسوس ہوتی

اس کا رنگ گل ریحان کی مانند سبز ہوتا ہے۔

اسے زکاری بھی کہا جاتا ہے اس کا رنگ سبز مرج کی طرح ہوتا ہے۔

یہ کیراٹ کی رنگت کا حامل ہوتا ہے۔

اس میں سفید اور سبز رنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔

یہ زردی مائل سبز رنگ رکھتا ہے۔

یہ سیاہی مائل سبز رنگت کا زمرد ہوتا ہے۔

پاکستان کے جوہریوں کے نزدیک زمرد درجہ اول اقسام رکھتا ہے۔



☆ نیا

☆ بیالیکا

☆ جہاجی

یہ تقریباً آٹھ درجے تک کا سخت پتھر ہوتا ہے یہ پتھر کیم کو کائے کی صلاحیت رکھتا ہے۔  
اگر زمر کو رگڑا جائے تو تھوڑی سی برقی قوت بھی پیدا ہوتی ہے۔

زمر کی اقسام:

☆ پرم پوچی (پرانا)

☆ پوڑی پوچی (نیا زمر)

☆ دیدہ ریم اسٹیا

☆ پونی کیم دیدہ ریم

☆ کرنول دیدہ ریم

☆ آکئی قل

☆ مردارید

☆ آئی موتو

☆ گو ماسو

☆ چیلہ

☆ آسنار

☆ کریال

☆ گوائی کریال

☆ کبراب کریال

☆ ہامی

☆ سچلم (مرجان) تیل لی

☆ کچھ

☆ کالی کپہ

☆ زری کپہ

☆ نیلی

☆ پوچی مرکتم (زبرد)، کانا پاک، نیر پاک

☆ افغانستان

☆ بسنیا (پٹی ترشی) لا جورد

☆ فیروزہ

شکرا شریف نامی پتھر بیت المقدس میں پایا جاتا ہے جس کا وزن تین من تک ہوتا ہے  
غیر رنگ کا یہ پتھر ہوا میں معلق نظر آتا ہے۔ قدحاری سنگ مقصود سے تسبیح کے دانے بنائے  
جاتے ہیں۔

زمر کی خصوصیات

☆ زمر کو چھیننا یا استعمال کرنا تقویتِ معدہ کا باعث ہوتا ہے۔

☆ زمر کے استعمال سے نبض ہموار اور درست رہتی ہے۔

☆ زمر دوج، دل، دماغ کے لئے بھی باعث تقویت ہوتا ہے۔

☆ زمر ذہر اور ڈنک کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے اور کئی بیماریوں مثلاً تشنج، پتھری،  
لہری ہجر کے لئے مفید ہوتا ہے۔

☆ زمر کو کاشتہ زہر خورانی کے اثرات کو زائل کرتا ہے اور تاسور پہ ملنے سے آرام حاصل ہوتا

ہے۔

☆ زمو کی موجودگی سے دشمن خائف ہو جاتا ہے۔

☆ جب زہر آلود کھانے کو زمر دوالے ہاتھ سے چھوا جائے تو زمر دیا پانی کے قطرے آ جاتے ہیں۔

☆ اگر زمر بطور لاکٹ حاملہ خاتون کو پہنایا جائے تو اسے وضع حمل کے دوران تکلیف نہیں ہوتی۔

☆ زمر کو پاکدامنی اور عفت و عصمت کی علامت سمجھا جاتا ہے اور جس کے ہاتھ میں یہ نگینہ چور چور ہو جائے وہ یا تو اپنی عصمت اٹا چکا ہوتا ہے یا اس پر کوئی مصیبت آنے والی ہوتی ہے۔

☆ اگر زمر کو کسی دوشیزہ کے پاس ہو تو اسے حقیقی خلوص و چاہت میسر آئے گی۔ اگر شوہر اپنے تو اسے بیوی کی گرم جوش محبت ملے گی اگر اس کی چمک ماند پڑ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فریق ثانی نے سرد مہری اور بے اتفاقی کا رویہ اختیار کر لیا ہے۔

☆ روایات کے مطابق جب زمر، آسیب و بیماریوں کو روکنے میں ناکام ہوتا ہے تو اس پر لرزش طاری ہو جاتی ہے۔

☆ زمر و ان افراد کے لئے بہت ہی مبارک ہے جو مرغ اور یورینس سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆ زمر کی موجودگی میں انسان تنگدستی کا شکار نہیں ہوتا۔

☆ زمر کو موت میں رکھنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

☆ اگر زمر لاکٹ کی طرح گلے کی زینت بنایا جائے تو جادو کی اثرات بے اثر ہو جاتے ہیں۔

☆ زمر کو دیکھنے سے آنکھوں میں طراوت آتی ہے اور بصارت تیز ہو جاتی ہے۔

☆ زمر نگینہ کے پہننے والے میں سخاوت کی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

☆ زمر و امراض قلب کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ صحت مصیبت یا حادثے سے قبل زمر رکھنے سے نکلے ہو جاتا ہے۔

☆ اگر زمر دے مکمل طور پر فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو تو جب قمر برج میزان میں داخل ہو جائے تو اس چتر کو سونے کی انگلی میں جڑوا کر پہنا جائے۔ اس سے انسان طاعون جیسے مہلک مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ اسی طرح جب شمس برج میزان میں داخل ہو جائے تو سونے اور چاندی کی آمیزش سے انگلی تیار کرائی جائے اور اس میں زمر دنگو الیا جائے تو انسان کو تمام عمر عزت اور وقار حاصل رہتا ہے۔

☆ زمر کی برقی قوت:

☆ طاقت اللہ کا اس میں قلیل المقدار ہے لیکن اس کے گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے جو چند گھنٹے رہتی ہے۔

☆ زمر دے کیمیائی مرکبات:

نام عنصر	مقدار	نام عنصر	مقدار
سیلیکا	0.68	الومینیا	15.75
گلو سیان	21.5	چونا	25 حصہ
آکسید آہن	0.1	سودا امینیشیا	2.6

☆ یہ قابل گدافت ہے۔ اور آگ کے سامنے زرد رنگ کا ہو کر پگھل جاتا ہے۔ اس کی خوشبو زمر آکسید کروم کے باعث ہے۔

☆ زمر دے نقائص:

☆ دیگر جواہرات کی طرح زمر کو بھی عیوب اور نقائص سے پاک ہونا چاہیے۔ کیونکہ مہربان جواہر سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا زمر د میں درجہ ذیل نقائص زمر د کی افادیت ختم کر دیتے ہیں۔

☆ داغ ہو جے اور شکاف والا زمر دنا مناسب ہوتا ہے۔

☆ نشان والا زمر د بھی بیکار ہے۔

☆ جس زمرہ میں کلیں یا دھاریاں ہوں اسے بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

☆ اگر زمرہ میں گھٹا یا بادل سا نظر آئے تو اسے بھی ٹیب دار گنا جاتا ہے۔

☆ اگر زمرہ کا بچھا یعنی آبدار نہ ہو تو بھی بہتر نہیں ہوتا۔

☆ اس میں فطری طور پر موجود نقائص ہوں تو یہ بھی اس کی قدر و قیمت کم کر دیتے ہیں۔

☆ اگر زمرہ کے اوپر داغ و جیوں کا چال بنا ہو تو اس ڈاکٹا کہتے ہیں اور یہ بھی اچھا زمرہ نہیں ہوتا۔

### زمرہ کے طبی افعال:

یونانی اور ایرانی حکیم زمرہ کے مندرجہ ذیل طبی خواص بیان کرتے ہیں کہ جو شخص زمرہ پینے یا بطور دوا استعمال کرے تو یہ اس کے معدے کو استقلال دیتا ہے۔

☆ زمرہ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔

☆ زمرہ درجہ حرارت کو تھوکت دیتا ہے۔

☆ زمرہ دل و مغز اور معدہ کیلئے مقوی ہے۔

☆ زمرہ جیہذام، الجذام، خون، زہر، ذک، بے حد پیاس، بول، دل، چربی اور سرما

کیلئے تریاق ہے۔

☆ اگر کسی مریض کو جو زہر کھانے یا کسی زہر تلے کیڑے کے کاٹنے کے باعث تکلف

ہو رہی ہو تو زہر بدن میں سرایت کرنے سے پیشتر بقدر آٹھ دانہ گندم دیا جائے تو زہر کے اثرات

کرتا ہے۔ اور زمرہ پیاس ہو۔

☆ زمرہ کا کثرت یا سوریہ ملنے سے شفا ہوتی ہے۔

☆ زمرہ میں برودت اور بے ست و دہدہ دم کی ہے۔

☆ زمرہ افعال معدے کیلئے مفید ہے۔

☆ زمرہ نبض کی حرکت کو اعتدال پر لاتا ہے۔

☆ زمرہ دل و معدہ پر بھر اور ہائی بلڈ پر بھر دونوں میں مفید ہے۔

☆ زمرہ دل و داغ اور معدے و دیگر کے افعال کو درست کرتا ہے اور قوت دیتا ہے۔

☆ زمرہ جیہذام، زہر پیاس اور چربی کیلئے تریاق ہے۔

☆ زمرہ زہر تلے جانوروں کے ذک سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ زمرہ حرارت بدن بڑھاتا ہے۔

☆ زمرہ مریگی اور امراض رحم کیلئے شفا ہے۔

☆ زمرہ دوسرے درد گے لئے ہے خاص طور پر سر پہ باندھنے سے عموماً آفاقہ ہو جاتا

ہے۔

☆ زمرہ زہر پیاس (شوگر) والوں کیلئے مفید ہے۔

☆ زمرہ دماغ کو قوت دیتا ہے۔

☆ زمرہ پیشاب کی زیادتی کو کم کر دیتا ہے۔

☆ زمرہ وضع حمل میں آسانی کیلئے راتوں پہ باندھا جانا نہایت مفید ہے۔

### زمرہ کے کسری خواص:

جب آفاقہ بے مزاج میں ہو تو ایک احتمال یعنی سارا حے چار ماہہ وزنی زمرہ

سولے یا چاندی کی انگشتی میں جو اس کے وزن کے مطابق ہو پڑا کر انگلی میں پھنسیں تو دھندوں

کے دلوں میں رعب پیدا ہو جائے گا اور ذی مزاج مری ہوگی۔



☆ اگر کوئی زمر دہینے والے کو کھانے میں زہر ملا دے تو فوراً خراب ہو جائے گا۔ کیونکہ جس وقت زہر داکھانے کو چھوایا جائے تو پتھر پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔

☆ زمرہ کی خوراک زہر دور کرنے کیلئے بارہ جو اور اجڑائے خون بند کرنے کیلئے چارہ ہیں۔

زمانہ قدیم میں اسے مشتری کا جوہر مانا جاتا تھا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ فصاحت، طاقت اور پیش بینی کی قوت دینے والا ہے۔ یہ عفت اور عصمت کا نشان سمجھا جاتا ہے اگر اسے پینے والا پاکدامنی کو ہاتھ سے کھو دے تو اس کا زمرہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

آجکل بھی زمرہ کا جزاؤ زبور سے گر جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا چنانچہ جب جارجیم کے سر پر تاج رکھا گیا تو تاج سے بڑا زمرہ گر پڑا جس سے بعض نتیجہ نکالے ہیں کہ اس شخص شہنشاہ کے باعث امریکہ شاہ جارج کے ہاتھوں سے جاتا رہا۔ بعض حکماء کی رائے ہے کہ اگر زمرہ کی بیماری یا جن یا بھوت کو دور نہ کر سکے تو یہ کہتا ہے۔ اسی قسم کی اور کہادیں بھی بہت مشہور ہیں۔

نئے نظریہ کے مطابق بزرگ کا پتھر بہتر ہوتا ہے۔ یہ بصارت کو قوت دیتا ہے اگر عورت پینے تو اس کو حقیقی محبت ملتی ہے۔ اگر مرد پینے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ اگر محبت و محبوب زمرہ کا تبادلہ آپس میں کر کے پہن لیں تو جب ان کی محبت میں سرد مہری آئے گی تو زمرہ کا رنگ چمکداری نہیں رہے گا اور ماند پڑ جائیگا۔ ثور، سرطان اور حوت والے اسے پسینے تو مندہجہ برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

جو شخص اسے پینے اسے عقلی معاش کی شکایت نہ رہے گی۔ معدہ اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب قمر برج میزان میں ہو تو سونے کی انگلی میں زمرہ لگوا دیا جائے تو پینے والا طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح اگر نصف چاندی اور نصف سونا ملا کر جب آفتاب برج میزان میں ہو بنائے اور ایک تہائی زمرہ اس میں نصب کر لے تو اس انگلی میں استعمال لوگوں کی نظر میں عزت بنا دے گا۔ زمرہ منہ میں رکھیں تو دانتوں کو تقویت دیتا ہے۔ نگلے میں ڈالیں تو جادو کے اثر کو دور کرتا

ہے۔ حاملہ کی ران پر باندھیں تو عسرت و لادیت کو مفید ہے۔ یہ زہر جید خاندان کا سب سے قیمتی پتھر ہے، ہمیشہ ہر رنگ میں ملتا ہے اور شاذ و نادر ہی بالکل شفاف پایا جاتا ہے، اس صورت میں اس کی قیمت لاکھوں روپے فی قیراط تک چلی جاتی ہے، اس میں جھانکیاں، اہر اور شکاف عام طور پر ملتا ہے۔

پانچ یا چھ قیراط کا پتھر اسے ہی سونے یا چاندی کی انگلی میں بڑا کر پینے سے شہنشاہ اور حاکموں کے دل میں رعب پڑتا ہے اور وہ دشمنی سے باز آ جاتے ہیں،

☆ زمرہ دے دی مرادیں عموماً پوری ہوتی ہیں۔

☆ زمرہ غم و غصہ میں شکستگی اور زندہ ولی پیدا کرتا ہے۔

☆ زمرہ کے پینے والے کو حقیقی محبت ملتی ہے،

☆ زمرہ پینے والے کے ہاتھ میں زہر یا کھانا آ جائے تو پتھر سے پر پسینہ نمودار ہو جاتا ہے۔

☆ زمرہ کا پینے والا اگر پاکدامنی سے ہاتھ دھو بیٹھے تو پتھر دگرے ہو جاتا ہے، یا اس میں شکاف پڑ جاتا ہے۔

☆ اگر زمرہ جادو، بیماری، سائے یا نظر بد کو دور نہ کر سکے تو انگلی میں کاٹنے لگتا ہے یا گر جاتا ہے۔

☆ زمرہ کا زہرات سے نکل کر گر جانا یا گم ہو جانا ہمیشہ بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے، ایسی صورت میں کثرت سے صدقہ، خیرات اور استغفار کا ورد اور دعائی ان مصیبتوں کو حل کرتی ہے۔

☆ شادی یا شادی کی سالگرہ پر اس کا تحفہ دینا پاکدامن اور حقیقی محبت سے آشنا کرتا ہے مگر خیال رہے میاں بیوی کبھی ایک دوسرے کی زمرہ والی انگلی تہی نہ کریں، ورنہ محبت میں رکاوٹ اور خرابی کے شواہد ملے ہیں۔ ثور، سرطان اور حوت والے افراد اس کو پہن کر فائدہ پاتے

ہیں۔

☆ تنگی معاش والے بھی زمرہ سے فائدہ پاتے ہیں، یہ جادو کا تو ذکر کرنے والا تجربی کہلاتا ہے۔

زمرہ سے علاج:

جگر کی تخی کا علاج:

جسم انسانی کا سب سے بڑا عضو جگر ہے جس کا وزن ڈیڑھ کلو کے قریب ہوتا ہے۔ یہ پیٹ کے دائیں طرف پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔ اگر یہ پھیلا ہوا ہو تو معائنہ کے دوران محسوس نہیں ہوتا۔ اس کی کارگزاری اتنی جامع اور پیچیدہ ہے کہ اس کا چند صفحات میں احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے اکثر و بیشتر افعال اس کے زیر اثر انجام پاتے ہیں بلکہ بعض اطباء کا خیال ہے کہ جگر کے بارے میں ہمارا علم ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے یہ صلاحیت حاصل ہے کہ خرابی کے بعد اپنی مرمت خود کر سکتا ہے۔ اس لئے عام حالات میں جگر خراب نہیں ہوتا اور اگر خراب ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ صورت حال بے حد خراب ہے۔ جگر میں صفر پیدا ہوتا ہے۔ یہ مادہ پتہ میں جمع رہتا ہے۔ خوراک بالخصوص چکنائیوں کو ہضم کرنے کے لئے صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مرض میں جگر سخت ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نارمل غلیات کی جگہ سخت اور ریشہ دار بافتیں لے لیتی ہیں۔ جگر میں تخی کے ساتھ ساتھ اس میں پانی بھی پڑ جاتا ہے اور یہ پیٹ کے ایک بڑے حصے میں پھیل جاتا ہے۔ یہ بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ دیگر بیماریوں کی علامت ہے اس لئے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ اصل سبب کو تلاش کر کے اسے دور کیا جائے تاہم غذا میں چکنائیوں سے پرہیز ضروری ہے کیونکہ صفراء کی کارکردگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ جگر کی خرابیاں غذائی قلت، کثرت شراب نوشی اور وٹامن بی ون کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جب پیٹ پھول جاتا ہے تو بھوک متاثر ہوتی ہے اور انسان مزید کمزور ہو جاتا ہے۔ جب

جسم سے پانی کا اخراج ہوتا ہے تو اس میں نمکیات اور لمبیات کی وجہ سے خون کی کمی اور کمزوری لاحق ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرہ اور زرد نیلم 5 رقی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں جراثیم 3 رقی انسانی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ہیضہ کا علاج:

ہیضہ بنیادی طور پر آفتوں کی سوزش ہے جس کا سبب ایک نامی جراثیم ہے تاہم سوزش پیدا کرنے والے اکثر جراثیم بھی یہی مرض پیدا کر سکتے ہیں۔ غذا کا زہر یا پانی بھی ہیضہ کی ایک وجہ قرار دی جاسکتی ہے۔ کھیاں سڑاؤ والی اشیاء کو پسند کرتی ہیں۔ خلالت کے ڈھیروں سے مختلف قسم کے جراثیم ان کے پیروں اور پروں سے چٹ جاتے ہیں۔ وہاں سے جب یہ اشیائے خوردنی پر پڑتی ہیں تو اسے جراثیم سے آلودہ کر دیتی ہیں۔ اور غذا جب کوئی صحت مند انسان کھاتا ہے تو جراثیم اس کے جسم میں جا کر بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ گندہ پانی بھی جراثیم کی آماجگاہ ہوتا ہے چنانچہ گندہ پانی پینے سے بھی ہیضہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ بیماری کھینوں کی نسبت گندے پانی سے زیادہ کھلتی ہے اور وہ پانی فضل اختیار کر لیتی ہے۔ ہیضہ سے فقط مقدم کے لئے ضروری ہے کہ پانی ابال کر پیا جائے اور کھانے کی جس شے پر کھیاں پڑتی ہوں، اس کھانے سے احتراز کیا جائے نیز خالی پیٹ گھر سے باہر نہ نکلیں اور کھانے کے ہمراہ پیاز، سرکہ اور لیموں خوب استعمال کریں۔ اس مرض میں جراثیم آلودہ پانی یا کھانا استعمال کرنے کے ایک سے دو روز کے اندر مریض کو تھک اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ تھک اور اسہال کا رنگ چاولوں کی پیچ کی مانند دھوا ہوتا ہے۔ تھک اور اسہال سے جسم کا پانی اور نمکیات ختم ہو جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر کم ہونے سے شخص سے سینے آتے ہیں اور خون کا ٹھسا ہو جاتا ہے نیز نبض انتہائی سست اور پشوں میں رد کی شکایت ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرہ دھرتی استعمال کریں نیز زردا اور زردا دھرتی استعمال کریں۔  
منہج پائن کا علاج:

اس مرض میں سر سے ہال کم ہو جاتا ہے اور یا مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے متعدد اسباب ہیں مثلاً:

☆ قلم و قلم

☆ ناقص خوراک

☆ ماحولیاتی آلودگی

☆ بڑا صاپا

☆ موز و میٹ

☆ کسی خطرناک مرض میں آنا

چونکہ بعض اوقات ان اسباب میں سے کوئی نہ ہونے کے باوجود بھی انسان کے لیے  
کاٹکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کے واضح اسباب کے بارے میں کوئی نہیں کہا جاسکتا۔ اس  
کا کوئی علاج بھی دریافت نہیں کیا جاسکا۔ کسی قسم کا ہیرو یا تک یا علاج ہالوں کو لازماً نقصان  
میں معاون ثابت نہیں ہو سکتا۔

خواہ چھروں ہی سے کیوں نہ ہوتا ہم چھروں میں کافی حد تک ممد و معاون ثابت  
ضرور ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرہ ہالوں کی جڑوں کو تقویت دیتا ہے۔ زردا دھرتی (نچ)  
اور زمرہ کا مشترکہ دھرتی استعمال مفید ہے۔ انٹا رائٹ قائم ہوگا۔

دماغی امراض کا علاج:

بعض اوقات یہ دماغ کے وقت کسی بچے کے دماغ کی نشو و نما مکمل نہیں ہوتی۔ یہ

بہت سببوں سے ہوتا ہے۔ اس جسم کے اکثر بچے شیر خوار ہی مر جاتے ہیں اور  
بچے ہو جاتے تو پاکی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے پھر لے اور کھانے پینے کے بھی قابل نہیں  
ہوتے۔ اس لیے ان کا علاج بھی رائج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ماحول کے نامساعدات  
اس بچہ کو دماغی امراض کی طرف لے جاتے ہیں۔ حد سے زیادہ بھتی مگر دماغی اور بھائی بھائیوں  
کے درمیان عدم مساوات سے جذباتی تعیش پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس مرحلہ پر بچے کا علاج نہ کیا  
جائے تو وہ مختلف دماغی امراض کا شکار ہو سکتا ہے۔ مگر بچے پر بچے ہیں، مالی بحران کا دھاری  
مرات غمی نا کامیاں، بے روزگاری، کسی محبوب شخصیت کی موت کسی بھی جذباتی تعیش کو  
دماغی بیماریوں کا شکار کر سکتی ہے۔ دماغی شریانوں کی خرابی، پائے بخار، زہریلوں، شہادت، سرگی  
پیش حمل اور گیس کی بیماریاں، خون میں یورک ایسڈ کی کثرت، خون کی کمی اور جسمانی  
کمزوری بھی دماغی امراض کا قائل غیر ثابت ہوتی ہیں۔ دماغی امراض میں کمزوری اور خون  
نہاں ہیں۔ حالانکہ دماغ میں انسان ایک ہی خیال پائے کی طرف توجہ مرکوز رکھتا ہے اور اسے  
انسانی دماغی پاکی پر دھکیں ہوتی ہیں کہ موثر انداز میں انسان اپنے تصورات ہی میں یوں گمن  
ہوتے ہیں کہ وہ انہیں بھی حقیقت سمجھنے لگتا ہے اور اس کی شخصیت وہ حصول میں رہ جاتی ہے۔  
دماغی بیماریوں میں مریض پریشان اور افسانہ رہتے ہیں۔ نیز انہیں عجیب و غریب خواب آتے ہیں اور  
تھیں لگ کر رہتی ہیں کہ مریض خیالی ہوتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرہ دھرتی استعمال کریں۔ زردا دھرتی استعمال کریں۔ شدہ یہ بیماری  
کی صورت میں مریض مریض کا استعمال مفید رہتا ہے۔ انٹا رائٹ قائم ہوگا۔

دماغی رسولیوں کا علاج:

دماغ کسی کسی حصے میں بے متعدد ماحول رسولی لگاتا ہے۔ رسولی اپنے ارد گرد کی باتوں  
پر غور کی بجائے ضرورت کے خلاف بے حسی رہتی ہے۔ یہ غیبیوں کی طرح جسم سے تقدیریت حاصل



کرتی ہیں لیکن جسم کے لئے فائدے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں

☆ خبیث رسولیاں

ان دونوں کا فرق ذیل میں واضح کیا گیا ہے۔

☆ معصوم رسولی کی شکل اس جگہ کی پافتوں سے ملتی جلتی ہے جب کہ خبیث رسولیاں اپنے نکلنے کی جگہ کی پافتوں اور خلیات سے مختلف ہوتی ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں جب کہ خبیث رسولیاں جلدی جلدی بڑھتی ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں ایک مقام پر جا کر بڑھنا بند کر دیتی ہیں جب کہ خبیث رسولیاں بڑھتے بڑھتے مہلک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں ایک بار آپریشن سے دوبارہ نہیں ہوتیں جب کہ خبیث رسولیاں بار بار ہو جاتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرہ 7 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بہرے پن کا علاج:

ہوائی سفر، زیر آب سفر، سرنگوں اور کانوں میں عرصہ دراز تک رہنے سے کان کا بہرہ دباؤ میں آ کر پھٹ جاتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ کان کے اندر کی نالیاں تنگ ہو کر بہرہ پنا کا باعث بنتی ہیں۔ چوٹ، خون کی نالیوں کی موٹائی، مساموں کی بندش، ورم، کان کی پرانی سوزش اور کان کے اندر زائد گوشت کی پیدائش سے راستہ کا بند ہو جاتا اس کے عام اسباب ہیں۔ اگر بہر پن کسی چوٹ یا پردہ پھٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہو تو اس کا علاج ادویات سے کرنا

ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے لئے آپریشن بہترین حل ہے۔ اس کا اصول علاج یہ ہے کہ اسباب مرض کازالہ کر دیں نیز زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی ہوا اور زیر زمین سفر سے پرہیز کریں۔ بعض لوگ پیدائشی بہرے پن کا شکار ہوتے ہیں جب کہ دوسرے مندرجہ بالا اسباب کی بنا پر بہرے پن میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بہرہ پن دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ عارضی اور مستقل تا ہم مکمل بہرہ پن بہت کم پایا جاتا ہے۔ جزوی بہرہ پن کی صورت میں آکسمت استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مر جان 9 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں 9 رتی زمرہ اضافی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

شریانوں کی سوزش کا علاج:

یہ خون کی شریانوں کی چھوٹی دیواروں کی جلن ہوتی ہے۔ یہ شریانوں کے اندر خرابی کی علت و ریخت سے پیدا ہوتی ہے جس سے خون ٹانگوں میں جمع ہو کر شدید درد کا باعث بنتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مر جان اور زمرہ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## ایسے تھمت

(AMETHYST)

یہ درقوائی رنگ کا حقیقت ہوتا ہے جسے ٹھیکہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ کچھ قدر نازک اور  
تھمت بلغم سے جڑاتے ہیں۔ اور بعض اوقات رنگ مرہ کہتے ہیں۔  
درقوائی اور نیلے رنگ کے بالقریب پتھر زہرات کی خوبصورتی جو اس کے  
استعمال کے جانتے ہیں۔ خیال ہے کہ جو ہر سے مائل مشک ہوتا ہے۔ پتھر کی رنگ کا یہ پتھر  
کافی عمدہ ہوتا ہے۔ درج محل دلوں کے لئے یہ ایک موزوں پتھر ہے۔ اس پتھر کا خوبصورت  
مشتری سے ہوتا ہے۔ یہ پتھر جس ملک میں دریافت ہوتا ہے بلایا جاتا ہے اس ملک میں ایک  
نام اختیار کر لیتا ہے۔ انگریزی میں اس پتھر کا نام ایسے تھمت ہے اور عربی زبان میں اسے  
کہا جاتا ہے لیکن یہ انگریزی نام سے ہی مشہور ہے اور اکثر سماک میں ایسے تھمت کے نام  
سے پکارا جاتا ہے۔

## ایسے تھمت کی قسم:

اس پتھر کی تین اقسام بے حد مشہور ہیں۔

## سیلونی ایسے تھمت:

سیلونی یعنی سری لنکا میں دریافت ہونے والے پتھر کو سیلونی ایسے تھمت کہا جاتا ہے۔

## انڈین ایسے تھمت:

ہندوستان میں پائے جانے والے اس پتھر کو انڈین ایسے تھمت کہا جاتا ہے۔

## سائبیرین ایسے تھمت:

جراہے تھمت سائبیریا میں پایا جاتا ہے اسے سائبیرین ایسے تھمت کہا جاتا ہے۔

## ایسے تھمت کی تاریخی اہمیت:

ایسے تھمت اس لحاظ سے انتہائی تاریخی حیثیت کا حامل ہے کہ اس کا تھمت قدیم  
دوران تک اس سے بے حد قدرت اور مانگ میں اس پتھر کا ذکر کیا گیا ہے۔  
ایسے تھمت کو قدیم زمانے سے ہی مذہبی حیثیت حاصل رہی ہے۔ کئی ادوار میں پایا  
جاتا ہے اور مذہب و رسوم میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اس پتھر سے تھمت مقامات اور دیوتاؤں کے  
تھمت کی زیورات کا کام لیا جاتا تھا۔

یہ تھمت کے سب سے بڑے تھمت دیوتا کا یہاں ایسے تھمت پتھر کا تھا۔ جس میں  
سب سے زیادہ دیوتاؤں کے اس پتھر سے لکڑ کر دیوتاؤں اور مائیں تھمت میں ہوتا ہے۔

قدیموں اور عیسائیوں کے دیوتاؤں سے بھی اس پتھر کا تھمت تھمت سے ہوتا  
ہے۔

## ایسے تھمت کی ماریت:

یہ مشہور تھمت پتھر ہے اس کا تھمت حقیقت کی ایک قسم سے ہے یہ پتھر سونے کے زہرات  
نہایت زیادہ ہوتا ہے۔

## ایسے تھمت کا رنگ:

عام طور پر ایسے تھمت سرخ، نیلے اور درقوائی رنگت کا ہوتا ہے۔ درقوائی رنگ کا  
تھمت یہاں ایسے تھمت ہوتا ہے۔

## ایسے تھمت کے طبی افعال:

نہایت زیادہ ہوتا ہے۔

سرخ ایسے تھمت نیند کی زیادتی کو کنٹرول کرتا ہے اور سستی و کالی دور کرتا ہے۔

### حیات انسانی:

سرخ رنگ کا ایسے حصہ بھوک کی کمی کو دور کرتا ہے، زندگی میں اضافہ کرتا ہے۔

### اُم الصبیان:

بچوں کے امراض کیلئے ایسے حصہ شافی دوا کا بت ہوتا ہے۔

### اعطش:

ایسے حصہ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے اور تسکین دیتا ہے۔

### واقع شمار:

اس پتھر کا استعمال ذہن پر چھائے شمار کو دور کرتا ہے اور شراب کا نشہ ازل کرتا ہے۔

### پولیو:

ایسے حصہ بچوں کو پولیو سے محفوظ رکھتا ہے، جسم میں فاسفورس اور کیمشیم کی کمی کرتا ہے اور ہڈیوں کو طاقت دے کر مضبوط بناتا ہے، ہڈیوں کو بھر بھرا ہونے سے پہچانتا ہے، مرض کا تدارک کرتا ہے۔

### امراض نسوان:

ایسے حصہ خواتین کے امراض التهاب رحم، التهاب نصیبہ الرحم اور التهاب مثانہ وغیرہ میں مفید ہے۔

### برتھ اسٹون:

علم ایچ ایم کی رو سے ایسے حصہ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے جو برج حوت کا مکرر سیارہ ہے، چنانچہ یہ قوس اور حوتی افراد کا موافق پتھر ہے اور ان لوگوں کو اس آتا ہے جس نے لڑکپن میں سیارہ مشتری کو زور دیا جن کا کنگی نمبر 3 ہو ان کے علاوہ یہ ماہ فروری میں پیدا ہوا۔

بڑے بڑے افراد کا برتھ اسٹون ہے۔

ایسے حصہ کے مثبت اثرات:

### اعلیٰ مرتبہ:

ایسے حصہ کا استعمال انسان کو مستقبل میں اعلیٰ مرتبہ و عہدہ عطا کرتا ہے۔

### ادراک اور شعور:

ایسے حصہ انسانی شعور میں پوشیدہ تصورات اور خیالات کو پاکیزہ بناتا ہے۔

### نئی زندگی:

ایسے حصہ کے اثرات سے جسم انسانی میں نئی زندگی اور نئی توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔

### برقی شعاعیں:

ایسے حصہ سے برقی شعاعیں (Electro Magnatic) خارج ہو کر انسان کے جسمانی اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہیں اور اس کے شعور اور ادراک کو بیدار کرتی ہیں۔

### قوت حیات:

ایسے حصہ کے اثرات انسان میں یوگا والی قوت حیات کو بیدار کرنے والی ایٹمی توانائی پیدا کرتے ہیں۔

### عرفان ذات:

ایسے حصہ کا انسانی ذہن پر گہرا اثر ہوتا ہے، یہ انسان میں ذاتی عرفان (خود بینی کی قوت) پیدا کرتا ہے۔

### الاشعوری باتیں:

ایسے حصہ انسان کو الاشعور میں پوشیدہ اور بھری ہوئی باتوں کا فوراً شعور پہنچاتا ہے۔



برقی کشش:

ایسے تھٹھ انسانی جسم میں موجود برقی لہروں کے ذریعے امصابی ریشوں میں ارتعاش پیدا کرتا ہے اس لئے حواس کی مشق کرنے والے افراد اس پتھر کو لازمی استعمال کرتے ہیں، یہ ریزنگ کی ہڈی کو مضبوط کرتا ہے۔  
ایسے تھٹھ کے دستیابی مقامات:

ایسے تھٹھ روس، افریقہ، سری لنکا اور چین میں پایا جاتا ہے، جہاں اس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں لیکن یہ سری لنکا، ماساچوسٹس اور ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے۔  
ایسے تھٹھ سے علاج:  
موہی بخار کا علاج:

آنکھوں اور ناک سے پانی اور سوزش کے ساتھ یہ بخار ہوتا ہے۔ یہ معمولی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے اور خاص نوعیت کا بھی، اس سے نیند اور وزن میں کافی کمی ہو جاتی ہے۔ یہ گرمیوں کے اختتام میں اور اوقات موسم بہار میں رونما ہوتا ہے۔ اسے گلابی بخار بھی کہتے ہیں۔  
اس کا علاج یہ ہے کہ ایسے تھٹھ 5 رقی استعمال کریں۔ انشا، اللہ فائدہ ہوگا۔  
سوئے میں پیشاب نکلنے کا علاج:

نیند کے دوران بستر میں پیشاب کرنے کے مرض کو بول فی الفراش کہا جاتا ہے۔ بچوں میں اس مرض کا زیادہ عمل ہوتا ہے۔ یہ اکثر محبت کی کمی کا شکار بچوں کو لاشعوری طور پر ریش کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کا مستقل علاج یہ ہے کہ بچے اور والدین کے باہمی تعلقات کو بہتر بنایا جائے۔ بڑوں میں اس مرض کی وجہ مٹانے کی تکلیف یا انتقام اعصاب کے اس حصہ کی خرابی ہوتی ہے جو کہ مٹانے کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسے تھٹھ 3 رقی استعمال کریں۔ انشا، اللہ فائدہ ہوگا۔

لا جورود

(LAPIS LAZULI)

اسے انگریزی میں Lapis Lazuli، سنسکرت میں راجہ ورت کہا جاتا ہے۔ اسے راجن بھی کہا جاتا ہے۔

اس پتھر پر سفید اور سنہری دھبے ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ زردی مائل اور نیلگوں آسمانی ہوتا ہے۔ یہ بے ذائقہ اور گرم خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ حدت سے اس کی رنگت زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اسے گرم کیا جائے تو نہایت خوبصورت ہنر رنگ نکلتا ہے۔

لا جورود سے بہت سی اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ کبھی یہ درجہ سوئم کے پتھروں میں شمار ہوتا تھا مگر اس کی پیداوار میں کمی اور مانگ میں زبردست اضافے کے بعد یہ درجہ دوم کے پتھروں میں شمار ہونے لگا ہے۔ لا جورود Lazurite اور Lapis ایک ہی خاندان کے دو مختلف پتھر ہیں۔ دونوں ایک ہی نام سے فروخت ہوتے ہیں۔ دونوں میں معمولی سا فرق ہے یہ ایک کم قیمت پتھر (Semi precious) ہے مگر افادیت کے لحاظ سے کئی بڑے پتھروں سے زیادہ مانگ رکھتا ہے۔

لا جورود کی خصوصیات:

- ☆ لا جورود کا سرمہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہوتا ہے۔
- ☆ لا جورود کے سٹوف کو چھڑکنے سے زخم بھر جاتے ہیں۔
- ☆ لا جورود کی انگشتری انسان کو خائف نہیں ہونے دیتی۔
- ☆ انسان کو لا جورود سے تقویت حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ لا جورود جلی طور پر حاملہ خواتین کیلئے مفید ہے۔

☆ لا جو روتا ہے اور کوئلے کی گیس سے تشکیل پذیر ہوتا ہے۔

☆ لا جو رو نیلم سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ لا جو رو مالٹو لیا، درد گردہ اور وحشت سے بچاتا ہے۔

☆ لا جو رو سے انسان کی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ لا جو رو کی موجودگی سے بے خوابی کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

☆ لا جو رو پاس ہو تو جادو کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

☆ لا جو رو کا سرمہ پلکوں کو قائم رکھتا ہے۔

☆ لا جو رو کی مالائیں بنائی جاتی ہیں اور زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ قدیم دور میں لا جو رو مہلات میں بھی سجاوٹ کیلئے نصب کرایا جاتا تھا۔

☆ لا جو رو کے استعمال سے مسے اور برص کے داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

لا جو رو کے سحری خواص:

اکثر قدیم روایتوں میں مرقوم ہے کہ انجیل اور دیگر آسمانی کتابوں میں جس نیلم کا ذکر کیا گیا ہے وہ لا جو رو تھا تقریباً تمام دنیا کے روحانی شفا گر روایت پسند افراد لا جو رو ضرور پینے نے یہ دونوں پتھر عظیم تر روحانی قوت کے بہاؤ کو انسان کے تابع کر دیتے ہیں اور کائناتی توانائی کو اپنی مرضی کے موافق شفا بخشی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بدھ مت، الاما، بھکشو، قدیم مصری، قدیم چین بھی اس کو متحرک اور روحانی طاقتوں کا خزانہ مانتے تھے۔ پتھر تھراپی میں اسے تیسری آنکھ اور کراؤن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ خوف و ہراس ڈپریشن اور فکروں سے نجات دیتا ہے اور دل میں اطمینان اور سکون پیدا کرتا ہے۔ خواب میں ڈرنے والے بچوں کے گلے میں لٹکانے سے خوف دور ہو جاتا ہے اور برے اور ڈراؤنے خواب آنا بند ہو جاتے ہیں۔

لا جو رو سے علاج:

ذات الجنب کا علاج:

پچھروں کے ارد گرد ایک کھلا سا تھیلا چڑھا ہوتا ہے۔ پتھر دق، رسولیوں اور پچھروں میں خون کی بندش کی بنا پر جھلی کا یہ تھیلا متورم ہو جاتا ہے۔ جس کی تین اقسام ہیں۔

☆ ترسوزش

☆ پتھر دارسوزش

☆ خشک سوزش

ذات الجنب یا پلوہری کی اہم ترین علامت چھاتی میں درد ہے۔ درد کی وجہ سے چھاتی میں سانس کی حرکات محدود ہو جاتی ہیں۔ پلوہری ایک طرف بھی ہو سکتی ہے۔ اور دوطرف بھی۔ ایک طرف میں درد ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ پچھروں کی جھلیوں میں سوزش پیدا کرنے کے بعد وہاں رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ نیز کھانسی اور سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ جب پچھروں کی سوزش بڑھ جائے تو اس کے ارد گرد چپچاپ اور پانی جمع ہو جاتا ہے۔ مریض کے جسم میں قوت مدافعت کی مسلسل کمی، زخم اور سوزش اس کا باعث ہوتے ہیں۔ پلوہری کی علامات کے ساتھ ساتھ کبھی کبھار میں زیادتی، کبھی خشک سے پینے، کچلی، بھوک اور وزن میں کمی اور گھبراہٹ کی شکایات لاحق ہو جاتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرد لا جو رو 5 رتی استعمال کریں۔ رات کو زمرہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## (CRYSTAL)

بلور ایک عام گمراہم پتھر ہے۔ اسے انگریزی زبان میں Crystal کہا جاتا ہے۔ عربی میں اسے حجر ابلو رکھا جاتا ہے۔

اس سے بے شمار اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ عام طور اسے پر دور بینوں میں اور فانوسوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ سفید شفاف اور غیر شفاف دونوں اقسام میں پایا جاتا ہے۔ یہ روشنی کو منعکس کرنے کی دگنی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے اور مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔

یہ خالصتاً سلیکا کا بنا ہوتا ہے۔ ہلکے گلابی، نیلے اور زرد رنگ میں ملتا ہے۔

## بلور کی خصوصیات:

☆ بلور کا سنوف آنکھوں کے جانے ختم کرتا ہے۔

☆ جو بچے رات کو دانت کنگھاتے ہیں ان کے گلے میں بلور لاکٹ بنا کر پہنایا جائے تو یہ

بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

☆ بلور پاس ہو تو انسان دانت درد سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ بلور پاس ہو تو پریشان کن خواب نہیں آتے۔

☆ خواتین اسے سینے پر لٹکائیں تو ان کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔

☆ بلور کے برتن بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

☆ بلور صاف کرنا ہو تو بکری کے دودھ میں دھو لیں۔

☆ بلور کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

## (TOPAZ)

یہ ایک سخت اور خوبصورت پتھر ہے یہ بلور کو کاٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب کہ پکھراج کو کاٹنے کے لئے الماس اور نیلم استعمال کیا جاتا ہے۔

پکھراج کے مختلف زبانوں میں مختلف نام درج ذیل ہیں۔

فارسی: یاقوت ارزق

ہندی: پوشپ راگ

انگلیش: TOPAZ

اس کے علاوہ اسے منجھو سے Physolite، Chrysolite، Pry physolite اور Pycnite بھی کہا جاتا ہے۔

ماہرین اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔

☆ ایک مشرقی۔

☆ دوسرا مغربی۔

جس پکھراج میں صرف الیومینیا اور باقی سلیکا اور فلورائین مرکب ہوں انہیں مغربی کہتے ہیں۔

سنگرت کی کتب میں جو ہر شناسوں نے اپنے روایتی انداز میں اسے درج ذیل چار اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

برہمن:

سفید پکھراج کو برہمن کہا جاتا ہے۔



کھتری:

سرفی مائل رنگت کا حامل پکھراج کھتری کہلاتا ہے۔

ولیش:

زردی مائل سفید پکھراج ولیش کہلاتا ہے۔

شودر:

زردی مائل رنگت والا پکھراج شودر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

پکھراج کی پہچان:

اگر پکھراج کو دیکھتے کوکلوں پر رکھا جائے تو یہ بالکل نہیں پگھلتا۔ البتہ زیادہ درجہ حرارت میں یہ بے رنگ ہو جاتا ہے اور اس سے بھی زیادہ حرارت پہنچائی جائے تو اس پر ایک بلبہ نمودار ہو جاتا ہے اور پکھراج ٹوٹ جاتا ہے۔ تیزاب سے یہ گھینے نیلا ہو جاتا ہے۔ اسے ٹیپر چکر دیا جائے تو اس میں بجلی کی قوت پیدا ہو جاتی ہے جو تقریباً چوبیس گھنٹے برقرار رہتی ہے۔

پکھراج کی خصوصیات:

- ☆ پکھراج ترش ذائقے کا ہوتا ہے جس کا مزاج سرد ہوتا ہے۔
- ☆ انگوٹھیوں اور زیورات کے علاوہ پکھراج گھڑی اور چشموں میں بھی زینت کیلئے جڑا جاتا ہے۔
- ☆ جس نے پکھراج پاس رکھا ہوا ہوا سے غصہ نہیں آتا اور وہ رنج و الم سے بھی محفوظ رہتا ہے۔
- ☆ پکھراج چادو کی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ☆ پکھراج پہننے سے حالات سازگار ہو جاتے ہیں۔

زرد رنگ کے پکھراج سے قدر و منزلت ہوتی ہے اور کاروبار ترقی کرتا ہے۔

پکھراج زندگی کی خوشیوں کا شامن ہے۔

ملاح پکھراج کو اپنے لئے بہت بابرکت خیال کرتے ہیں۔

پکھراج شوہر اور بیوی کے درمیان گرم جوش محبت پیدا کرتا ہے۔ اس کی موجودگی

قوت کا باعث ہوتی ہے۔

پکھراج کا تعلق سیارہ عطارد سے ہے۔ یہ گھینے سفری تاجروں کے لئے خوش بہت ہوتا

پکھراج سے حصول ملازمت کے نامزد مواقع میسر آتے ہیں۔

پکھراج بادی المراج افراد کے لئے نہایت موزوں پتھر ہے۔

جن افراد کو ششتری ناموافق ہوان کے لئے بھی پکھراج مفید ثابت ہوتا ہے۔

طبعی طور پر پکھراج جذام، خالشارخون اور بواسیر کے لئے نافع ہے۔

پکھراج زہر کے اثرات کو بھی زائل کر دیتا ہے۔

پکھراج سے قوت ارادی مضبوط ہو جاتی ہے اور انسان منصف مزاج ہو جاتا ہے۔

پکھراج سے حافظہ بھی بڑھ جاتا ہے اور انسان تندرست رہتا ہے۔

یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ پکھراج غم و غصہ کو دور کرتا ہے۔

پکھراج بازو پر باندھنے سے چادو کا اثر نہیں ہوتا۔

پکھراج اس وقت پہننا چاہیے جبکہ مخالف حالات کو سازگار بنانا مقصود ہو۔

پکھراج سفر و حضر اور شکار میں مثالی ساتھی ہے۔

پکھراج بچوں کیلئے مفید ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج پہننا بہتر ہوتا ہے۔

پکھراج کاروبار میں بہتری اور حکام وقت میں عزت و مراتب حاصل کرنے میں مدد

دیتا ہے۔

- ☆ پکھراج کے پینے سے دولت ملتی ہے۔
- ☆ پکھراج رکھنے والا دنیا میں خوش و خرم زندگی گزارتا ہے۔
- ☆ پکھراج شادی اور محبت میں وفاداری پیدا کرتا ہے۔
- ☆ پکھراج ملاحوں کو پہننا خوش قسمی لاتا ہے۔

### پکھراج کی خامیاں:

- ☆ یوگیا یعنی زرد رنگ کے ساتھ سرخ رنگ کی آمیزش۔
- ☆ ایک ہی گھینے میں دو رنگ ہوتا۔
- ☆ پکھراج میں مندرجہ بالا خامیاں ہوں تو اسے عمدہ نہیں سمجھا جاتا۔
- ☆ پکھراج ہمیشہ بے داغ اور عمدہ استعمال کرنا چاہیے۔

### پکھراج کا رنگ:

یہ پتھر سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں زرد، سفید، تاریخی، وادریجینی، نیلیوں، گلابی، پیازی، زردی مائل سفید، سبزی مائل سفید، پہاڑی سبز، آسانی نیلا، کرمری اور سرخ گوشت جیسا ہوتا ہے۔ زرد رنگ کا پکھراج عمدہ اور خوشنما ہوتا ہے اور یہی اس کا اصلی رنگ ہے۔ سنسکرت میں اسے ”پیت“ کہتے ہیں جس کے معنی زرد کے ہیں۔ یہ رنگ جس قدر گہرا ہو ای قدر قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ ساز گلابی رنگ کے پکھراج کو زرد رنگ کا پکھراج بنا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ چلم یا کی چھوٹی کٹھالی میں رکھ کر رکھ کر یا ریت ڈالتے ہیں۔ تھوڑی سی آنچ دینے سے اس کا رنگ زرد سے گلابی ہو جاتا ہے۔ اگر رنگ عمدہ نکلے تو قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو برازیل کا پکھراج بھی کہتے ہیں۔ سرخ رنگ کا پکھراج کامیاب ہوتا ہے۔ کرمری رنگ کے اکثر ملتے ہیں۔

پتھر پکھراج عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ سفید پکھراج زیورات اور بازو بند میں استعمال ہوتا ہے۔

پکھراج مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔ لیکن اس میں سفید، تاریخی، زرد، نیلیوں، پیازی، کرمری، آسانی نیلا اور پہاڑی سبز رنگ گنپائے جاتے ہیں۔

### گلابی پکھراج:

یہ پکھراج زرد پکھراج سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے کٹھالی میں رکھ کر اس کے اوپر رکھ یا پھر ریت ڈال دی جاتی ہے۔ پھر اسے ہلکی ہلکی آنچ دی جاتی ہے اور یہ گلابی پکھراج بن جاتا ہے اور نہایت بیش قیمت بن جاتا ہے۔

### زرد پکھراج:

یہ پکھراج جو سنسکرت زبان میں پیت کہلاتا ہے نہایت دلچسپ ہوتا ہے۔ زرد رنگ اس کا فطری رنگ ہے گہرے زرد رنگ کا پکھراج نہایت قیمتی سمجھا جاتا ہے۔

### کرمری پکھراج:

یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے پکھراج کا سرخ گھینہ بہت ہی نایاب ہوتا ہے۔

### کرمری پکھراج:

پکھراج کی یہ قسم عام دستیاب ہے۔ اور اس کو بطور گھینہ گنگوٹھی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

### پکھراج کی برقی قوت:

اس میں طاقت الکاس دو چند قلیل المقدار 0.585 درجہ ہے اسے حرارت پہنچانے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے جو تقریباً چوبیس گھنٹہ رہ سکتی ہے۔

پتھر اراج کے کیمیاوی مرکبات:

اس میں 58.38 حصہ البومینا، 34.1 حصہ سیلکا اور 61 حصہ خوراکین مرکب ہیں۔ اگر اسے کوئلہ پر رکھ کر تھکنے کے ذریعہ آج دی جائے تو بھی پھینکتا نہیں۔ سو باگ کے راتو اگر اسے گرمی پہنچائی جائے تو بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تیز گرمی دی جائے تو اس پر بڑے نمودار ہو جاتے ہیں جو فوزاٹوٹ جاتے ہیں۔ زرد رنگ پتھر اراج گرمی سے بے رنگ ہو جاتے ہیں۔ زرد لکڑی یا گومیدک جیسے سرخ ہو جاتے ہیں۔ تیزاب کو بالٹ سے یہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

پتھر اراج کے عیب

مشرقی جوہری اس کے وہی عیب بیان کرتے ہیں جو یا قوت کے ہیں ان کے وہ دو عیب اور بیان کئے جاتے ہیں۔

یوگیا:

یعنی زرد کے ساتھ سرخ رنگ ہوتا۔

دورنگی:

یعنی ایک جگہ زرد رنگ اور دوسرے حصہ میں کوئی اور رنگ ہوتا۔

پتھر اراج زیادہ تر گھڑیوں، ٹینکوں وغیرہ اور چھوٹی چیزوں میں جڑا جاتا ہے۔ اکثر یہاں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے گلینے کا خانہ الماس کی نسبت ذرا بڑا ہوتا چاہیے۔

پتھر اراج کے سحری خواص:

یہ عطار د کا پتھر ہے۔ ان لوگوں کو ان کاموں میں کامیابی دیتا ہے جو سفر کرنے والے ہوں یا سفر یا ملازمت کی کوشش میں کامیابی کے خواہاں ہوں۔ بلوغت کے زمانہ میں اس کا

سحر کرنے والی قوت دیتا ہے۔ وہ لوگ جن کا مزاج ہادی ہو یا جن کو شہری ناقص ہو اس کا سحر کرنے والا ہوتا ہے۔

پتھر اراج کے طبی خواص:

پتھر اراج میں طبی نقطہ نگاہ سے شفا بخشی کی اعلیٰ قوت ہے اور یہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے ان کے بے شمار طبی خواص ہیں جن میں سے چند درجہ ذیل ہیں۔

مرض معدہ اور پیٹ:

پتھر اراج پیٹ معدہ اور آنتوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔ دست، ہتھکڑ اور اسہال میں

بڑا بہتلا جاتا ہے۔

مرض شیشہ:

یہ پتھر آنکھ و جذام جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ حرارت عزیزی میں

نہا کرتا ہے۔

مرض جلد:

یہ جلد کے تمام امراض خارش، چھپا کی، بغل گند اور سوج وغیرہ کو دور کرتا اور ان خرابیوں

کو نیک کرتا ہے۔

مرض دوران خون:

اس پتھر کو دوران خون کی تمام بیماریوں میں مفید پایا گیا ہے اور یہ ان امراض کو ختم کرتا

ہے۔

مرض قلب:

پتھر اراج دل کی تمام بیماریوں کیلئے دوا کا کام کرتا ہے اور اس کے استعمال سے انسان



دل کے امراض سے بچا رہتا ہے۔

برص کے داغ:

بکھراج سے بھلبھری کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ برص کے اثرات اور دائرہ اثر سے بچاتا ہے۔

سرطان یا کینسر:

یہ بکھراج یا خون کے کینسر میں دوا کے طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔

بواسیر خونی و بادی:

بکھراج ہر قسم کی بواسیر (خونی و بادی) کو ختم کرتا ہے۔ ہر لیے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

امراض مثانہ:

یہ بکھراج کے امراض میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ خاص طور پر مثانے کی چربی اور زہر زدہ گرد پتے اور پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتا ہے۔ پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔

کیونکہ طبی لحاظ سے اس کا حراج خضدا ہے۔

بکھراج کے حقیقی اثرات و نقصانات:

بکھراج کی بعض اقسام ایسی بھی ہیں جن کے حقیقی اثرات سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے چند حقیقی اثرات درج ذیل ہیں۔

مضر داغ:

زرد رنگ کا بکھراج جس میں سرخ رنگ واضح ہوتا ہے، انسانی ذہن میں قرابت پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان میں دیوانگی اور پاگل پن پیدا کرتا ہے۔

نفسام ہضم کی خرابی:

سری دہلی یا سستی رنگ والا بکھراج انسانی معدہ اور نظام ہضم میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

اعصابی امراض:

دوستدار رنگوں والے بکھراج کے استعمال سے انسان اعصابی امراض کا علاج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان اقسام کے بکھراج کے استعمال سے لازمی گریز کرتا چاہیے۔

بکھراج کے مقامات دستیابی:

یہ زیادہ تر آسٹریلیا، برازیل، مینن، سامبریا، نايجيريا، انجین، ہندوستان، افریقہ، اور اس میں سری لنکا میں پایا جاتا ہے۔

بکھراج کا تعلق برص، سنبلا اور جودا سے ہے۔ جن پر بکھراج سیارہ عطارد ہے۔ چنانچہ برص، جودا اور سنبلا سے تعلق رکھنے والے افراد کا کلی اسٹون یا سعد چتر ہے۔ جبکہ ماوتبر میں پیدا ہونے والے افراد کا یہ برص اسٹون ہے۔ جن لوگوں کا کلی نمبر 5 یا 6 ہے ان کیلئے بکھراج موافق ہے۔

بکھراج سے علاج:

اکڑن کا علاج:

اس میں پٹوں میں درد کے ساتھ اکڑن ہوتی ہے۔ ماہواری کا درد اور پیٹ درد اس کا علامہ ہے۔ نیز جیہ اکڑن اور گھٹنے لگانے والوں کو بھی عضلات میں اکڑن کی شکایت پیش آتی ہے۔ ہر گنگ کے کسی عضل کی عارضی خرابی کی بنا پر گنگ میں اکڑن ہو سکتی ہے۔ ماش سے عارضی طور پر فائدہ ہو سکتا ہے۔ فوڈ اربی اور فوڈ ایزوگنگ، اپنڈ سے سانس اور استروئیں کی رکاوٹ سے درد میں اکڑن رونما ہو سکتی ہے۔ کثرت سے پینڈ آنا بھی اکڑن کا باعث ہو سکتا ہے بعض حصوں میں پیشاب کی اکڑن کا موجب بنتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ بکھراج چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ اللہ مالک فائدہ ہو گا۔

## در نجف

یہ شوخ سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے جس سے دلکش نگینے تراشے جاتے ہیں۔ سمندر سے زمین اور نجف اشرف میں یہ عام ملتا ہے۔

نام:

چونکہ یہ عراق کے شہر نجف اشرف میں پایا جاتا ہے اس لیے اس کا نام در نجف یا نجف مشہور ہے۔

در نجف کی خصوصی فضیلت:

در نجف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ کے طور پر عطا فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسے بابرکت سمجھتے تھے۔ در نجف کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ کوئی اور حجر جیسا نہیں ہو سکتا۔

در نجف کی اقسام:

بحری در نجف:

یہ در نجف بلور جیسی چمک والا ہے۔

برمی در نجف:

یہ در نجف کم چمکدار ہوتا ہے۔

در نجف کی ماہیت:

در نجف سفید رنگ کا بلور کی طرح چمک دار پتھر ہے اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو فرشتہ میں پیدا کیا ہے تاکہ ہر خاص و عام اس مقدس و متبرک پتھر کے فوائد سے بہرہ ور ہو سکے اور ان

کے فوائد سے فائدہ اٹھا سکے۔

در نجف کے فوائد و خواص:

☆ یہ واحد پتھر ہے جو ہر انسان کیلئے فائدہ مند اور ہر انسان اسے کسی اندیشے کے بغیر پہنچا دیا استعمال کر سکتا ہے۔

☆ مرض آشوب چشم میں در نجف بہت مفید و موثر ہے۔

☆ در نجف کے استعمال سے انسان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

☆ در نجف کا استعمال انسان کیلئے باعث خیر و برکت ہے۔

☆ در نجف کے استعمال سے انسان کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہے۔

☆ در نجف دافع بلیات و آفات ہے اس کے استعمال سے انسان پر سے تمام آفات اور

میں بیتیں دور ہو جاتی ہیں۔

در نجف کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جب

مفصل بن عمر کے ہاتھ میں اس مقدس پتھر سے مزین انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مفصل بن عمر

سے فرمایا: ”اے مفصل! یہ پتھر آشوب چشم (آنکھیں دکھنا) میں ہر مسلمان عورت اور مرد کیلئے

فائدہ مند ہے۔“

سرودی سے بچنے کا علاج:

یہ ایک بہت عام انجکشن ہے۔ اس کے بے شمار طبی نام ہیں۔ مثلاً کوریڈا، انجکسی سوزش

اور نزلہ زکام وغیرہ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ در نجف 9x7 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء

اللہ فائدہ ہوگا۔

## عقیق

(AGATE)

سفید، سرخ، زرد، بھورے اور چمیلے بلور عقیق کو Cornelian اور Agate بھی کہا جاتا ہے۔

سنکرت میں اسے بلیک کہا جاتا ہے۔ عقیق بہت مشہور پتھر ہے اور کثرت سے استعمال ہوتا ہے عقیق درجہ ذیل اقسام رکھتا ہے۔

ریشمی عقیق:

اس کے مختلف حصوں میں مختلف رنگ ہوتا ہے۔

سیلمانی عقیق:

اس کے طبقات کے رنگ شوخ ہوتے ہیں۔

ڈوری دار عقیق:

اس کی دھاریوں میں قوس و قزح کی طرح مختلف رنگ ہوتے ہیں۔

ربن عقیق:

اس کے تمام حصے متوازی قطاروں میں ہوتے ہیں۔

ایسے تھسٹ:

یہ ایک مرکب عقیق ہوتا ہے۔

نباتاتی عقیق:

یہ بھورا اور زرد عقیق ہوتا ہے۔

## سرخ جگری عقیق:

اس کا مرکز گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

## شفاف عقیق:

یہ آئینے کی طرح شفاف عقیق ہوتا ہے۔

## مطابق:

یہ غیر شفاف عقیق ہوتا ہے۔

## الچی عقیق:

یہ سیاہ اور سفید رنگ کا مرکب ہوتا ہے۔

## جوزین عقیق:

اس کی جہیں ابرق کی مانند ہوتی ہیں۔

## عقیق الشجر:

اس میں درخت یا پہاڑی جیسی شکل ہوتی ہے۔

## عقیق سیلمانی:

اس میں گول نشانات ہوتے ہیں۔

## اناس عقیق:

سبز عقیق اناس کہا جاتا ہے۔

## کوری عقیق:

یمن میں عام طور پر پایا جانے والا عقیق یعنی عقیق کہلاتا ہے۔ فارسی فکیش، سارو آنکس اور پلاسٹین بھی کافی مشہور ہیں۔ ان میں اول الذکر میں ایک عمارت کی شبیہ نظر آتی



ہے۔

شجری عقیق:

جس میں درخت جیسی شاخیں نظر آتی ہیں۔

عقیق کو مصنوعی رنگ میں بھی رنگا جاسکتا ہے۔ یہ ایک سخت پتھر ہوتا ہے۔ جو سفید مائل  
دودھیارنگی اور بھورے رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ عقیق ذائقے میں پھیکا اور سرد خشک مزاج کا ہوتا  
ہے۔

عقیق کی خصوصیات:

☆ عقیق کو پینے والا غلیظ و غصب اور غصہ کا شکار نہیں ہوتا۔

☆ عقیق سے صحت و تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ صوفیاء اور درویش اس کی ملائیں اور  
انگوٹھیاں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

☆ عقیق آفتابی شعاعیں جذب کر کے انسان کے بدن کو منتقل کر دیتا ہے۔

☆ عقیق قوت اور وقار کی علامت ہے۔

☆ عقیق کا سرمہ اور منجن مفید ہوتا ہے۔

☆ عقیق کے دانوں کی تسبیح بھی بنائی جاتی ہے۔

☆ عقیق آتش اور صفراوی مزاج کے افراد کے لئے موزوں ہے۔

☆ عقیق کو جو اہرات اور پتھروں میں ایک خاص فضیلت حاصل ہے۔

☆ عقیق کی امراض کے لئے مفید ہے۔

☆ عقیق پر عبارت بھی کندہ کرائی جاسکتی ہے۔

☆ کنواروں کا رشتہ جلد ملے پا جاتا ہے۔

☆ عقیق پاگل پن اور جنونی کیفیات سے بچاتا ہے۔

عقیق انجرا دھون سے محفوظ رکھتا ہے۔

عقیق امراض قلب میں مفید ہے۔

☆ ہر قسم کی پتھری اور تکی کے امراض میں بھی عقیق اچھے اثرات پیدا کرتا ہے۔

☆ عقیق کا سرمہ آنکھوں کے امراض کیلئے مفید مانا جاتا ہے۔

☆ عقیق کے پاؤ ڈر کو دانٹوں پر ملنے سے بہت جلد پاڑیا اور دانٹوں کے دیگر امراض

☆ سے نجات ملتی ہے۔

☆ کمزری، بچہ اور زہریلے کیڑوں کے کاٹنے کی صورت میں عقیق کا پاؤ ڈر ملنا زہر کو پھیلنے

☆ سے روک دیتا ہے۔

عقیق کی ماہیت:

چمک بلوریں، رنگ بھورا، زرد، سفید، سرخ اور سیاہ ہوتا ہے۔ عقیق کے رنگوں کی

دھاریاں یا تو ایک سرے کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز ہوتی ہیں اور اس کے رنگ داغ

اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوتے ہیں۔

عقیق کی صلاحیت اور کیمیائی عمل:

اس میں سختی 8.7 درجہ کی ہے طاقت الکاس دو چند ہے۔ گھسنے سے طاقت برقی پیدا

ہوتی ہے۔ اس کو خوبصورتی کیلئے مصنوعی رنگ بھی دیا جاسکتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ عقیق کو

سلور ٹائٹریٹ میں بھگو کر شمع آفتاب میں رکھیں تو عمدہ رنگ آ جاتا ہے۔ اگر ایک رات تیز اب

دوسواگہ میں رکھیں تو یہی مصنوعی رنگ اتر جائے گا۔ اگر اس کی سرخ اقسام کو رنگنا ہو تو پہلے ان کو

پروٹوسلفٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیتے ہیں۔ پھر انہیں خوب گرمی پہنچاتے ہیں۔

نہایت ہی شوخ رنگ کے سرخ طبقہ نکل آتے ہیں۔ بے رنگ گھوں کو پہلے روغن میں جوش دیں

پھر تیز اب گندھک میں جوش دیں تو روغن اس کے سورخدار طبقوں میں جذب ہو جاتا ہے اور اس



متیق جریان خون روکتا ہے۔

متیق دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔

متیق سر اور شہرہ میں محفوظ رکھتا ہے۔

درجہ دوم (Semi precious) کا پتھر ہے بے شمار رنگوں اور اقسام میں پایا جاتا ہے

یہ بھی تمام مذاہب و اقوام میں متبرک مانا جاتا ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جو سورج سے آنے والی اشعاع و انکث شعاعوں کو جذب اور نیوٹرل کر کے جسم میں داخل کرتا ہے جس کی وجہ سے قوم بیمار یوں کے خلاف مدافعت پیدا ہوتی ہے اور سورج کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ بھورازن سرخ اور متیق یعنی چھوٹے سائز کے پتھر نہایت معقول قیمت میں مل جاتے ہیں۔

متیق کی قسم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ سرخ، زرد، سفید، سیاہ، ابلق شجری، ملاوڑ لڑی، کم رنگ و خوش رنگ و جڑ سلیمانی بھی اس کی اقسام ہیں لیکن سب سے بہتر سبز رنگ و شفاف قسم کا متیق جس کو یعنی کہتے ہیں ہوتا ہے اس کے بعد دوسرا درجہ زرد کو حاصل ہے اور پھر دوسری اقسام۔ مزاج اس کا سرد خشک اور فوائد بے شمار ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس کے ہاتھ میں متیق کی انگشتری ہو اس کے سینے والے کو تو نہیں ہوگا اس کی کوئی حاجت نہیں آتی۔ شر دشمن اور طور پریشانی، سفر سے محفوظ رہتا ہے۔ روزی فراخ ہوتی ہے۔ چار حاکم سے امن میں رہتا ہے۔

جس کے ہاتھ میں متیق ہو وہ درہم و دینار سے خالی نہیں رہتا۔ ار۔ طحالیس لگتا ہے کہ جو شخص متیق ہر ایک رقی متک و قدرے کا فور اور روغن زیتون یا ہم گھلا کر اپنے بدن و دونوں ایدہ اور منہ پر ملے لوگوں کی نظر میں قدر و منزلت حاصل کرے گا۔ جن لوگوں کا ستارہ شمس یا سرخ ہے ان کیلئے متیق بہت ضروری ہے اس کی تاثیر کو اکب کی غوست سے امن میں رکھتی ہے۔ سفوف متیق دانتوں کی مضبوطی کیلئے ضروری ہے۔ تلی اور جگر کے سد کو کھولتا ہے۔ زخموں، چھزکنے سے جریان خون اور پینے سے ریگ مثانہ و غفلان کو ختم کرتا ہے۔

اسے بطور سرمد یا گھولوں میں لگا کر درد کیلئے مفید ہے اگر سرخ پتھر متیق پر آدھی کی صورت اور اس کے ارد گرد بھٹ، دل، طبع، دل، ہی، رخ، حروف کدہ کرائے جائیں اور اس کو اپنے پاس رکھا جائے تو ہر قسم کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

متیق ایک معروف پتھر ہے اور اس کا معدن یمن ہے۔ یہ دریائے روم کے کنارے بھی ملتا ہے مگر بہتر قسم اس کی متیق یعنی ہے جو صاف اور شفاف ہے۔ فرق یہ ہے کہ یعنی متیق غیر یعنی کی نسبت سخت ہوتا ہے۔ جب متیق کان سے نکلتا ہے تو کم رنگ ہوتا ہے۔ اس کے صاف و شفاف نکلوں کو چھانٹ کر پکایا جاتا ہے جس سے یہ رنگین ہوتا ہے۔ اس کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑی دیگ کے نصف تک پانی بھر کر اوپر گھٹے تک گھڑیاں رکھتے ہیں اور متیق کے نکلوں کو ان گھڑیوں سے پختے ہیں دیگ کے منہ کو مضبوطی سے بند کر کے مکی اور نرم آگ پر رکھتے ہیں اس طرح گرم بخارات ان نکلوں پر چلتے ہیں اور رنگین کر دیتے ہیں۔ آج کل نئے طرز کی کیمیاں میں ان کے رنگوں کی تبدیلی کا عمل کیا جاتا ہے۔ کم آگ میں متیق کے نکلوں سے رنگین ہو جاتے ہیں اس میں مقدار کے بعد ان نکلوں کو نکال کر تراشا جاتا ہے اور حسب خواہش رنگ کیا جاتا ہے۔ جو نکلوں ان میں بہتر رنگین صاف و شفاف اور براق اور یک رنگ ہوتے ہیں وہ بہت عمدہ ہیں اور سبکی دواؤں اور نگوشتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

قسم اول پتھر بہت سرخ اور صاف شفاف ہیں اس کے بعد زرد اور جن پتھروں میں کوئی شکل یا تصویر، پہاڑ، درخت وغیرہ کی ہوتی ہے ان کو شجری کہتے ہیں۔ جو پتھر دو طبقات کا ہوتا ہے۔ یعنی ہر طبقہ کا رنگ مختلف ہو اس کو جرج کہتے ہیں مگر سنگ تراش اکثر پتھر جرج اس طرح تراشتے ہیں کہ اس کے رنگین طبقے اوپر رہتے ہیں تاکہ پتھر رنگین اور خوشنما ہو اور جس جرج کو عرض سے کاٹتے ہیں اس کے رنگین سطح پر دریا، فیروزہ اور اس کو سنگ سلیمانی کہتے ہیں اور غاری میں اس کو باغوری کہتے ہیں یہ نوع اکثر سخت تر ہوتی ہے اور اکثر سنگ مہرہ اسی نوع کا بناتے ہیں طبیعت اس کی دوسرے درجے میں سرد اور خشک ہے۔



## لوح عقیق احمر:

یہ دس مشال کی ہوتی ہے اور اس پر یہ آیت "وَالْكَلْبُيِّنَ الْغَيْظَ وَالْعَاقِينَ وَالنَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" اور عدد ۱۷ کے لئے پلہ کندہ کئے جاتے ہیں جس سے ان کے دل اور شر سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔

اس لوح کی تاثیر سے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہنے کیلئے اس لوح کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ آتش اور صغریٰ مزاج والوں کو اور جن کا مزاج ناقص ہو ان کے لئے بھی اس کو پاس رکھنا مفید ہے۔  
حجر الدم (لہر رنگ پتھر)

یہ پتھر بھی عقیق کے خاندان کا رکن ہے۔ اسے Blood Stone بھی کہا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر انگوٹھیوں میں لگوا جاتا ہے۔ اس میں سے سورج گرہن کا اظہار بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ انسان میں حوصلہ اور تقویت پیدا کرتا ہے اور اسے کئی بیماریوں سے بچاتا ہے۔  
عقیق کی ایک قسم (بھیکیم):

عقیق کی ایک قسم ہے جو سفید ہوتا ہے اور برف کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اسے برف کے ساتھ خوبصورتی کے لئے جوڑا جاتا ہے۔ اسے گھما کر دیکھا جائے تو اس میں مختلف اشکال نظر آتی ہیں۔ یہ سفیدی مائل براؤن زردی مائل سفید اور زردی مائل براؤن ہوتا ہے۔ اس کا تعلق قرعے سے ہے۔ اس سے قوت وجدان نمود پاتی ہے۔

سنگ موچہ:

یہ بھیکیم ہی کی ایک اور قسم ہے اور سنگ بھی کہلاتا ہے جو موچے کے مقام پر کثرت سے پلا گیا لہذا اسی نام سے منسوب ہو گیا۔

عقیق سے علاج:

مٹانے کی تکالیف کا علاج:

مٹانے ہموار مشلات اور چمکی پر مشتمل ایک ستارہ نما مضبوط ہے جو کہ چل و کے درمیان میں مٹانے کی طرف واقع ہوتا ہے۔ یہ پیشاب کو ذخیرہ کرنے کے کام آتا ہے جہاں سے یہ پیشاب کی جلی کے راستے خارج ہوتا رہتا ہے۔ مٹانے کی تکالیف کا اعجاز مند پچھلے صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

پیشاب کا کم یا زیادہ اخراج۔

پیشاب کے اخراج میں تکلیف۔

پیشاب کا زیادہ اخراج قیاض میں کی نشاندہی کرتا ہے جب کہ کم اخراج گردے کی تکالیف کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر پیشاب درد کے ساتھ آ رہا ہو تو اس کی وجہ سے مٹانے کی پتھری یا پتھری گھٹانے کا پتھرا ہو سکتی ہے۔ بار بار پیشاب آنا قیاض کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ پیشاب کو آرام سے بہا قاعدگی سے اور بلا درد خارج ہونا چاہیے۔ غیر معمولی صورت حال میں ماہر ان طبی دانے حاصل کرنی چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ عقیق اور سفید مر جان ۱۹ رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بواسیر کا علاج:

ہمارے نظام ہضم کو درست رکھنے کے لئے قدرت نے ہمارے معدے کی ساتھ چھ آنتیں لگا دی ہیں۔ معدہ غذا کا دو تہائی حصہ خود ہضم کر لیتا ہے۔ بظاہر اسے مفید جوہر آنتوں کی مدد سے طبعہ کے جاتے ہیں جو کہ جڑ و بدن بننے ہیں۔ تمام آنتوں کی مانی سنجیس فٹ لہی ہوتی ہے اس نالی کے آخری حصے کو معائے مستقیم اور مقعد کہا جاتا ہے۔ یہاں سے غذا کا فضل خارج

ہوتا ہے۔ خشک غذا کھانا گرم سرد یا سرد خشک ملکوں میں رہائش رکھنا، چیشاب اور ہینس کا زیادہ خارج ہونا، زیادہ پیشنا اور دماغی سوچ بچار سے ہماری آخری آنت کا پانی خشک ہو جاتا ہے جو کہ بواسیر کا باعث ہوتا ہے۔ اکثر بواسیر کی شکایت مسوروٹی ہوتی ہے۔ موٹی پھلوں اور بزرگیوں کا استعمال نہ کرنا اور وال، گوشت کا زیادہ استعمال کرنا بھی بواسیر کے پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ آخری آنت میں اٹھارہ انچ لمبی وریں ہوتی ہیں۔ یہ وریں خون کو دل کی طرف واپس بھیجتی رہتی ہیں۔ ان کے سہارے کے لئے عضلات بھی کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ عموماً خون سے پھولی رہتی ہیں۔ جب کسی وجہ سے اس آنت پر دباؤ اور خراش رہنے لگتی ہے تو یہ اپنا خون پاخانہ کے راستے چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ بواسیر کے مریضوں کو صبح و شام لمبی چمکی ورزش اور روزانہ تین چار گومیٹر پیدل چلنا چاہیے۔ چٹ پٹے کھانے، بھسنے ہوئے گوشت، کزانی، تھک اور میٹھوں کی تیار کردہ خشک غذاؤں میں بواسیر میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ گرم کھل، پالک، مولی، بیتی، سرسوں، خرفہ، باقو اور چولائی کا ساگ بکثرت استعمال کرنا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عقیق 5 رتی استعمال کریں۔ انشا واللہ فائدہ ہوگا۔

آبلے کا علاج:

یہ پھوڑے بخاروں، جملے، کیمیکلز اور تیزاب وغیرہ سے بن جاتے ہیں۔ یہ دراصل جلد کے نیچے مواد کا محدود اکٹھا ہوتا ہے۔ درد انگیز آبلوں کو صاف سوئی چھوکر ٹھیک کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد آئیوڈین لگا دی جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عقیق چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشا واللہ فائدہ ہوگا۔

## لہسٹیا

(CAT'S EYE)

یہ سفید دھاری والا جوہر ہوتا ہے جو بلی کی آنکھ جیسا نظر آتا ہے۔ اسی لئے اسے اہل عرب میں الحمریہ کہتے ہیں۔ اس کی دھاری روشنی میں جھلکتی ہے۔ اس کی روشن شعاعیں جب درمیانی ہوتی دکھائی دیتی ہیں تو کسی لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس میں شاید کوئی جن وغیرہ مقید ہے۔ بزرگ خیال باطل ہے۔

لہسٹیا کے مختلف نام ہیں اسے فارسی میں گرہ چشم اور انگریزی میں Cat's Eye کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے چانو، چنی گان، دیدر یا اور کیوٹون بھی کہا جاتا ہے۔ لہسٹیا کئی رنگوں کا ہوتا ہے۔ مگر اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ یہ زرد، بھورا، سیاہ، رنگ کا ہوتا ہے۔

جوہر شاس کہتے ہیں:

”یہ کارینٹک کی ایک قسم ہے انگریزی میں اسے کیٹس آئی (CAT'S EYE) اور عربی میں العین البربرہ کہتے ہیں، دونوں کے معنی بلی کی آنکھ کے ہیں۔ اس کی سطح کی جیت بلی کی آنکھ جیسی ہوتی ہے۔ اس میں ایک خاص صفت یہ ہوتی ہے کہ اس اندر بڑی درخشانی ہوتی ہے۔ جس کو بہت اور انگریزی میں لہسٹیا کہتے ہیں۔ لہسٹیا کا رنگ خواہ کچھ بھی ہو اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ بہت کم دفعہ رنگین ہوتی ہے۔ جب اس دھاری کو سورج کے سامنے رکھیں تو بہت چمکیلی دکھائی دیتی ہے۔ یہ جوہر اپنی خوشنمائی کے باعث بہت مقبول ہوتا ہے۔ اس کا سرخ رنگ اور لہرائی ہوئی چمکیلی دھاری نہایت دلکش معلوم ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ایک بیقرار جن اس میں مقید ہے۔ اس بنا پر لوگوں میں یہ وہم ہے کہ لہسٹیا میں جنات رہتے ہیں۔ بعض کتب میں اسے بھیکم کی ایک قسم بیان کیا گیا ہے جو غلط ہے۔“

سرخ اور سیاہ جو ہر کوہستانی اور سبز اور زرد رنگ کے جوہر کو مین المرکہ کہلاتا ہے۔  
بندہ جو ہر شمس اسے درج ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

کنک کھیت:

یہ مٹی کی آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے۔

وحوم کھیت:

یہ دودی (دھواں نما) رنگ کا ہوتا ہے۔

شیام کھیت:

یہ سیاہ رنگ کا لہسٹیا ہوتا ہے۔

گیہو کھیت:

یہ زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

ہاڑیا:

جس میں دھاری موجود نہ ہو اسے ہاڑیا کہتے ہیں۔ ان میں سبز اور زیتونی رنگ کے

جواہر اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔

لہسٹیا کی خصوصیات:

☆ لہسٹیا کا سرمہ آنکھوں کے لئے اور مخن دانٹوں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

☆ لہسٹیا کے کشتہ سے زخموں کو بھرا جاتا ہے اس طرح وہ بہت جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

☆ اگر لہسٹیا کا ایک دانہ حاملہ خاتون کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو اسے زچگی کے در

سے نجات مل جاتی ہے۔

☆ اگر لہسٹیا بچوں کے گلوں میں پہنایا جائے تو وہ آ سیب اور ڈراؤنے خواہوں اور جاو

مخلا ہو جاتے ہیں۔

مفید رنگ۔ کا لہسٹیا مفید ثابت ہوتا ہے ہادی و پللی مزاج کے اطراء کے لئے اور زحمرہ  
بہرہ افق ہو تو اس کا پستیا مفید ثابت ہوتا ہے۔

اگر شادی شدہ خاتون لہسٹیا دودھ میں دھو کر پی لے تو وہ حاملہ ہونے سے محفوظ رہتی

لہسٹیا آفات و آلام میں انسان کو نقصان سے بچاتا ہے۔

لہسٹیا جینے بھارت کے کئی شہروں، برازیل اور امریکہ وغیرہ میں بکثرت پائے جاتے

لہسٹیا کی صلابت و قوت برقی:

اس میں بخشی 8.5 درجہ ہے اور طاقت انوکاس 10 چند ہے۔ اسے ٹٹے سے قوت برقی

پاؤتی ہے۔ لگند انتہی ہے۔ حیراب کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

لہسٹیا کے کیمیائی مرکبات:

اس میں 80 حصہ ایومینیا، 20 حصہ گلو بینا مرکبات ہیں۔ اس کا رنگ پر دھوا آکسائیڈ

کے باعث ہوتا ہے۔ یونانی صحفاء لکھتے ہیں کہ اگر اسے مٹی کے برتن میں ایل کر مٹی کی

لہسٹیا کی پہچان:

یہ ایک سخت جوہر ہوتا ہے۔ اس کو گرزا جائے تو بجلی کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس پر

نواب سہا اثر ثابت ہوتا ہے۔

لہسٹیا کے طبی افعال:

لہسٹیا مفرح القلوب ہے۔



☆ اگر لہسٹیا کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

☆ اس کے کشتہ کو زخم پر لگایا جائے تو شفا دیتا ہے۔

بلغمی امراض:

لہسٹیا انسان کو بلغمی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

خناق:

لہسٹیا خناق کے مرض کو دور کرتا ہے۔

ضعف دانت:

لہسٹیا دانتوں کیلے بطور منجن پس کر استعمال کیا جاتا ہے جس سے دانت مضبوط ہو

جاتے ہیں۔

امراض چشم:

لہسٹیا سرمہ بنا کر استعمال کرنے سے تمام امراض چشم میں فائدہ دیتا ہے۔

ضعف اعصاب:

اس پتھر کے استعمال سے اعصاب کی کمزوری دور ہوتی ہے اور اعصاب مضبوط

ہوتے ہیں۔

تشخ و انٹھن:

لہسٹیا کے استعمال سے اعضاء میں انٹھن اور تشخ کی کیفیت دور ہوتی ہے۔

فالج و ریشہ:

لہسٹیا ریشہ اور فالج میں مفید ہے۔

لہسٹیا کے سحری خواص:

☆ اگر لہسٹیا عورت کے بالوں سے پائندہ چائے تو اسے دروزہ سے آرام ملتا ہے۔

☆ اگر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے تو بلغم، چادو، جن، بھوت اور آسیب سے بچاتا

☆ لہسٹیا کے پینے سے برا خواب نہیں آتا اور خواب میں چونک اٹھنا دور ہو جاتا ہے۔

☆ لہسٹیا سفید رنگ کا بہتر ہوتا ہے۔

☆ قدر و منزلت و عزت اور عشق و محبت میں ہر بلغمی اور کامیابی لاتا ہے۔

☆ جس شخص کا مزاج بادی، بلغمی ہو یا جس کو زہرہ ناقص پڑتا ہو اس کے پاس رکھنے سے

☆ ناقص تا غیر زائل ہو جاتی ہے۔

تحفظ جان:

☆ لہسٹیا انسان کو دشمن سے محفوظ رکھتا ہے اور دشمن کو زیر کرتا ہے۔

☆ بدروح سے تحفظ:

☆ لہسٹیا انسان کو بدروحوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ نظر بد و ٹوٹا:

☆ لہسٹیا کا استعمال انسان کو جادو ٹوٹا اور نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ دافع بلیات:

☆ لہسٹیا پتھر کے اثرات سے انسان آفات، مصائب اور بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ رومانس میں کامیابی:

☆ لہسٹیا کے استعمال سے محبت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

مالی نقصان:

لہنیا کو استعمال کرنے والا مالی نقصان سے بچا رہتا ہے۔

بُڑے خواب:

لہنیا کو استعمال کرنے سے بُرے خواب نہیں آتے۔

فتح و کامیابی:

لہنیا کے استعمال سے میدان جنگ میں فتح حاصل ہوتی ہے۔

لہنیا کے نقصان:

☆ اگر لہنیا میں درج ذیل عیوب ہوں تو اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

☆ اگر اس میں پھوٹ کا نشان ہو تو یہ نامناسب ہوتا ہے۔

☆ اگر اس کی سطح پر ان گنت دھاریاں ہوں تو بھی یہ عمدہ نہیں سمجھا جاتا۔

☆ اگر یہ کہیں سے سیاہ ہو یا اس میں سوراخ ہو تو بھی ناقص ہوتا ہے۔ ان نقصان کو بچا چاہو اور گد رکھا جاتا ہے۔

یہ پتھر ملی کی آنکھوں کی طرح بلوری اور چمکدار ہوتا ہے یہ مختلف رنگوں میں جاتا ہے اور

اس کے ہر رنگ میں گلابی یا پیلا رنگ واضح جھلکتا ہے اور اس کی اقسام رنگوں کے لحاظ سے مختلف

ہیں یہ پتھر کسی بھی رنگ میں ہو لیکن اس پر ڈورے کی مانند ایک سفید دھاری ضرور ہوتی ہے جو

سورج کی روشنی میں بہت چمکدار دکھائی دیتی ہے اور لہرائی ہوئی نظر آتی ہے پتھر سا زار اور جوہری

اس سفید دھاری کو سوت کہتے ہیں۔

☆ اس پتھر کو عربی زبان میں عین البریرہ کہا گیا ہے۔

☆ لہنیا کو فارسی زبان میں گر بہ چشم کہتے ہیں۔

☆ سنسکرت زبان میں اس کا نام لینوزن ہے۔

انگریزی زبان میں اسے Cat's Eye کا نام دیا گیا ہے۔

لہنیا کے دستیابی مقامات:

لہنیا زیادہ تر امریکہ بھارت اور برازیل میں پایا جاتا ہے لیکن اس پتھر کو یہودی

اور اسرائیلی باشندے سب قوموں سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

لہنیا سے علاج:

پھوڑے پھنسیاں کا علاج:

گرمی کے موسم میں بچوں اور بڑوں کو اکثر پھنسیاں ٹپکتی ہیں۔ جن لوگوں کا جگر خراب

ہو یا جگر میں لہریات اور فولاد کی کمی ہو، انہیں ہر موسم میں پھنسیاں ٹپکتی رہتی ہیں۔ عام پھوڑا پھنسی

زیادہ خطرناک نہیں ہوتی اور اس میں ایک ہی دانہ ہوتا ہے لیکن جب ایک سے زیادہ پھوڑے

پھنسیاں ایک دوسرے کے بالکل قریب قریب تشکیل پائیں تو یہ خطرناک صورت حال ہوتی

ہے۔ ڈاکٹر ایس اور گردوں کی بیماریوں میں مبتلا افراد کو اکثر پھوڑے پھنسیوں کا شکار رہتے ہیں۔ یہ

فون کی خرابی سے بھی ہو سکتے ہیں۔ پھنسیوں کو انگلیوں سے دبانا نہیں چاہیے بالخصوص چہرے

اور کان کی پھنسیوں کو ورنہ ان میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان کی پیدائش کا باعث جسم کے زائد

ذرات ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لہنیا 5 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

تیز بخار کا علاج:

یہ سینڈ فلائی نامی مکھی کے کاٹنے سے ہوتا ہے جو کہ زیادہ تر افریقہ میں پائی جاتی

ہے۔ جب یہ مکھی انسان کو کاٹتی ہے تو ایک خاص قسم کا وائرس جسم میں داخل کر دیتی ہے۔ اس کے

دماغ کے 3 تا 4 دن کے بعد تیز بخار ہوتا ہے۔ سر اور کمر میں شدید درد ہوتا ہے اور مٹکی ہوتی ہے

نور روشنی برقی گنتی ہے، آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور آنکھیں پلانے سے درد ہوتا ہے۔ مزید برآں

نہیں اور بھوک شتم ہو جاتی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں تکی کی سہولت کافی بڑھ جاتی ہے جب کہ وائرس تکی میں قیام پذیر ہوتا ہے۔ بتدریج خون کی کمی لاحق ہو جاتی ہے۔ ناگلوں میں سوجن محسوس ہوتی ہے۔ وائرس خون کے علاوہ ہڈیوں کے گودے میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لہسنیا 6 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں زمرہ اضافی طور پر استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### زخموں سے خون بہنے کا علاج:

جب کسی جگہ زخم ہو جائے اور وہاں سے خون نکلنا شروع ہو جائے تو زخم کے مقام کو پانی سے صاف کر کے پٹی باندھ دینی چاہیے۔ خون کے دباؤ کو روکنے کے لئے یہ کھنکھار دینی ہے کہ خون دل سے نکل کر شریانوں کے ذریعہ تمام بدن میں جاتا ہے۔ زخم والے مقام کو دیکھیں۔ اگر دل کے اوپر والے حصے سے مثلاً سر، چہرہ اور آنکھوں سے خون جاری ہے تو جان کے ان حصوں کو اونچا رکھیں اور زخم کے نیچے پٹی باندھ دیں۔ اگر سینے سے نیچے زخم ہو تو پاؤں، پیٹ اور پیڑ کے مقامات کو اونچا کر دیں۔ چار پائی یا تخت پر لٹا کر پاؤں کی طرف پاؤں میں دو اینٹیں رکھ دیں۔ خون کو بند کرنے کے لئے قدرت خون کو باہر کی ہوا کے ذریعہ گڑھا کر کے کھرٹھ بنا دیتی ہے۔ یہ کھرٹھ قدرتی پٹی کا کام کرتا ہے۔ اگلیا بھی زخم پر ایسی دوائی چھڑکتے اور لگاتے ہیں جو کہ خون کو گڑھا کر کے کھرٹھ بنا دیں۔ جب کسی جگہ چوٹ لگتی ہے یا زخم ہو جائے تو اس مقام کے ارد گرد نرم، سوج اور نیلا پن ظاہر ہو جاتا ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ کھوکھور کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لہسنیا 8 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## ترمری

(TOURMALINE)

اسے گندھرب بھی کہتے ہیں اس کے دیگر نام گندرب، ترسین، نرے لینا وغیرہ ہیں۔ اس کی متعدد بچہ ذیل اقسام ہیں۔

سبز ترمری:

یہ سرخ، قرمز، ارغوانی، گلابی اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

بہتر ترمری:

یہ زیتونی اور سبز رنگت کا حامل ہوتا ہے۔

سرا لہ پ کا کارکینک:

یہ زردی مائل سبز رنگ کا ترمری ہوتا ہے جو زبرد کی طرح کا ہوتا ہے۔

براون ترمری:

یہ ایک عام ترمری ہوتا ہے۔

ترمری کی خصوصیات:

اسے دور بین میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ انوکھی طاقت رکھتا ہے۔ یہ ایک روشن اور منور نگینہ ہوتا ہے۔ برازیل سے نیلے اور سبز رنگ کے ترمری حاصل ہوتے ہیں۔ انکے باہر یا سے سیاہ اور جزیرہ الہا سے سفید ترمری ملتے ہیں۔ یہ پتھریت، بھارت، پاکستان، دکن، سری لنکا، اور ٹنڈھاسکر میں بھی پایا جاتا ہے۔



## کہربا

(AMBER)

یہ شفاف اور جگمگاتا ہوا نگینہ معدنیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بعض روایات کے مطابق یہ نباتات سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ زرد، سفید، براؤن، سبز، سرخ، سیاہ اور نارنجی رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ حرارت پا کر پھول جاتا ہے اور پھر پتھل جاتا ہے۔ اس سے دور بین کے شیشے، انگوٹھیاں، مالاں اور کئی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ یہ مصنوعی طور پر بھی وسیع پیمانے پر تیار کیا جاتا ہے۔ اسے ادویات میں شامل کیا جاتا ہے اور وہ مستورات جو اولاد کے لئے بے قرار ہوں یا ان کے بچے شیر خوارگی میں انتقال کر جاتے ہوں انہیں گٹھ میں زرد رنگ کا کہربا پہننا چاہیے۔

یہ پتھر قدرت کا عجیب و غریب شاہکار ہے اپنے خوبصورت اور منفرد نکش رنگوں کی وجہ سے جواہرات میں شمار کیا جاتا ہے ترمیلن ایک ایسا جواہر ہے جو عمدہ رنگوں اور بہت ہی عمدہ قسموں میں پایا جاتا ہے۔ ترمیلن میں ایسے پتھر بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ رنگ پائے جاتے ہیں جن کے اندر کیٹس آئی (لہسنیا) کا اثر بالکل نمایاں طور پر نظر آتا ہے بعض پتھروں کے رنگ لہریں مارتے اور حرکت کرتے ہوئے ایک سرے سے دوسرے سرے تک واضح غیر واضح طور پر تبدیل ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں یا پھر وہ مختلف متوازی لائنوں کی صورت میں بھی نظر آتے ہیں۔ بلوری چمک کا پتھر ہے۔

کہربا کے رنگ:

- ☆ زرد
- ☆ سفید
- ☆ گلابی

## سرخ

سبز

ہیورا

سیاہ

خاستری

عربی میں اسے تروی کہتے ہیں۔

ترمیلن کو سنیا سی زبان میں ترامالی کہا جاتا ہے۔

اس پتھر کو انگریزی میں ترمیلن کہتے ہیں۔

ترمیلن کو سنسکرت میں گند ہرپ کا نام دیا گیا ہے۔

اردو میں اسے سنگ ترمری کہا جاتا ہے۔

کہربا کی خصوصیت:

اس کی ایک خصوصیت پاؤر الیکٹریسٹی کہلاتی ہے جب اسے گرم کیا جائے اور کسی کپڑے سے ہرگز اُجا جائے تو اس کے ایک حصے میں مثبت برقی چارج پیدا ہوتا ہے اور یہ چھوٹے ذروں کو ان کی طرف کھینچ لیتا ہے اس کی سختی کا درجہ بہت بلند ہے اور بہت جلدی یہ قیمتی پتھروں میں شمار کیا جانے لگے گا۔

کہربا کے کیمیائی اجزاء:

میکینیشیم، بیٹیم، کروم، سیلیکا، بیریم، المونیم، لوہا اس کے کیمیائی اجزاء ہیں۔

کہربا کے طبی افعال:

کہربا بد ہضمی کا خاتمہ کرتا ہے یعنی اس کے استعمال سے نظام ہضم درست رہتا ہے۔

کہربا درد گردہ والوں کیلئے بے حد مفید ہے۔

☆ کھربا برص کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔

☆ کھربا سے بالیجیو اور سوداوی امراض دور ہو جاتے ہیں۔

☆ کھربا بخار سے نجات دیتا ہے۔

☆ کھربا کوڑھ کو دور کرتا ہے۔

☆ کھربا کی اقسام:

برازیلیٹین:

یہ نیلے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

اسکودل:

اس میں لوہے کی آمیزش ہوتی ہے اس لیے سیاہی مائل رنگت کا ہوتا ہے۔

سائبریکا:

یہ پتھر سبز ازرقونی رنگ کا ہوتا ہے۔

رینے لائٹ:

یہ قسم گلابی جہنمی رنگ کی ہے۔

فیری لائٹ:

یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

انڈیگولاٹ:

یہ سیاہی مائل نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

دیو لائٹ:

اس پتھر کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔

کھربا کے معری خواص:

☆ کھربا گھٹنے پر بدکرداری اور گمراہی کے جذبات کا قلعہ شکن ہے۔

☆ انسانی کردار کی حفاظت بھی کرتا ہے اور انسان کو نفسی بے راہ روی سے روکتا ہے۔

☆ دل و دماغ کو تھکے خیالات اور فکارس سے بچاتا ہے۔

☆ کھربا پاس رکھنے کی وجہ سے بے خوابی کی پریشانی دور ہو جاتی ہے اور یہ پانگندہ

لوہوں سے بچاتا ہے۔

☆ کھربا سے علاج:

☆ اسہال کا علاج:

کبھی اسہال اور کبھی قبض، کھانے کے بعد پیٹ پر پوچھو، پیچھے ہند سے میں ملن، پیٹ میں ملن بالخصوص دائیں پہلی کے چپے، پہلی زبان، جسم میں تھکاوٹ سر میں درد، پوچھو اور پھر، نیم بے خوابی اور بیداری پر جسم میں تھکاوٹ اس کی علامات ہیں۔ گندی غذا کھانے اور گنداپانی پینے سے انکوں میں جو طفلی کیڑے داخل ہوتے ہیں وہ اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ ایسا بڑی آنت میں سوزش پیدا کرنے کے علاوہ وہاں سے دوران خون کے ذریعے جگر میں جا کر وہاں بھرا، اترقان اور موت کا باعث ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ایسا مگھموں میں جا کر وہاں پر سوزش اور بھڑکے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس صورت میں مریض کو نسواری رنگ کی فلم آتی ہے۔ پیٹ سے ہوا خارج کرنے کے لئے اکثر مریض ڈکار لیتے ہیں حالانکہ ڈکار لینے سے تغیر میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے ڈکار لینے سے احتراز کیا جائے۔ غذا میں چکنائیاں، ساگ، چاول، دودھ اور گوشت بھاری میں اضافہ کا باعث ہیں۔ مریض کو ڈکار لینے تکی ہوئی چیزیں، چاول، دودھ اور نسواری گندی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ اس کا علاج یہ ہے کہ کھربا 3 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## لعل

(SPINEL)

لعل کا رنگ ارغوانی پھول کی طرح ہوتا ہے۔ گرمی سردی اس میں یکساں ہے۔ بہت دیر دوم کی ہے۔ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ لعل پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ سیلان خون بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر اور دیگر باغی امراض دور ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سرمہ بنا کر آنکھ میں ڈالیں تو بصارت بڑھاتا ہے۔ عربی کتاب غداہ البلدان میں لکھا ہے کہ سندری گاؤ سے یہ حاصل ہوتے ہیں لعل مقدار میں چھوٹا ہو تو لائڈری کہلاتا ہے۔ جو اسے پہنتا ہے خوش و خرم رہتا ہے۔ خواب پریشان سے محفوظ رہتا ہے۔ طبی طریقہ سے مفرحات میں شامل کر کے استعمال کریں تو رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے اور غم و فکر سے نجات ملتی ہے۔

لعل بہترین جواہرات میں شمار ہوتا ہے۔ اور رنگ کے لحاظ سے یہ درجہ ذیل ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

- ☆ ارغوانی لعل
- ☆ پیازی لعل
- ☆ قسمی لعل
- ☆ رمانی لعل
- ☆ عتربی لعل
- ☆ دوشابی لعل
- ☆ پیکانی لعل
- ☆ قسبی لعل

اس کے مختلف نام ہیں آنکھ میں اسے Spinel اور Ruby کہتے ہیں۔ جو لعل کی طرح ہوا سے سپائیکل روئی کہا جاتا ہے اور جس میں زرد رنگ کی آمیزش ہوا سے نیل لعل کا نام دیا جاتا ہے۔ جبکہ بھورا سرخ لعل المنڈاکن سپائیکل کہلاتا ہے اور زردی مائل رنگت کا لعل اس روئی سے مل کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی مختلف اقسام ہلیو نیٹ، سلو نیٹ، گھنا نیٹ، کریو نیٹ، کارو سپائیکل اور ڈائی سیلوٹ ہیں۔ سنسکرت میں اسے مانکیہ یا مانگ کہا جاتا ہے۔ بہترین یا قوت بھی لعل کہلاتا ہے۔ اس کا ڈاکٹھ کروا ہوتا ہے۔ اور یہ معتدل مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

لعل کی صلاحیت:

اس کی بخشی یا قوت کے برابر یعنی ۸ درجہ کی ہے۔ اس لئے صرف الماس، یا قوت اور نیلم ہی کا ٹاٹا جاسکتا ہے جبکہ یہ بھیکم کو آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔

لعل کی برقی قوت:

طاقت انعکاس واحد ہے جو کسی اور جوہر میں اتنی روشن نہیں ہے صرف ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے نہیں۔

لعل کی خصوصیات:

- ☆ لعل رومان اور محبت کا علمبردار ہوتا ہے۔
- ☆ لعل روزگار کے بہتر مواقع پیدا کرتا ہے۔
- ☆ لعل سے عرفان و ادراک کو فروغ ملتا ہے۔
- ☆ لعل کے رنگ میں تبدیلی کسی اہم واقعہ کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔
- ☆ لعل پریشان خیالی سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ☆ لعل کو شعراء اپنے محبوب کے لبوں کی سرخ چٹکھڑیوں سے بھی تشبیہ دیتے ہیں اور



انہیں "اب العلیں" کہتے ہیں۔

کرنڈ:

اسے انگلش میں کورنڈم کہا جاتا ہے۔ یہ سخت جواہر میں شمار ہوتا ہے۔ یہ بلوریں جامد سفید، نیلے اور بھورے ہوتے ہیں۔ ان کو گزرنے سے برقی قوت بھی پیدا ہوتی ہے۔ راکٹ سے یہ خوب دھکتے ہیں اور تیزاب میں حل نہیں ہوتے۔

قیمت میں یا قوت و نیلم پر بولا جاتا ہے۔ سختی 9 درجہ ہے۔ طاقت انکاس 1.7 ہے۔ ناگدافیتی ہے تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔

کرنج:

یہ بھی کورنڈم کی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسرائیل میں اسے شیر کہا جاتا ہے۔ یہ بلوریں جو ہر بھورا، زردی مائل، سبز اور نیلگوں رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے انگلش میں Emery کہا جاتا ہے۔

اس سے دیگر جواہرات کو جلادی جاتی ہے۔ اس میں سختی 9 درجہ کی ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے اگر اسے نمی دی جائے تو اس سے بڑی تیز بوا آتی ہے۔

کارکیتک:

مشرقی زیر جہد بھی کہلاتا ہے۔ جو گہرا سبز، گھاس جیسا سبز، سبزی مائل سفید زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ہر تیزاب اس پر بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کی چمک بلوریں درونی ہے۔ اس کے اندر دو دھیا رنگ مائل پتیل دکھائی دیتا ہے۔ طاقت انکاس دو چہرہ ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور چند ساخت تک رہتی ہے۔ سوہاگہ کی مدد سے کھل جاتا ہے۔ اسے انگریزی میں چرنسو بیرل کہتے ہیں۔ چرنسو لیت اس سے ایک علیحدہ جوہر ہے۔ اس کی سختی 8.5 درجہ کی ہے۔

ایلیگزینڈرائٹ:

سرخ سبز رنگ کا کارکیتک ایلیگزینڈرائٹ شاہ روں کے نام سے مشہور ہے اس کی سطح کے نیچے در سے روئی سبز رنگ منعکس ہوتا ہے۔ عمدہ روشنی میں تاریخی، گہرا سبز اور درمیانی سرخ رنگ لایاں ہوتا ہے۔ ملائم حد و حد میں ہلکا سبز رنگ ہوتا ہے۔ گہرے حد و حد میں سرخ رنگ ہوتا ہے۔ ان کو شعاع آفتاب یا شعلہ کے رو برو کیا جائے تو سرخ رنگ تیز ہو جاتا ہے۔

یہ پتھر قدیم رومی بادشاہ ایلیگزینڈر کے دور حکومت میں (کوہ پوراں) روں میں دریافت ہوا تھا اس لیے اس کا نام بادشاہ کے نام پر ایلیگزینڈرائٹ رکھا گیا اور تب سے یہ دنیا کے رنگ میں اسی نام سے مشہور ہے اس پتھر کے مختلف رنگ ہیں۔ اس کی ایک قسم تاریخی رنگ کی ہے یہ دوسرے رنگوں کے مقابلے میں زیادہ خوبصورت اور خواص کا حامل ہوتا ہے باقی رنگ درجہ 1 تا 5 ہیں۔

سرخ

سبز

قرمزی

زرد

چاکلیٹی:

اس کی دو قسمیں ہیں۔

ایلیٹری ایلیگزینڈرائٹ:

یہ پتھر سری لنکا (سیلون) سے نکالا جاتا ہے یہ سب سے اعلیٰ قسم بھی جاتی ہے۔

ناہرین ایلیگزینڈرائٹ:

اس پتھر کو سائبریا سے حاصل کیا جاتا ہے۔

لعل کے خواص:

اعتماد و استحکام:

لعل انسان میں ثابت قدمی اور فراخ دلی پیدا کرتا ہے اعتماد میں اضافہ کرتا ہے ہر شخصیت کو مضبوط بناتا ہے۔

حیثیت و مرتبہ:

لعل الیگزینڈر رائج انسان کی سماجی حیثیت اور کاروبار میں ترقی دیتا ہے مرتبہ بلند کرتا ہے۔

عشق و محبت:

لعل محبت کرنے والوں کیلئے بہت مفید ہے رومانس میں کامیاب کرتا ہے اور محبت میں اضافہ کرتا ہے۔

شخصیت ساز:

لعل انسان میں کشش کا موجب ہے یہ آدمی کو پرکشش بناتا ہے اور شخصیت میں گہوار پیدا کرتا ہے۔

افزائش حسن نسواں:

لعل کے استعمال سے خواتین کے حسن و جمال کی افزائش ہوتی ہے۔ یہ خواتین کی نسوانیت اور حسن و جوانی میں اضافہ اور کشش پیدا کرتا ہے۔

لعل کے کیمیائی عناصر:

الیگزینڈر رائج میں درج ذیل کیمیائی عناصر پائے گئے ہیں۔

المونیم

چرم

آئرن

الیگزینڈر رائج کا تعلق برج اسد سے ہے جس پر ستارہ شمس حکمران ہے چنانچہ یہ اسدی افراہ کا کلی استون ہے اور 24 جولائی تا 23 اگست کے دوران پیدا ہونے والے اسدی افراہ کا تھو استون ہے اور انہی افراہ کو اس آتا ہے۔

لعل کے دستیابی مقامات:

عام طور پر الیگزینڈر رائج کے ذخائر سیلون، ملائیکر، برازیل اور روس میں پائے جاتے ہیں۔

لعل سے علاج:

ادوا کا علاج:

خون کی رسد اور ہاتھوں کے افعال میں لگا تار دباؤ کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس لئے سادہ رسولیاں اثر و نفی کا باعث بنتی ہیں جن کی وجہ سے ہڈیاں کی اثر و نفی بھی کی جاسکتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لعل 6 رقی استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

## حدید

(SCHORL)

حدید کے دانوں سے تیج بنائی جاتی ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل خاکی ہوتا ہے اس کو حجر خبابان، سلطان مہرہ اور صندل حدید بھی کہا جاتا ہے۔ مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔ طبی طور پر نہایت مفید ہے۔

سنگ حدید یا حجر الحدید (Corel):

یہ کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہے سرد اور خشک مزاج رکھتا ہے اس میں لوہے کی آمیزش بہت ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس پر مقناطیس کا اثر نہیں ہوتا۔

حدید کے رنگ:

لوہے کی آمیزش نے اسے سیاہ رنگ دے دیا ہے یہ گہرا سیاہ، ہلکا سیاہ اور خاکی سیاہ رنگ کا ہوتا ہے لیکن اس کا سب سے مقبول پتھر گہرا سیاہ ہوتا ہے۔

حدید کی اقسام:

☆ حدید کو عربی میں حجر الحدید کا نام دیا گیا ہے۔

☆ حدید کو فارسی میں سرطان مہرہ یا صندل حدید کہا جاتا ہے۔

☆ انگریزی میں اس پتھر کو کورل کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں اسے سنگ حدید کہا جاتا ہے۔

حدید کے طبی افعال:

☆ طبی اصول میں حکماء کے نزدیک کمزور عضو پر پیس کر لگانا عضو کو قوی کرتا ہے۔

حدید کو پرنڈے کے پندے سے گھس کر درم، سوزش اور درد کے مقام پر لگانے سے سکون

☆ حدید کو خارش اور پیکوں کی سوزش میں گھس کر لگانا سودمند ہے۔

☆ حدید فطقان کو دفع کر دیتا ہے۔

☆ حدید کے سحری خواص:

☆ حدید کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اس کو نجاست کی حالت میں اتار

دینا چاہیے۔

☆ حدید سستی اور کابلی کا خاتمہ کرتا ہے۔

☆ حدید شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

☆ حدید جادو کا اثر نہیں ہونے دیتا۔

☆ حدید خوف کو دور کرتا ہے۔

☆ حدید کو استعمال کرنے سے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

☆ حدید مشکلات کو رفع کرتا ہے اور بری نظر سے بچاتا ہے۔

☆ حدید وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

☆ اگر حدید کے نیچے مشک رکھا جائے تو فائدہ پہنچتا ہے تاہم اس پتھر کا وزن چھرتی سے

زیادہ بڑگزنیں ہونا چاہیے۔

حدید کے تاریخی واقعات:

حدید مرغ، سورج اور چاند کے منحوس اثرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس کو حاکم شہر سے جان کا خطرہ تھا آپ نے اس کو حدید کی انگوٹھی پر چند قرآنی آیات کندہ کروا کر پہنے کا مشورہ دیا اور جب اسی آدمی نے



اس قسم کی انگوٹھی پہن لی تو اس کے بعد ہمیشہ کیلئے حاکم کے شر سے بچ گیا۔

☆ روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس حدید کی انگوٹھی تھی اس پتھر پر  
"اللہ" کندہ کیا ہوا تھا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سنگ حدید کی ایک انگوٹھی پیش کی  
اس پر محمد ﷺ کندہ تھا آپ ﷺ نے بعد خوشی اسی انگوٹھی کو اپنی انگشت مبارک میں پہن  
لیا۔

حدید کی خاص بات:

اس پتھر کو روزگاری ترقی اور کاروبار میں برکت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اگر کوئی شخص  
کسی ادارے میں اس پتھر کی کوئی پیٹ نصب کروائے۔ اور اس پر کلمہ شریف کندہ کرائے اور  
اس کے نیچے ادارے کا نام اور مالک کا نام بھی کندہ کرایا جائے تو اس صورت میں وہ ادا جانشین  
کامیابی کے مراحل طے کرے گا اور ہر قسم کے نقصان سے بچ جائے گا۔

حدید کے دستیابی مقامات:

یہ پتھر چین ہندوستان روس برآمد غاسکریلون اور برازیل وغیرہ کے ممالک میں پایا  
جاتا ہے تاہم جو پتھر چین سے حاصل ہوتا ہے وہ سب سے اعلیٰ کوالٹی کا ہے۔

حدید سے علاج:

ہڈیوں کی سوزش کا علاج:

بیراتھائی رائڈ گینڈز کا ضرورت سے زیادہ کام کرنا اس مرض کا باعث بن سکتا ہے۔  
زلزل ہڈیوں اور جسم کے تمام خشک حصوں پر حکمران ہے اور وہی اس بیماری کو پیدا کرنے کا موجب  
ہے۔ ہڈیوں کی سوزش انتہائی تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حدید 7 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## حجر القمر

### MOON STONE

روم والے اسے لونیز (Lunar) اور یونان والے اپریٹین کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ اس  
میں چاند کی شبیہ نظر آتی ہے۔ جو چاند کی جسامت کے گھٹنے کے ساتھ کھٹکی اور بڑھنے کے ساتھ بڑھتی  
ہے۔ اپریٹین کا مطلب "چمکتا چاند" ہے۔ اس کے دیگر نام چند رکات، اللہ نور بھی کی، ڈیون اور پٹرالونز  
ہیں۔ اس کی درج ذیل اقسام ہیں۔

یشوی:

یہ مونٹ سمجھا جاتا ہے اور اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

شرقی مائل:

یہ مذکر سمجھا جاتا ہے۔

رایٹین:

اسے ایک منفرد پتھر سمجھا جاتا ہے۔

رنگ عقاب:

یہ پتھر باز کے آشیانے میں پایا جاتا ہے اور نہایت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

چشم مائی:

Fish's Eye یہ بھی ایک خوبصورت گمین ہوتا ہے جو مچھلی کی آنکھ جیسا ہوتا ہے۔

حجر القمر سیمائی چمکیلا، سفید اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پتھر کے گرد ایک ہال ہوتا ہے  
اور شرمایام میں زیادہ سفید اور اخیر ایام قمر میں ہلکا ہو جاتا ہے۔

## حجر القمر کی خصوصیات:

- ☆ حجر القمر جس درخت کے ساتھ باندھا جائے اس پر پھل کثرت سے آتا ہے۔
- ☆ حجر القمر منور گیند ہے۔ جس کا مزاج سرد خشک ہے۔
- ☆ حجر القمر وجدان و ادراک میں اضافہ کرتا ہے۔
- ☆ حجر القمر کی موجودگی میں انسان کو تقویت دیتی ہے۔
- ☆ حجر القمر کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

## حجر القمر سے علاج:

### کوڑھ کا علاج:

کوڑھ ایک متعدی مرض ہے جو اس کے مریض کے ساتھ کھانے پینے اس کا لباس پہننے اور بار بار ہاتھ لگانے سے تندرست افراد کو ہو جاتا ہے۔ طب جدید نے جس طرح چیچک کو بڑے سے اکھاڑ پھینکا ہے، اس طرح کوڑھ کے پھیلاؤ اور بچاؤ میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس بیماری کا زخم جسم کے جس حصہ پر ظاہر ہو، اسے ہمیشہ کے لئے گلا کر شتم کر دیتا ہے۔ اس مرض میں جب درد بھی ہو تو بھیڑ کا خالص اور تازہ دودھ شیم گرم کر کے پلاتا مفید ہوتا ہے۔ مریض کو دودھ اور آگے کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے اور نمک کم از کم استعمال کرنا چاہیے۔ پرندوں کا گوشت جو اور بڑائی روٹی اور ان کا حریہ، مچھلی، دودھ اور شہد، انجیر، انگور، خشک، بادام کوڑھ کے مریض کے لئے مفید غذائیں ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حجر القمر اور سرخ مرجان مشترکہ 4 رقی استعمال کریں۔ انشاء اللہ

فائدہ ہوگا۔

## پلک

یہ سرخ، سرخ بھورا، زرد، بنز، سیاہ، اور سفید رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ اورغوانی رنگ کا پتھر اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس کو پھلانا کافی مشکل ہوتا ہے۔

انگریزی میں اسے گارٹ کہتے ہیں۔ اس کے بھی کئی ایک نام ہیں۔

الہینڈائن

عمدہ اورغوانی رنگ

کارہنگل

پائروپ، رنگ خون سا سرخ و سیاہی مائل

ایسوانیٹ یا سانس سٹون اسے ہندی میں شاکہری کہتے ہیں اس کی اور بھی قسمیں ہیں مختلف ممالک کے پلک مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔

اس میں سختی 7.5 درجہ ہے رنگ سرخ، سرخ بھورا، زرد، سفید، بنز اور سیاہ ہے۔ طاقت اندک اس واحد ہے ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دھوکئی کے آگے بمشکل پھلتا ہے۔

### جلدی امراض کا علاج:

ان امراض میں اندرونی نظام کی انفیکشن کی وجہ سے ہونے والی خارش، پھوڑے، بھریاں، داغ دھبے اور کیل مہا سے وغیرہ شامل ہیں۔ بعض امراض شتم ہونے کے باوجود جلد پر اپنے نشانات چھوڑ جاتے ہیں۔ ان میں چیچک، لاکڑا کا کڑا، خسرہ، سرخ بخار اور آتھک وغیرہ شامل ہیں۔ جلد کے اہم امراض حسب ذیل ہیں۔

خارش، پھوڑے، ورم، حساسیت، ایگزیرما

اس کا علاج یہ ہے کہ پلک 4 رقی استعمال کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## شرف ستارگان کی الواح

اپنے نام یا ستارے کے مطابق لوح بنوا کر کامیاب زندگی بسر کریں!

### لوح شرف شمس

جیسا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ سورج نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے تمام سیارگان اسی کے ماتحت چلتے ہیں۔ ہر ایک اس کے تابع ہے۔ ہر ایک اس سے خوراک یعنی روشنی لے کر چلتا ہے۔ یوں کہہ لیں کہ یہ بادشاہ ہے اور باقی سب اس کے محتاج ہیں اسی طرح جو کوئی اس لوح شمس کو اپنے پاس رکھے گا وہ تمام مخلوق میں نمایاں حیثیت سے ابھرے گا یہ ایک ایسی لوح ہے جو انسان کو بعض اوقات تو تحت مرگ سے اٹھا کر تحت شاہی تک لے جاتی ہے۔ تغیر حکمران و افسران کے لیے قوی الاثر ہے آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوح شمس ایک خوش بختی کی لوح ہے حامل لوح اپنے اندر ایک عجیب سی قوت محسوس کرتا ہے۔ اس لئے لوح شمس بنوا کر پاس رکھیں۔

### لوح شرف مشتری

مالی خوش بختی، حصول دولت آمدنی کے مختلف ذرائع کو ترقی دینا انعامی اسکیموں میں فائدہ، مستقبل کی بہتری کی تیاری اور ترقی کے استحکام کیلئے لوح مشتری بنوا کر پاس رکھیں۔

### لوح شرف زحل

کاموں میں رکاوٹ، جائیداد کے تنازعات پرانے امراض ضدی امراض غصہ جادو و آسیب سے نجات، دشمن سے حفاظت کیلئے بنوا کر پاس رکھیں۔

### لوح شرف مریخ

دل کی گھبراہٹ، ڈپریشن مردانہ امراض خواتین کے امراض، خون کی کمی آسیب سے نجات افسران بالا کی توجہ اور رجوع خلق کیلئے لوح مریخ بنوا کر پاس رکھیں۔

## لوح شرف زہرہ

لوح زہرہ تغیری بہت بڑی قوت اپنے اندر محفوظ رکھتی ہے۔ جس کے پاس یہ لوح ہوگی لوگ واقف تا واقف، چھوٹے بڑے، مرد و خواتین سب اس کی طرف کھینچے چلے آئیں گے وہ لوگ جن کا کاروبار عوام الناس سے متعلق ہے مثلاً وکیل، ڈاکٹر، دکاندار اور دیگر اس طرح کے کاروباری حضرات اس لوح مبارک کو پاس رکھیں تو کام کا بخود بخود کھینچے چلے آئیں گے۔ ستارہ لڑکا یا لڑکی پاس رکھے تو جلد مناسب رشتہ ملے گا۔ یہ ایک عجیب لوح مبارک ہے جو کوئی اس کو استعمال میں لائے گا وہ خود اس کے کمالات دیکھے گا، بنوا کر پاس رکھیں۔

### لوح شرف عطارد

علمی ترقی حافظے میں اضافہ تعلیم میں کامیابی یادداشت اور باغبانی کیلئے اور روحانی علوم اور زناپورٹ تجارت اور کمیونیکیشن سے منسلک افراد کیلئے بنوا کر پاس رکھیں۔

### لوح شرف سبع ستارگان

سات ستاروں کی یکجا لوح خیر و برکت مالی خوش بختی تغیر غلق مرد اور عورتوں کے پرانے امراض شادی میں تاخیر اور رکاوٹ علمی ترقی، تعلیم میں کامیابی، گھریلو پریشانیوں سے نجات اور ہر کام کیلئے لوح سبع ستارگان بنوا کر پاس رکھیں۔

### لوح رشتہ

بچوں کی شادی میں تاخیر، شادی نہ ہوتی ہو یا ہو کر ٹوٹ جاتی ہو نیز بچوں میں پیار و محبت کیلئے اور جلد نیک رشتہ کے اسباب کیلئے لوح صالحہ رشتہ بنوا کر پاس رکھیں۔

رابطہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت اور ٹیلی فون کریں۔

سید ذیشان نظامی عفی عنہ، نزد انکم ٹیکس آفس نظامی ہاؤس سول لائن جہلم

0544-623643

0300-5421086



## حجر الشمس

(Sun Stone)

اسے اڈولیر یا، میلکٹ، میلے سنون، پروفری بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ایک بے رنگ پتھر ہوتا ہے اور اس کے گرد ایک آفتابی حلقہ ہوتا ہے۔ یہ زردی مائل نیلا، یا زردی مائل بھورا ہوتا ہے روایات کے مطابق اس کے ساتھ جنات منسلک ہوتے ہیں جو پہننے والے کو حوصلہ اور طاقت دیتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ سرخ بھورے رنگ کا پتھر ہوتا ہے مگر اس میں زردی کی جھلک ہوتی ہے سفید پتھر میں سنہرا رنگ جھلکتا ہے اور شکل میں بلور سے ملتا جلتا ہے یہ بہت خوبیوں کا مالک ہے سورج کی طرح اپنے چاروں طرف ایک ہالہ رکھتا ہے۔

☆ عربی میں اسے حجر الشمس کہا جاتا ہے۔

☆ انگریزی میں اسے Sun Stone کہا جاتا ہے۔

☆ اس پتھر کو سنسکرت میں سوریا کا نام دیا گیا ہے۔

☆ مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں مثلاً میلکٹ، میلے سنون، پروفری وغیرہ

☆ حجر الشمس کے سحری خواص:

☆ حجر الشمس دل و دماغ کو سکون اور فرحت بخشتا ہے مسرتوں سے مالا مال کرتا

☆ ہے۔

☆ حجر الشمس انسان کو خوف و ہراس اور ڈرنے سے بچاتا ہے۔

☆ حجر الشمس آدمی میں وفا شعاری کے بہترین جذبات کی نشوونما کرتا ہے۔

☆ حجر الشمس چاندی کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اس کی انگوٹھی جنون اور خفتان میں

☆ نیلے ہے۔ حجر الشمس کمر میں باندھنے سے درد نہیں ہوتا۔

☆ قدیم حکماء نے لکھا ہے کہ حجر الشمس کو درخت خرما پر باندھنے سے پھل زیادہ آتے

☆ حجر الشمس نیند نہ آنے یا بے خوابی کے امراض کو دور کرتا ہے۔

☆ حجر الشمس کی وجہ سے خلل دماغ جنون اور پاگل پن جاتا رہتا ہے۔

☆ حجر الشمس کی انگوٹھی بہت سے امراض کے علاوہ آفات مادی وارضی سے بچاتی ہے

☆ اور انسان میں اعلیٰ قسم کے اوصاف پیدا کرتی ہے۔

☆ حجر الشمس کو بھجور کے درخت پر باندھا جائے تو بھجوریں زیادہ آتی ہیں۔

☆ حجر الشمس جنون اور پاگل پن سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ حجر الشمس کی موجودگی میں انسان خواب میں نہیں ڈرتا۔

☆ حجر الشمس کی کیسیائی ترکیب:

☆ اس چنگدار اور بے حد خوشنما پتھر میں آسکین، المیوینیا، سلیکا، سوڈا کروم اور ہینیم کے

☆ کیسیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

☆ گلی اسٹون:

☆ اس پتھر کا موافق ستارہ شمس ہے سن سنون کا تعلق برج اسد سے ہے جو لوگ

☆ 24 جولائی تا 23 اگست کے درمیان پیدا ہوتے ہیں ان کیلئے حجر الشمس برتھ سنون یا پیدائشی پتھر

☆ کہلاتا ہے اس کے علاوہ جن کے نام کا حرف اول م، و، و، ج اور خ سے شروع ہوتا ہے ان سب

☆ لوگوں کو سن سنون راس آتا ہے یہ ان لوگوں کیلئے بھی خیر و برکت کا سبب ہوتا ہے جو نام یا تاریخ

☆ پیدائش کے سبب عدد چار سے تعلق رکھتے ہیں۔

حجر الشمس سے علاج:

قبض کا علاج:

ایک صحت مند شخص کو چوبیس گھنٹوں میں ایک بار اجابت ہوتی ہے تاہم ایک سے زیادہ بار بیت اللہ یا روزانہ اجابت آتا بھی تاہم یہ نہیں ہے۔ بہر حال جن لوگوں کو باقاعدگی سے اجابت ہوتی ہو اور وہ بند ہو جائے تو یہ قبض کہلائے گی۔ ایک خاص وقت پر بیت اللہ یا اجابت عادت بن جاتی ہے اور جب کسی وجہ سے اس عادت کے پورا کرنے میں رکاوٹ ہو تو قبض کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسمانی کمزوری، خوراک میں وٹامن بالخصوص وٹامن بی کی مسلسل کمی اور صاف شدہ غذاؤں کا استعمال قبض پیدا کرنے کا موجب ہے۔ یہ ضروری ہے کہ خوراک میں ناقابل اضمینہ عناصر بھی شامل ہوں کیونکہ ان کی موجودگی آنتوں پر وزن ڈال کر ان میں تحریک پیدا کر کے اجابت لاتی ہے۔ سخت اور خشک اجابت بھی قے کی ذیل میں آتی ہے۔ آنتوں میں رکاوٹوں اور دیگر بیماریاں، آنتوں کی رسولیاں، پیٹ میں پانی قبض کی عام وجوہات ہیں۔ دائمی قبض، اپنڈیکس، بواسیر، باسور اور معقد کے پھوڑے جیسی بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔ قبض کے علاج میں بنیادی طور پر ایسی غذائیں دی جائیں جن میں پھوک زیادہ ہو۔ گوشت ہمیشہ سبزی کے علاوہ استعمال کیا جائے۔ موٹی پھلوں اور کئی سبزیوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال قبض رفع کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ مزید براں صبح نہار منہ پانی کا ایک گلاس پینا اور صبح و شام چھل تھلی کرنا بھی موثر ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حجر الشمس 6 رقی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ

فائدہ ہوگا۔

## سنگ سیم

(JADE)

اس کو نقر ایٹ (گردہ) پو، سوپ، سٹون اور حجر السیم کہا جاتا ہے۔

یہ بلوریں اور مرداری چمک دکھتا ہے۔ اس کا شمار سخت جواہرات میں ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سفید، دووہیا، سبز اور نیلا ہوتا ہے۔

پرانے وقتوں میں اس پتھر سے ٹایاب برتن بھی تراشے جاتے تھے۔ اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے اگر زہر کے پاس کیا جائے تو یہ پتھر فوراً متحرک اور سرکش ہو جاتا ہے۔ یہ بلوری سخت قسم کا پتھر ہے سنگ جیڈ کی ایک خاص قسم ہے اس پتھر کو قدرت نے یہ عطا دیا ہے کہ کسی شخص کے پاس اگر زہر ہو اور وہ اس پتھر کے پاس جائے تو یہ حرکت میں آتا ہے۔

سنگ سیم کی اقسام اور رنگ:

یہ مختلف اقسام میں پایا جاتا ہے خاص طور پر یہ پتھر نیلا، سرخ، پیلا، سیاہ، نارنجی اور ہلکی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ ان تمام رنگوں کے پتھر ٹرانسف جیڈ کہلاتے ہیں اور سبز رنگ کے پتھے کو اورینٹل جیڈ کا نام دیا گیا ہے۔

☆ مرنی میں اس پتھر کو حجر السیم کہا جاتا ہے۔

☆ سنگرت زبان میں اسے پہلو کا نام دیا گیا ہے۔

☆ انگریزی میں اسے جیڈ کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں اس کو سنگ سیم کہتے ہیں۔

سنگ سیم کے تاریخی واقعات:

زمانہ قدیم ہی سے اس کی بڑی قدر و قیمت تھی بادشاہوں کے دسترخواں یا بازار و بند میں

رہتا تھا اب یہ نایاب ہے وزیر نظام الملک حسن بن علی نے سیر الملوک میں تحریر کیا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک روز کہا کہ میری سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام سے کم نہیں میرے پاس جس قدر مال اور ہتھیار ہیں وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہیں ہوئے۔ اس وقت حاضرین دربار میں سے ایک شخص نے بادشاہ سے عرض کیا میرے پاس ایک ایسی نادر و نایاب چیز ہے جو کسی فرمانروا کے پاس نہیں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو میرے پاس نہیں اس شخص نے حجر السیم کا تذکرہ کیا اور کہا قدرت نے اس پتھر میں خاص صفت اور اثر عطا کیا ہے۔

بادشاہ نے اس پتھر کا تجربہ کیا اور اپنے غرور کے الفاظ پر تادم ہو کر حجر السیم کو اس سے خرید لیا۔ زمانہ قدیم میں اس کے برتن تیار کیے جاتے تھے یہ وہی پتھر ہے جو اردو زبان میں ایک قول اور محاورہ بن چکا ہے دولت کے اظہار میں اکثر سیم و زر کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ خوش نما پتھر چینی لوگوں میں بڑی اہمیت اور بابرکت و مقدس مانا جاتا ہے۔

تاریخی حقائق کے مطابق یہ پتھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے کئی ہزار سال پہلے انسان نے دریافت کر لیا تھا اہل چین روحانی طور پر اس پتھر سے عقیدت رکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر سنگ سیم کسی مردہ جسم کے ساتھ رکھ دیا جائے تو مرنے والے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

**سنگ سیم کے طبی افعال:**

- ☆ سنگ سیم جریان کا خاتمہ کرتا ہے۔
- ☆ سنگ سیم کے استعمال سے چہرے پر داغ دھبے اور کیل مہاے ختم ہو جاتے ہیں۔
- ☆ سنگ سیم عورتوں کی متعدد غلطیوں اور باطنی بیماریوں کا علاج ہے عورتوں کو اسقاط حمل سے بچاتا ہے۔

☆ سنگ سیم بخار سے بچاتا ہے۔

**سنگ سیم کے سحری خواص:**

- ☆ سنگ سیم مافوق الفطرت قوتیں اور پراسرار مخفی قوتیں پیدا کرتا ہے۔

سنگ سیم انسان کو اضطراب سے بچاتی ہے اور اضطرابی کیفیتوں سے بچاتا ہے۔  
فرد پریشانیوں کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں مثلاً خلل دماغ اور اعصابی کمزوری وغیرہ محفوظ رکھتا ہے۔

سنگ سیم اعصابی نظام و اعصاب کے عضلات کو پوری طرح کنٹرول کرتا ہے۔  
سنگ سیم سے زہری موجدگی کا پتہ چلا یا جاسکتا ہے کیونکہ یہ زہری نشانہ ہی کرتا ہے  
ان کے علاوہ بچوں اور بڑوں کو موتی جھرے سے بچاتا ہے۔

**سنگ سیم کے کیمیائی عناصر:**

اس میں ایلومینیا، زرکولم، سیلیکا، سوڈا کرومیم، لیکسائٹ کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

**سنگ سیم سے علاج:**

**کالے موتیا کا علاج:**

آنکھ کے دو حصے گاڑھی رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک سامنے کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے بعد عذرہ آتا ہے۔ عذرہ کے عقب میں پھر رطوبت والا حصہ ہے۔ یہ رطوبت گردش میں رہتی ہیں اور ان کا ایک دباؤ ہوتا ہے۔ پرانے موتیا بند، بڑھاپے اور دیگر ذہانت کی بنا پر اس رطوبت کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے آنکھ کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور بصارت میں کمی آنے لگتی ہے۔ دیکھنے کے دوران فضا میں تصوراتی اشیاء اثراتی نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد نظر آہستہ آہستہ کم ہو کر اندھا پن پر ختم ہوتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں اندھا پن کا شکار ہونے والوں میں سے ساٹھ فیصد سیاہ موتیا کے مریض ہیں۔ آنکھ میں دباؤ کم کرنے کے لئے ایک ہی دوا دنیا کے ہر ملک میں مقبول ہے اس کا نام پیلو کارپائن ہے۔ اس کو آنکھ میں ڈالنے والے محلول ایک فیصدی سے چار فیصدی تک آتے ہیں۔ دباؤ اگر زیادہ ہو تو یہ آنکھوں میں بار بار ڈالی جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سنگ سیم 4 رقی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔



## اپنی ڈوٹ

(Apidoot)

پستی رنگ کا یہ پتھر بہت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے اس پتھر میں بہت آب و تاب اور چمک ہوتی ہے اس کا انگریزی نام اپنی ڈوٹ ہے اور یہ دوسری زبانوں میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا ہے پستی رنگ کے علاوہ چند دوسرے رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

اپنی ڈوٹ کے کیمیائی عناصر:

☆ کیمیشم

☆ سیلیکا

☆ آئرن

☆ ایلومینیا

اپنی ڈوٹ کے طبی افعال:

امراض حلق و سانس:

اپنی ڈوٹ حلق کی بیماریوں سے بچاتا ہے سانس کی نالی میں انفیکشن سے بچاتا ہے۔

امراض معدہ:

اپنی ڈوٹ معدے کے امراض کو دور کرتا ہے نظام ہضم میں خرابی سے بچاتا ہے۔

نزہ و زکام:

اپنی ڈوٹ انسان کو نزہ و زکام سے نجات دلاتا ہے۔

عرق النساء:

اپنی ڈوٹ لنگڑی کے درد (عرق النساء) کیلئے بہت مفید ہے۔

اپنی ڈوٹ (شوگر):

اپنی ڈوٹ ذیابیطس کے مرض سے یہ پتھر محفوظ رکھتا ہے۔

عصبانی جھکن:

اپنی ڈوٹ اعصابی جھکن دور کرنے اور جھکن سے محفوظ رکھنے کیلئے بہت موثر پتھر ہے۔

گردن کی آکڑاہٹ:

گردن کی آکڑاہٹ اپنی ڈوٹ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

بجوں کے زخم:

اپنی ڈوٹ کے استعمال سے ٹانگوں اور رانوں کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

موٹی بخار:

اپنی ڈوٹ کے استعمال سے موٹی بخار اتر جاتا ہے۔

اعصابی درد:

اپنی ڈوٹ اعصابی دروں کو دور کرتا ہے۔

کلی اسٹون:

اپنی ڈوٹ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے سیارہ مشتری برج قوس اور حوت پر سکرائ

ہے اس لئے یہ پتھر قوس اور حوت افراد کو موافق ہے یہ پتھر 20 فروری تا 21 مارچ کے دوران

پیدا ہونے والے حوت افراد اور 22 نومبر تا 21 دسمبر کے درمیان پیدا ہونے والے قوس افراد کا

نقشہ اسٹون ہے پتھر کا مزاج آتش اور ان لوگوں کو بھی راس آتا ہے جن کا لگی نمبر 3 ہے۔ حوت اور

قوس افراد کو بھی مفید ہے۔

## اپنی ڈوٹ

(Apidoot)

پستی رنگ کا یہ پتھر بہت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے اس پتھر میں بہت آب تاب اور چمک ہوتی ہے اس کا انگریزی نام اپنی ڈوٹ ہے اور یہ دوسری زبانوں میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا ہے پستی رنگ کے علاوہ چند دوسرے رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

اپنی ڈوٹ کے کیمیائی عناصر:

☆ کیلیم

☆ سیلیکا

☆ آئرن

☆ الیومینیا

اپنی ڈوٹ کے طبی افعال:

امراض حلق و سانس:

اپنی ڈوٹ حلق کی بیماریوں سے بچاتا ہے سانس کی نالی میں انفیکشن سے بچاتا ہے۔

امراض معدہ:

اپنی ڈوٹ معدے کے امراض کو دور کرتا ہے نظام ہضم میں خرابی سے بچاتا ہے۔

نزہ و زکام:

اپنی ڈوٹ انسان کو نزہ و زکام سے نجات دلاتا ہے۔

عرق النساء:

اپنی ڈوٹ لنگڑی کے درد (عرق النساء) کیلئے بہت مفید ہے۔

اپنی بیٹس (شوگر):

اپنی ڈوٹ ذیابیطس کے مرض سے یہ پتھر محفوظ رکھتا ہے۔

عصبانی جھٹکن:

اپنی ڈوٹ اعصابی جھٹکن دور کرنے اور جھٹکن سے محفوظ رکھنے کیلئے بہت موثر پتھر ہے۔

گردن کی اکڑاہٹ:

گردن کی اکڑاہٹ اپنی ڈوٹ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

بجوں کے زخم:

اپنی ڈوٹ کے استعمال سے ٹانگوں اور رانوں کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

موہی بخار:

اپنی ڈوٹ کے استعمال سے موہی بخار اتر جاتا ہے۔

عصبانی درد:

اپنی ڈوٹ اعصابی دردوں کو دور کرتا ہے۔

کلی اسٹون:

اپنی ڈوٹ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے سیارہ مشتری برج قوس اور حوت پر حکمران ہے اس لئے یہ پتھر قوس اور حوت افراد کو موافق ہے یہ پتھر 20 فروری تا 21 مارچ کے دوران نکالنے والے حوت افراد اور 22 نومبر تا 21 دسمبر کے درمیان پیدا ہونے والے قوس افراد کا قومی اسٹون ہے پتھر کا مزاج آتش اور ان لوگوں کو بھی راس آتا ہے جن کا کلی نمبر 3 ہے۔ حوت اور قوس والے افراد کو بھی مفید ہے۔

اپنی ڈوٹ سے علاج:

دمہ کا علاج:

یہ سانس کا ایک موذی مرض ہے۔ اس کی دو اہم اقسام ہیں۔ ایک میں دل بھل جاتا ہے اور مریض کا سانس ہر وقت پھولا رہتا ہے حتیٰ کہ معمولی سا چلنے سے بھی سانس بھل جاتا ہے۔ مریض کو لینے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ دوسری قسم میں سانس کی تالیاں متحرک ہوتی ہیں اور مریض کو سانس لینے میں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سانس کی تالیوں سے سنی بھسی آواز برآمد ہوتی ہے۔ اس میں مریض کو ہمہ وقت تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑتی بلکہ سانس کا دورہ پڑتا ہے جو کہ چند منٹوں سے لے کر گھنٹوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ سانس کی تالیوں میں سوزش، آنتوں میں سوزش اور کیڑے، حساسیت اور ذہنی تفکرات اس مرض کے اہم اسباب ہیں۔ سانس کی تالیوں اور آنتوں کی سوزش کا علاج کر کے اس مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح پیٹ کے کیڑوں کا علاج بھی ممکن ہے۔ حساسیت کے لئے یہ تلاش کرنا ضروری ہے کہ مریض کو کس قسم کی خوراک، لباس موسم یا مس کی جانے والی شے سے حساسیت ہوتی ہے۔ اس شے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مثبت انداز فکر اپنانا کر ذہنی تفکرات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اپنی ڈوٹ 5 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں 6 رتی حجر القمر اضافی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## پیری ڈوٹ

(Peridot)

قدیم زمانوں میں یہ پتھر الماس پر فوقیت رکھتا تھا۔ یہ بلور کی طرح چمک رکھتا ہے اور زیورات میں اس کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نرم و نازک پتھر ہے جسے احتیاط سے رکھنا پڑتا ہے۔

بسد

عربی زبان میں خاصف، لاطینی میں کلورین، یونانی میں چن تن کہلاتا ہے۔ اسے مرجان کی جڑ کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

یہ سفید اور سرخ رنگ میں پائے جاتے ہیں۔ سمندری لہریں انہیں ساحل پہ اچھال دیتی ہیں۔ یہ پتھر بہت نرم ہوتا ہے۔ مگر جب اسے ہوا لگتی ہے تو ٹھوس ہو جاتا ہے۔ عام طور پر مرجان اور زبرجد میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

بسد کی خصوصیات:

- ☆ بسد بہت سی بیماریوں کیلئے مفید ہے۔
- ☆ بسد کا کشتہ زخموں کو مندمل کر دیتا ہے اور ناسوروں کا خاتمہ کرتا ہے۔
- ☆ بسد کا سرمہ ابصار کو تیز کرتا ہے۔
- ☆ بسد کا کشتہ ہر قسم کی خارش کیلئے مفید ہوتا ہے۔
- ☆ بسد کے کشتے سے نہانا صحت کیلئے مفید ہوتا ہے۔
- ☆ بسد کا لاکٹ بنا کر گلے میں ڈالنے سے جگر کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔
- ☆ بسد کی انگوٹھی چادوئی اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔
- ☆ کشتہ بنانے کیلئے بسد کے ٹکڑے کشائی میں ڈال کر تھوڑے سے کشتہ تیار ہو جائے گا۔

## سنگ سیماق

ہندی زبان میں اس کو پنڈ کہا جاتا ہے۔ اس کا رنگ ہنبر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہنبر سرخی مائل یا زردی مائل سرخ بھی ہوتا ہے۔ اس پر ہنبر، سفید یا سرخ دھبے بھی ہوتے ہیں جو زرد رنگ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔



## لیبرے ڈور

یہ پتھر زیورات اور برتنوں کی تزئین کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بلوریں مردار کی چمک کا حامل ہوتا ہے اور رنگت میں براؤن یا سبز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نیلا لیبر سے ڈور بھی عام پایا جاتا ہے اسے انگوٹھیوں میں بھی لگایا جاتا ہے۔

## اولے وائین

یہ زیتونی سبز رنگ کا پتھر ہے اس میں شفاف زردی مائل رنگ کے ٹھیکے بھی ہوتے ہیں۔ اس پتھر کو زیب و زینت کیلئے انگوٹھیوں میں جڑوایا جاتا ہے۔

## میلی کا میٹ

یہ الماس کی طرح چمکیلا گھینٹا ہے اس کی مہر میں بھی بنائی جاتی ہیں۔ یہ ہلکے سبز اور زردی مائل رنگ میں دستیاب ہوتا ہے۔ اس کا زیورات عام استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مالا میں بھی بنائی جاتی ہیں۔

پتھروں سے علاج:

## چچک کا علاج:

چچک ایک ایسی منفرد بیماری ہے جسے انسان نے اپنی تحقیق اور ترقی کی بدولت صفحہ ہستی سے ناپید کر دیا ہے چنانچہ محض معلومات کی غرض سے اور اس خدشہ سے کہ یہ بیماری دوبارہ نہ پھوٹ پڑے، طب کی کتابوں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ بیماری مریضوں کو چھونے ان کے قریب سانس لینے، ان کے آلودہ برتنوں اور کپڑوں کے استعمال کے علاوہ کھینچوں کے ذریعے پھیل سکتی ہے۔ کھیاں زخموں پر بیجھ کر یا مریض کے زخموں سے گرے ہوئے چھینکوں پر بیجھ کر بیماری کے وائرس اپنے جسم کو لگا کر تندرست افراد تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ بیماری کی ابتداء

بازر ہوتی ہے جو کہ سردی کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ پھر جسم میں درد ہوتا ہے جب کہ آنکھیں اور ناک زردانہ پٹلی ہو جاتی ہے اور اس مرحلہ پر جسم پر دانے نمودار ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ دانے ہلکے ہلکے ہوتے ہیں۔ دسویں روز تک تمام دانے پیپ سے بھر جاتے ہیں۔ پھر ان کا مرکز سیاہ ہونے لگتا ہے اور بتدریج مرکزی سیاہی چھلکے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ دانے گول اور سارے جسم پر یکساں شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ پھنسیاں گھلے کے اندر منہ اور آنکھوں میں بھی نکلتی ہیں۔ زرد اور گھلے کی رکاوٹ سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ آنکھوں میں ٹھنکے والے دانے اندھا کر دیتے ہیں۔ یا آنکھ میں پھولہ ڈال دیتے ہیں۔ چہرہ مکمل طور پر داغدار ہو جاتا ہے۔ ان مریض کے زرد اور زردی طور پر صحت تقریباً 28 دنوں میں مکمل ہوتی ہے۔ چچک سے بچاؤ کا نیکو گواہ بیماری سے نکلنے کی عمل ضمانت ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مہر جان 5 رقی، سرخ کپڑا، سرخ دھاگہ چاندی کی انگوٹھی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## بسنے کی خرابیوں کا علاج:

غذا کو ہضم کرنے کا عمل منہ سے شروع ہوتا ہے۔ دانت غذا کو پیستے ہیں، زبان لقمہ لٹکاتی رہتی ہے اور تھوک میں موجود لعاب اسے ملائم کرتا ہے تاکہ نگلنے میں آسانی ہو۔ نگلنے کے بعد غذا معدہ میں جاتی ہے جہاں پر نمک کا تیزاب اور Pepsin تیزاب ہوتے ہیں۔ نمک کا تیزاب نشاستہ اور چینی کو گلوکوز میں تبدیل کرتا ہے جب کہ لحمیات پر جزوی عمل ہوتا ہے۔ معدہ میں چکنائیاں ہضم نہیں ہوتیں۔ معدے میں آمد کے بعد غذا نصف گھنٹہ ہاں رکھتی ہے۔ اور ان کے بعد تھوڑی آنتوں میں جاتی ہے جہاں پر ہضم کرانے والے مختلف اعضا نشاستہ کو گلوکوز، لحمیات کو آمینو ایسڈ، کھجی اور چکنائیاں کو گلسرین اور پکنے ترشوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ چھوٹی آنت میں جگر کا صفراء، قطرہ قطرہ غذا پر گرتا ہے۔ پتے کے ذریعے حاصل ہونے والا صفراء

چکنائیوں کے ہضم اور وٹامن K اور D کے انجذب اب میں اہمیت رکھتا ہے۔ جب پتہ میں پتہ کی بریقان کی وجہ سے صفراء آنٹوں میں نہیں آتا تو چکنائیوں کے ہاضمے کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور وٹامن K اور D کے انجذب اب نہ ہو سکتے کی وجہ سے جریان خون کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ لہذا کے وہ حصے جو قابل ہضم ہیں وہ آنٹوں سے جذب ہو جاتے ہیں جب کہ ناقابل ہضم حصے اور پھوک فضلہ کی شکل میں جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ جب ہاضمہ کے عمل میں خرابی پیدا ہو جائے تو قبض، گیس، پچیش، ڈکار، پیٹ درد اور ہیضہ وغیرہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرہ درد اور زرد لا جو ردیا جگر استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

### حلق کی بیماریوں کا علاج:

گلے کی تکلیف کئی طرح کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً بولنے میں دقت، گلے میں سوزش وغیرہ۔ اس کی عمومی علامات میں گلے کا درد، بولنے، کھانسنے، نکلنے میں مشکل، درد، سرد، اور آواز کا بیضہ جانا شامل ہیں۔ زبان کے آخری حصے میں حلق کے اندر دو بیضی شکل کے گولے ہیں جن کا کام گلے میں داخل ہونے والے جراثیم کی تعداد زیادہ ہو اور انسان کی قوت مدافعت کم ہو تو ان میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے جو کہ چوٹی استعمال کرنے والے اور نہ میں انگلیاں ڈالنے والے بچوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ گلا دکھنے کے ساتھ ساتھ جڑے کے نیچے اور گردن کے غدود بھی پھول کر درد کرنے لگ جاتے ہیں۔ سردی کے ساتھ بخار اور سردی کی شکایت ہو سکتی ہے۔ جسم میں درد اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ بچوں میں مرض پرانا ہونے پر گلا سونگ کر اس میں پیپ پڑنے سے پھوڑا بن جاتا ہے۔ بولنے میں دقت دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو پرانی کھانسی، گلے کی خرابی اور غدودوں کے دانوں کی وجہ سے جو کہ دو چار روز میں معمولی آرام سے رفع ہو جاتی ہے جب کہ دوسری قسم پھیپھڑوں اور سانس کی خطرناک بیماریوں اور گلے کے

مرحان وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ خطرناک علامت ہوتی ہے۔ اس کا فوری علاج کر لینا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 7 رتی استعمال کریں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

### فالج کا علاج:

جب جسم کا کوئی حصہ حرکت نہ کرے تو یہ فالج کی علامت ہے۔ فالج کسی ایک عضو تک محدود ہو سکتا ہے یا پورے جسم کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ چہرہ کے فالج کو لٹوہ اور نصف بدن کے فالج کو اور تنگ کا نام دیا جاتا ہے۔ جسم کی حرکات کا کنٹرول دماغ میں ہوتا ہے۔ اور ہر حصہ کا کنٹرول جسم کے مختلف مقامات پر ہوتا ہے۔ اگر کسی حصہ کو جانے والی خون کی نالیاں بند ہو جائیں یا لوٹ جائیں تو دماغ کا وہ حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس حصہ کا فالج ہو جاتا ہے۔ بچوں میں فالج متعدی بیماری کی صورت میں ہوتا ہے۔ پولیو ایک متعدی بیماری ہے جس کے جراثیم علاقہ کے ذریعہ بچوں کے پیٹ میں داخل ہو کر اعصاب پر اثر انداز ہوتے ہیں اور عام طور پر بچوں کی ٹانگیں اور بازو اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ بڑوں میں یہ مرض چالیس پچاس سال کی عمر کے بعد جا کر ہوتا ہے۔ بعض اوقات خون نالیوں کے اندر جم جاتا ہے جس سے نالی بند ہو کر فالج کا باعث بنتی ہے۔ اور اگر نالی مکمل طور پر بند ہو جائے تو فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ نالی کی بندش کے علاوہ بعض اوقات اعصاب کو مفلوج کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان میں سکھیا شگرف، پارہ اور ہڑتال وغیرہ شامل ہیں۔ فالج کا تیسرا اہم سبب حرام مغز کی نالیاں اور بڑھ کی ہڈی کی چپ دق اور بڑھ کی ہڈی کے مہروں کا گھٹا وغیرہ ہے۔ ان سے جسم کا سارا بوجھ اعصاب پر آ جاتا ہے جس سے ان میں فالج کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ فالج اگر اعصابی کمزوری یا سوزش سے ہو تو وٹامن بی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور زمرہ 7 رتی استعمال کریں۔ جگر اقمطر بطور اضافی

پتھر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### خلع سکڑنے کا علاج:

اثرونی سے مراد جسم میں نشوونما پانے والی بافتوں اور خلیات کی جسامت میں کمی یا ان کا سکڑنا ہے۔ اس مرض میں خلیات کی تعداد پوری ہوتی ہے جب کہ عضو سکڑنے کی وجہ سے چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ جسم کے کسی عضو کی تمام بافتوں میں سکڑاؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن اثرونی عام طور پر مخصوص خلیات میں سکڑاؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کو کہا جاتا ہے۔ اثرونی کے اہم اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

### افعال میں کمی:

جب جسم کا کوئی حصہ پورے طور پر اپنے افعال انجام نہیں دے رہا ہو تو قدرتی طور پر جسم کے اس حصہ میں خون کی سپلائی کم ہو جاتی ہے۔ جو کہ اثرونی کا باعث بنتی ہے۔

### اعصابی امراض:

بہت سے اعصابی امراض بھی اثرونی کا سبب بنتے ہیں۔ اس قسم کی اثرونی معدے کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

### ناقص غذا:

شریانوں کے کسی مرض کی وجہ سے مقامی طور پر رکاوٹ پیدا ہونے سے بافتوں اور خلیات کو ملنے والی غذا میں نقص پیدا ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے اس حصہ کی بافتوں کے خلیات سکڑ جاتے ہیں۔

### خسرہ کا علاج:

خسرہ والا مریض جب کھانا کھاتا یا پیتا ہے تو اس کے سانس کے ساتھ اس کے جراثیم خارج ہو کر مخاطب کی ناک یا گلے میں۔ انس کے ذریعہ داخل ہو کر تقریباً دس روز بعد

اسے بھی خسرہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ چھوٹے بچوں کی بیماری ہے جس کا حملہ عام طور پر چھ ماہ کی عمر کے بعد ہوتا ہے کیونکہ اس عمر تک بچے میں ماں سے حاصل ہونے والی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے تاہم ڈبے کے دودھ پر پلنے والے بچوں کو اس عمر سے پہلے بھی خسرہ ہو سکتا ہے۔ خسرہ کا حملہ عام طور پر زندگی میں ایک بار ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ زکام سے کھانسی، گلے میں خرابی، بخار اور آواز ٹھینے سے بیماری کا آغاز ہوتا ہے۔ دونوں کے بعد ہونٹوں اور کانوں کے اندر کی طرف سفید اور گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نظر آتے ہیں۔ یہ دانے دو تین روز میں غائب ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ پورے جسم اور منہ کے اندر گہرے سرخ رنگ کے دانے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کی شروعات کانوں سے پیچھے اور پیشانی سے ہوتی ہے۔ پھر یہ پورے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ اس دوران بخار میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دانے تین چار دن ہونے کے بعد پہلے سیاہ پڑتے ہیں۔ پھر ان کے چھلکے اترتے ہیں اور یہ ختم ہو جاتے ہیں۔ دانوں کے ساتھ بخار بھی ختم ہو جاتا ہے۔ خسرہ سے دل، دماغ اور آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 4 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

### پتھر تراشنے کا فن:

پتھر تراشنے کا فن بہت قدیم ہے۔ عام حالات میں جو اہرات اتنے جاذب نظر اور دلکش نظر نہیں آتے مگر عمدہ تراش خراش سے یہ خوبصورت اور دلکش ہو جاتے ہیں۔ یہ پتھر چٹانوں میں اپنی جز نما رنگوں کے ذریعے پیوست ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ مگر یہی رنگیں بعد میں ان کا عیب بن جاتی ہے۔ لہذا ان کو اعلیٰ بنانے کے لئے داغ دھبوں اور دھاریوں سے بھی صاف کیا جاتا



ہے۔ اگرچہ تراش خراش کے عمل میں نگینے کا بہت سا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد یہ نگینہ نہایت آبدار ہو جاتا ہے۔ مصر اور اٹلی قدیم ادوار سے ہی اس فن میں طاق تھے۔ جبکہ ہر خطے میں سنگ تراشی و جواہر تراشی کا کام کسی نہ کسی صورت میں ہو رہا ہے۔ اور بہت سے نمالک ناتراشیدہ پتھروں کو تراش کر بیش قیمت بنارہے ہیں۔ روم ہندوستان اور برطانیہ میں یہ کام اعلیٰ بنیادوں پہ ہوتا رہا ہے۔

پتھروں کی تراش خراش کیلئے جدید اوزاروں کی ضرورت ہوتی ہے آج کل ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت نگینہ تراشی کا کام اچھے طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ پتھر تراشنے کے دوران میں زیادہ چمک پیدا کرنے کیلئے انہیں پالش بھی کیا جاتا ہے۔ اور بھٹیوں میں حدت پہنچا کر مصنوعی رنگ بھی چڑھایا جاتا ہے۔ تاہم ہیرے کو اگر بھٹیوں میں ڈالا جائے تو کاربن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پتھر تراشنے کے دوران منہ ڈھانپ کر رکھنا چاہیے تاکہ زہریلے ذرات منہ یا ناک کے ذریعے جسم کے اندر نہ چلے جائیں۔ ناتراشیدہ اور ترشے ہوئے جواہرات کی قدر و قیمت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ آج کل مصنوعی جواہرات بھی بنائے جا رہے ہیں۔ مگر اہل نظر انہیں فوراً پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بلبلے اور دھاریاں منظم اور ترتیب کے ساتھ ہوتی ہیں جبکہ قدرتی طور پر پائے جانے والے جواہرات میں یہ چیز نہیں ہوتی۔ نگینہ تراشی کا کام بھی رفتہ رفتہ ایک فن بن چکا ہے۔ جس کو سیکھنے کیلئے خاصی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اصل جواہرات کی چمک دمک بڑھانے کیلئے مصنوعی رنگ چڑھایا جائے تو ان پتھروں کے فطری خواص اور اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ لہذا جواہرات کو ان کی فطری حالت میں رہنے دینا چاہیے۔

پاکستان بے شمار ناتراشیدہ پتھر دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے اگر پاکستان میں بھی جواہر تراشی کی صنعت کو فروغ دیا جائے تو اس کا زرمبادلہ کئی گنا بڑھ سکتا ہے۔

### پتھروں کا مزاج:

پتھروں کا انتخاب ضروری ہے یا جو بھی نگینہ خوش رنگ اور خوبصورت معلوم ہو پہچان لیا جائے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب تھوڑی سی کوشش سے انسان خود حاصل کر سکتا ہے۔ ہر انسان کا ذوق اور پسند مختلف ہوتی ہے۔ مگر یہاں ذوق اور پسند نہیں بلکہ طبائع کا تعلق ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ انسان آتش، بادی، آبی، طبائع اور گرم خشک، بادی، بلغمی مزاج رکھتا ہے۔ جس طرح مختلف مزاجوں کیلئے مختلف اشیاء کھانے میں استعمال کرنا مفید ثابت ہوتا ہے اور کچھ چیزیں کھانے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر پتھر ہر انسان کیلئے موزوں نہیں ہوتا۔ اور اس کا نتیجہ بھی اسی طرح نکلتا ہے جیسے مختلف مزاجوں میں ناموافق غذا کھانے سے لگتا ہے۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ پتھر اپنے اندر طلسمی خصوصیات رکھتے ہیں اور ان کے فکری خواص کا اثر براہ راست انسانی زندگی پر پڑتا ہے۔ جس طرح چودھویں کا چاند سمندر کو متلاطم کر دیتا ہے اور سمندر کی لہریں لہریں چاند کو چھو لینے پر تل جاتی ہیں۔ اور اسکے نتیجے میں جوار بھاتا یعنی مد و جزو وجود میں آ جاتا ہے۔ چاند ایک بے جان سیارہ ہے۔ مگر اس کے اثرات نہ صرف سمندر بلکہ انسانوں اور جانوروں پر بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً چاندنی رات چکور چاند کو چھو لینے کے جنون میں مبتلا ہو کر اس قدر فکری اڑان بھرتا ہے کہ جان سے گزر جاتا ہے۔ چاندنی رات کا ظلم نوجوان و شیرازوں کو بھی اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔ اور ان پر رومانی رنگ غالب آ جاتا ہے۔ چاندنی رات کا سحر گلاب گھ (پچتے) پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور وہ چاند کی سطح پر پہنچنے کیلئے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات پہاڑوں کی بلندی سے موت کی پستی میں جا گرتا ہے۔ ذرے کا دل چیر کر دیکھیں تو اس کے اندر بھی ایکسٹران، پروٹان، اور نیوٹران کی شکل میں ایک ننھا منظم شمسی نظارے گا۔ اور ایک اُن دیکھی قوت بھی موجود ہوگی۔ لہذا پتھروں کے اثرات اور خواص کی موجودگی کوئی اچھے یا خیراتی کی بات نہیں۔

اگر آپ پتھروں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو آپ کو اپنے لئے اچھوتے، غیر استعمال شدہ، اپنے موافق اور موزوں تکنیک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ استعمال شدہ جواہرات اکثر ناقص سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے استعمال سے گریز کرنا ہی بہتر ہے۔ جب بھی کوئی نگینہ انگوٹھی میں جڑوائیں تو خیال رکھیں کہ انگوٹھی کا نچلا حصہ کھلا ہو اور نگینہ آپ کی انگلی سے مس نہ کر رہا ہو۔

علم الاعداد اور پتھر:

انسان کا پتھر کے ساتھ رشتہ بہت پرانا ہے یہ ہر دور میں انسان کی ضرورت رہا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کا گھر خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اللہ نے اپنے اس عظیم گھر کی شان میں اور بھی اضافہ اس طرح کر دیا کہ اس گھر کے لیے جنت سے ایک پاک اور خاص پتھر بھیجا جو خانہ کعبہ میں نصب کیا گیا جسے آج کرڑوں انسان نہایت عقیدت سے بوسہ دیتے ہیں اس کا نام حجر اسود ہے۔

ذیل میں علم الاعداد کے ذریعے پتھر کے انتخاب کا طریقہ تحریر کر رہا ہوں جو بہت آسان ہے امید ہے پسند آئے گا۔ پہلے اس جدول سے حروف کے اعداد معلوم کریں۔

### جدول

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	20	30	40	50
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
60	70	80	90	100	200	300	400	500	600	700	800	900	1000

طریقہ استخراج عدد مفرد:

نام:

محمد قاسم

م ح م د ق ا س م

$$32 = 4 + 6 + 1 + 1 + 4 + 4 + 8 + 4$$

$$5 = 3 + 2$$

یعنی محمد قاسم کے نام کا عدد مفرد 5 ہے۔

محمد قاسم کو چاہیے کہ وہ زمرہ 9 یا 18 قیراط کا چاندی کی انگوٹھی میں لگو کر اتوار، سوموار، بدھ یا جمعرات کے دن نیک ساعت میں انگلی میں پہن لے۔ اس کے پہننے سے ان شاء اللہ وہ جانی صلاحیت عمدہ ہوتی ہے۔ تجرباتی ذہن ہو جاتا ہے دشمنوں سے حفاظت رہتی ہے کاروبار میں کامیابی و ترقی ملتی ہے۔

اب 19 تا 40 اعداد کے ساتھ پتھروں کی نسبت اور خواص پیش خدمت ہیں۔

عدد 1 اور عشیق پتھر:

جن کے نام کا مفرد عدد 1 ہوتا ہے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں ان لوگوں میں روحانی قوت بہت ہوتی ہے ان کے لیے عشق پہننا بہتر ہے مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں اتوار یا جمعرات کے دن سعد ساعت میں پہن لیں۔

عدد 2 اور حجر القمر پتھر:

عدد 2 کے زیر اثر لوگوں میں احساسات، جذبات اور رجحانات میں گہرائی ہوتی ہے یہ لوگ اگر حجر القمر پہننے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ حجر القمر 7 یا 8 قیراط کا ہو اور اسے سوموار، منگل یا جمعرات کے دن سعد ساعت میں مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 3 اور پیکراج پتھر:

جن لوگوں کا مفرد عدد 3 ہوتا ہے ان لوگوں میں روحانی صلاحیت بہت ہوتی ہے یہ لوگوں عوام کی قیادت کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ پیکراج 6، 11 یا 13 قیراط کا اتوار، منگل، بدھ یا

جمرات کو پہن لیں تو یہ پکھراج ان کے لیے خوشحالی اور ترقی کا باعث ہوگا۔

عدد 4 اور اوپل پتھر:

جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد 4 ہوتا ہے یہ لوگ ذہین ہوتے ہیں۔ ذہانت کو پہنڈ کرتے ہیں تحریر و تقریر کی خصوصی صلاحیت رکھتے ہیں ان کے لیے اوپل 7، 10، 11 یا قیراط کا بہتر رہے گا سوموار، بدھ، جمعہ یا ہفتہ کو مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگلی میں پہنیں۔

عدد 5 اور زمر پتھر:

اس عدد کے زیر اثر لوگ قلم کار اور فنکار اور بہت ذہین ہوتے ہیں زمر 9 یا 18 قیراط کا ان کے لیے بہت مفید ہے اتوار، بدھ یا ہفتہ کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگلی میں پہنیں۔

عدد 6 اور نیلم پتھر:

جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد 6 ہوتا ہے وہ علمی اور مادیت پسند ہوتے ہیں تعلقات کو اہمیت دیتے ہیں ان میں اہلیت زیادہ ہوتی ہے یہ افراد نیلم 4، 6، 15 یا قیراط کا منگل یا جمعہ کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگلی میں پہنیں۔

عدد 7 اور لہسنیا پتھر:

جو افراد عدد 7 کے زیر اثر ہوتے ہیں ان میں وجدانی صلاحیت عمدہ ہوتی ہے تجرباتی ذہن ہوتا ہے بڑے جذباتی اور حساس ہوتے ہیں ان افراد کے لیے لہسنیا موافق پتھر ہے اس کا وزن قیراط 3 یا 7 ہونا چاہیے اور اتوار، سوموار، بدھ یا جمعرات کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگلی میں پہنیں۔

عدد 8 اور یا قوت پتھر:

جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد 8 ہوتا ہے یہ لوگ عملی اور انصاف پسند ہوتے ہیں۔ یہ خوش الحاقی اور مال کو تعلقات پر اہمیت دیتے ہیں ان افراد کے لیے یا قوت مفید ہے جو قیراط 5 یا 7 ہونا چاہیے اور اسے بدھ، جمعرات یا ہفتہ کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگلی میں پہنیں۔

عدد 9 اور مرجان پتھر:

عدد 9 کے زیر اثر افراد بہادر، دلیر، ترقی کرنے والے اور منہ پھٹتے ہوتے ہیں ان کی جسمانی قوت عمدہ ہوتی ہے ان کے لیے مرجان فائدہ مند ہے مرجان قیراط 6 یا 9 ہونا چاہیے اور اسے چاندی یا سونا کی انگلی میں جزا کے سوموار، منگل، جمعرات یا جمعہ کو پہننا سہ ہے۔

قدیم پتھروں پر رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن لؤی سے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے وہ نشان لکھو جو آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ظاہر ہوئے بتائیے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ! میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ایسا پتھر دیکھا جس پر چار سطریں تحریر تھیں:

☆ ”میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری ہی عبادت کرو۔“

☆ ”میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ میرے رسول اللہ ہیں،

مبارک ہو اسے جو ایمان لایا اور ان کی پیروی کی۔“

☆ ”میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے مجھے کچے یقین کے ساتھ

مان لیا وہ نجات پا گیا۔“

☆ ”میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حرم میرا ہے اور کعب میرا گھر ہے جو

میرے گھر میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔“

(ابن مساکر)



## ٹائیگر

ٹائیگر کا شمار نئے دریافت ہونے والے پتھروں میں ہوتا ہے۔ اسے ٹائیگر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر بھی ایسی وحاشیاں موجود ہوتی ہیں جیسی چیتے کے جسم پر ہوتی ہیں۔ یہ ایک خوبصورت اور جنگل گاہٹ والا پتھر ہوتا ہے۔ اس کو انگلیشی میں جڑوایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ عام طور پر ہلکا زردی مائل سرخی چمکدار ہوتا ہے۔

آج کل اس پتھر کو مصنوعی طور پر بھی وسیع پیمانے پر بنایا جا رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی اس کی غیر معمولی چمک دمک ہے۔ یہ مختلف سائزوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

- ☆ ٹائیگر پاس ہو تو انسان کا حلقہ احباب وسیع ہو جاتا ہے۔
- ☆ ٹائیگر انسان کی قدر و منزلت میں اضافہ کرتا ہے۔
- ☆ ٹائیگر انسان کو ہر دلعزیز بنادیتا ہے۔
- ☆ ٹائیگر سے کاروبار میں تجربہ بڑھ جاتا ہے اور کاروباری کچھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ☆ ٹائیگر سے ازدواجی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔
- ☆ ٹائیگر سے اولاد صالح اور فرمانبردار ہو جاتی ہے۔
- ☆ ٹائیگر سے نت نئی کامیابیاں حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ ٹائیگر پاکستان میں کراچی کے ساحلی علاقوں اور سرحدی پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

## زہر مہرہ

سفید مائل ہبز رنگ کا پتھر ہے۔ اسے ”بازہر کانی“ اور ”فادزہر معدنی“ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے برتن میں کھانا کھانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

رنگ: اس پتھر کی اصلی قسم بلوری رنگت کی ہے اس کے علاوہ یہ درج ذیل رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہنبری مائل زرد ہنبری نیلا یعنی گولڈن بلور ہنبری زرد زردی مائل چمکیلی وغیرہ۔

زہر مہرہ کی اقسام:

نیلا:

یہ پیڈوٹ زردی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔

واٹن:

یہ پتھر ہنبری ہبز رنگ کا ہوتا ہے۔

کیاکی عناصر:

آئرن مینگنیسیا سلیکائیٹ

زہر مہرہ کے طبی افعال:

مراقبہ نسیان:

یہ مراقبہ اور نسیان جیسی بیماریوں کو ختم کرتا ہے۔

وقت گویائی:

یہ کم گو افراد کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔

کندزہن:

زہر مہرہ کا استعمال کندزہن افراد کو فائدہ دیتا ہے۔

حق دلی و دماغ:

زہر مہرہ کے استعمال سے انسان کے دل و دماغ کو طاقت ملتی ہے۔

کلی اسٹون:

پریٹ پتھر سیارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے اور عطارد برج جوزا اور سنبلہ پر گھرنے سے چنانچہ یہ پتھر جوزا اور سنبلہ افراد کا کلی اسٹون ہے یہ ماہ اگست میں پیدا ہونے والے سنبلہ کا پتھر اسٹون ہے۔

زہر مہرہ کے سحری خواص:

☆ زہر مہرہ کا استعمال اور اثرات فضول سوچ و فکر اور ہوائی قلعہ تعمیر کرنے سے باز کرتا ہے جو لوگ خیالات میں کھوئے رہتے ہیں ان میں حقیقت پسندی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔  
☆ زہر مہرہ انسان کے مذہبی جذبات و خیالات کو کنٹرول کرتا ہے۔  
بے نالی غدد کے نقصان:

بے نالی غدد کے نقصان کا اثر زیادہ تر چھوٹی عمر میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے جسم کی مکمل نشو و نما نہیں ہو پاتی۔ ایسا عام طور پر تھائی رائیڈ گلیڈ اور پینٹری گلیڈ سے اندرونی بوب میں نقصان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جلد کی بناوٹوں مثلاً بالوں کے نیچے اور پسینے کے غدد میں بھی اکثر اثر وئی ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زہر مہرہ 5 رقی کا استعمال کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سنگ ستارہ

(Chrysoprase)

یہ بھورے اور براؤن رنگ کا خوشنما چمکدار پتھر ہے اس میں بہت چھوٹے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں اس کا سنہرا رنگ معرفت الہی پیدا کرتا ہے اس کے افعال و خواص اسٹون سے ملتے جلتے ہیں سنگ ستارہ کو گھسنے سے اس میں برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ زمانہ قدیم میں چاندی اور سونے کی ڈبیوں کے خوبصورت ڈھکنے تیار ہوتے تھے۔ یہ پتھر جاپان میں عمدہ پایا جاتا

جہاں کلی اسٹون میں دستیاب ہوتا ہے۔

☆ نام: اس کو سنسکرت میں سورناکھی کہتے ہیں۔

☆ انگریزی میں Chrysoprase کہا جاتا ہے۔

☆ مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں مثلاً سورناکھی کو ہر پتھر ان سین وغیرہ۔

☆ کلی اسٹون:

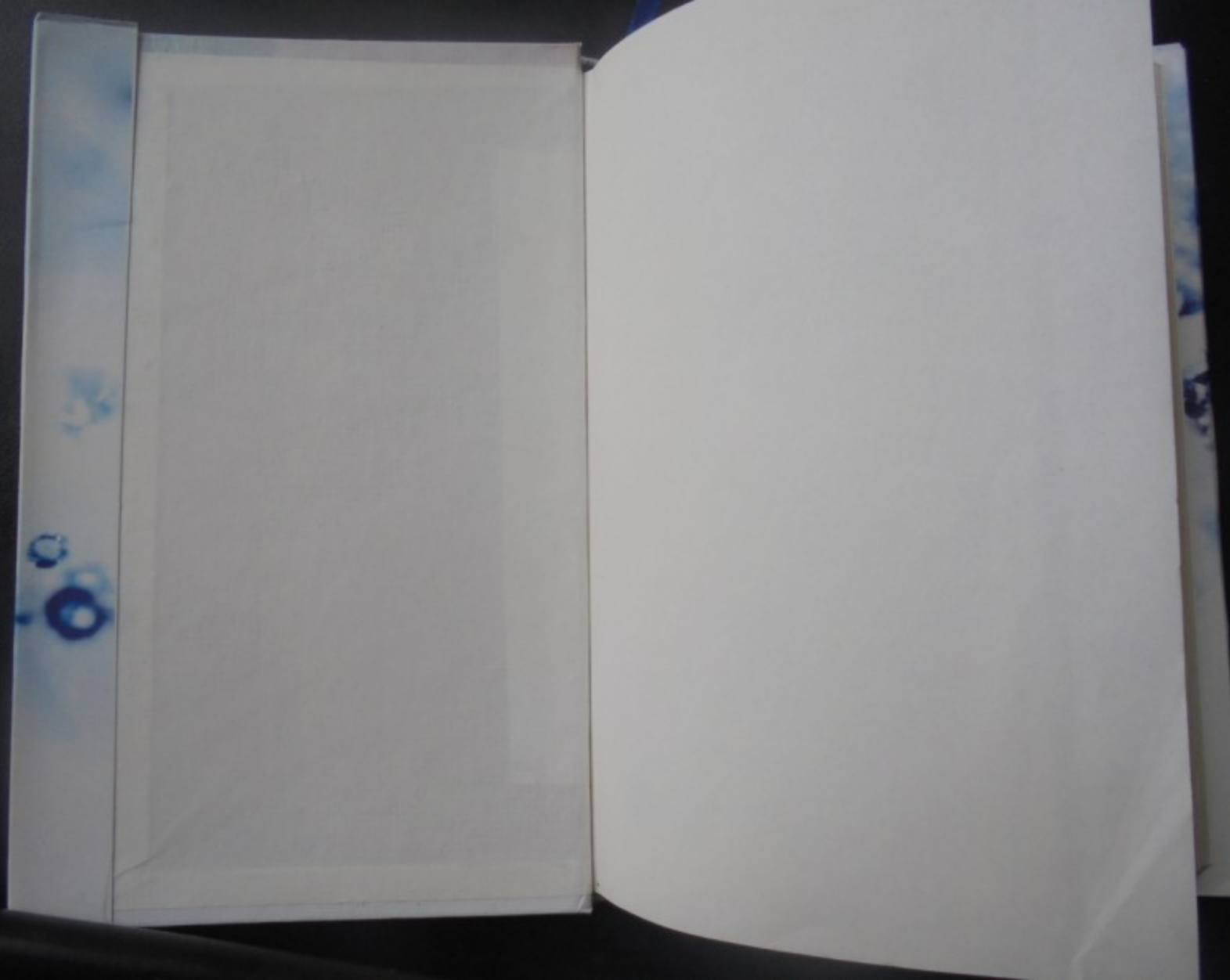
علم الہیہ میں سنگ ستارہ کا تعلق برج جدی اور برج دلو سے ہے جبکہ اس کا متعلق یا نکران ستارہ دحل ہے یعنی یہ ان افراد کا کلی اسٹون ہے جن کا برج جدی یا دلو ہے۔  
مرگی یا مرگی کی طرح کے دورہ کا مجرب نقش:

ایک کلواخ پتھر مرجان کا اور ایک گرہ عود صلیب یہ دونوں چیزیں لے کر اسی نقش کے ہمراہ ایک تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرگی سے نجات ہوگی۔ یہ نقش قریب سینے کی 14 تاریخ کو صبح طلوع آفتاب کے وقت کندہ کئے جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا مہدی کل جبار عید بقہر عزیز سلطانہ یا مہدی	یا مہدی کل جبار عید بقہر عزیز سلطانہ یا مہدی

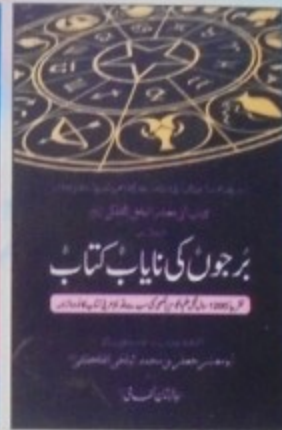
نوٹ: یاد رکھیں کہ طلوع آفتاب کے وقت تیار کریں۔

.....☆.....





## خوبصورت اور معیاری کتابیں



DESIGNED BY ABU MAMA

شوروم: ہالقا باقیاں لائبریری کے ایکسٹریس ہنہام پاکستان  
فون نمبر 0544-614977 سوبان 0323-5777931

پیشہ: پیدیا، کھپور، ڈیزائنرز، ٹیکسٹ، سبب، ہول، سبب، اینڈ، لائبریری، آرڈر، سبب، ڈیزائنرز

Rs. 600.00



سیدتیسان بظن نامی جی



چرخ و گداز



پنجاب

